AHMADIYYA MUSLIM COMMUNITY
United States of America

*Muslims who believe in the Messiah Mirza Ghulam Ahmad[as] of Qadian*

## قہرِ خداوندی سے بچنے کی دُعا

عبادالرحمٰن کی صفات بیان کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ رحمان خدا کے وہ بندے ہیں جو راتیں اپنے مولیٰ کے حضور سجود و قیام اور عبادت میں گزار دیتے ہیں اور غضبِ الٰہی سے بچنے کے لیے یہ دعائیں کرتے ہیں۔(الفرقان:64-65)

رَبَّنَا اصۡرِفۡ عَنَّا عَذَابَ جَہَنَّمَ ٭ۖ اِنَّ عَذَابَہَا کَانَ غَرَامًا ۝

(سورۃ الفرقان: 66)

اے ہمارے ربّ! ہم سے جہنم کا عذاب ٹلا دے۔ اس کا عذاب ایک بہت بڑی تباہی ہے۔

## حصولِ مغفرت اور کینہ کے دُور ہونے کی مومنانہ دُعا

ایک صحابیؓ رسولؐ نے آنحضور ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی۔ حضورؐ نے فرمایا یہ شخص جنتی ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ کو تجسّس ہوُا کہ کس عمل پر خدا تعالیٰ کا یہ فضل و احسان اس پر ہوُا۔ چنانچہ آپ اس شخص کے پاس جاکر مہمان رہے اس نے خوب خاطر تواضع کی۔ ابن عمرؓ کہتے ہیں میں نے رات تہجد پڑھی وہ سوئے رہے۔ صبح میں نے نفلی روزہ رکھا انہوں نے نہ رکھا۔ تب میں نے پوچھ ہی لیا کہ رسولؐ اللہ نے فرمایا ہے تم جنتی ہو اپنا وہ عمل تو بتاؤ جو جنت کا موجب ہوُا۔ انہوں نے کہا۔ آپ رسولؐ اللہ سے ہی پوچھیں جنہوں نے آپ کو میرے جنتی ہونے کی خبر دی ہے ابن عمرؓ آنحضورؐ کے پاس آئے تو حضورؐ نے فرمایا کہ اسے جاکر میری طرف سے کہو کہ اپنا عمل بتادے۔ تب اس شخص نے بتایا کہ پہلی بات تو یہ ہے کہ میری نظر میں دنیا کی کوئی حقیقت نہیں، جنتی مل جائے یا واپس چلی جائے مجھے اس کی پرواہ نہیں۔ دوسرے میرے دل میں کسی کے خلاف حسد یا کینہ نہیں۔ حضرت ابن عمرؓ نے کہا بلاشبہ اللہ نے آپ کو ہم پر فضیلت دی ہے۔ یہی دعا اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو سکھائی ہے۔

(تفسیر الدر المنثور للسیوطی)

رَبَّنَا اغۡفِرۡ لَنَا وَلِاِخۡوَانِنَا الَّذِیۡنَ سَبَقُوۡنَا بِالۡاِیۡمَانِ
وَلَا تَجۡعَلۡ فِیۡ قُلُوۡبِنَا غِلًّا لِّلَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا رَبَّنَاۤ اِنَّکَ رَءُوۡفٌ رَّحِیۡمٌ ۝

(سورۃ الحشر: 11)

(اے ہمارے ربّ! ہم کو اور ہمارے ان بھائیوں کو بخش دے جو ہم سے پہلے ایمان لا چکے ہیں اور ہمارے دلوں میں مومنوں کا کینہ نہ پیدا ہونے دے۔ اے ہمارے ربّ تو بہت مہربان (اور) بے انتہاء کرم کرنے والا ہے۔

(خَزِیۡنَۃُ الدُّعَاءِ ، قرآنی دعائیں، صفحات 13-14)

جلد نمبر 3 تبوک۔اخاء 1403 ہش — ستمبر تا اکتوبر 2024ء صفر۔ربیع الثانی 1446 ہجری شمارہ نمبر 9-10

## اس شمارے میں



## ادارتی بورڈ



لکھنے کا پتہ:
Al-Nur@ahmadiyya.us
Editor Al-Nur,
15000 Good Hope Road
Silver Spring, MD 20905

# پس اللہ کے حضور ہی رزق چاہو

اِنَّمَا تَعۡبُدُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰہِ اَوۡثَانًا وَّتَخۡلُقُوۡنَ اِفۡکًا ؕ اِنَّ الَّذِیۡنَ تَعۡبُدُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰہِ لَا یَمۡلِکُوۡنَ لَکُمۡ رِزۡقًا فَابۡتَغُوۡا عِنۡدَ اللّٰہِ الرِّزۡقَ وَاعۡبُدُوۡہُ وَاشۡکُرُوۡا لَہٗ ؕ اِلَیۡہِ تُرۡجَعُوۡنَ ﴿۱۸﴾

(سورۃ العنکبوت:18)

اردو ترجمہ (بیان فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ):

یقیناً تم اللہ کو چھوڑ کر محض بتوں کی عبادت کرتے ہو اور جھوٹ گھڑتے ہو۔ یقیناً وہ لوگ جن کی تم اللہ کی بجائے عبادت کرتے ہو تمہارے لئے کسی رزق کی ملکیت نہیں رکھتے۔ پس اللہ کے حضور ہی رزق چاہو اور اُس کی عبادت کرو اور اس کا شکر ادا کرو۔ اسی کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے۔

# وقارِ عمل۔ کسب حلال

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : ما بَعَثَ اللّٰهُ نَبِيًّا إِلَّا رَعَى الْغَنَمَ، قَالَ أَصْحَابُهُ، وَأَنْتَ؟ فَقَالَ: نَعَمْ كُنْتُ اَرْعَاهَا عَلٰى قَرَارِيْطَ لِاَهْلِ مَكَّةَ۔

( صحیح بخاری،کتاب الاجارات، باب رعی الغنم علی قراریط )

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہر نبی نے قبل از بعثت بکریاں چَرائی ہیں۔ صحابہؓ نے عرض کِیا کیا حضورؐ نے بھی؟ آپؐ نے فرمایا۔ہاں کچھ معاوضہ پر میں بھی مکّہ والوں کی بکریاں چَرایا کرتا تھا۔

( حدیقۃ الصالحین، صفحہ 715،مطبوعہ، 2015ء ، مرتبہ حضرت ملک سیف الرحمٰن مرحوم)

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ أَطْيَبَ مَاأَكَلْتُمْ مِّنْ كَسْبِكُمْ، وَأَنَّ أَوْلَادَكُمْ مِنْ كَسْبِكُمْ۔

(ترمذی، کتاب الاحکام، باب ما جاء ان الوالد یاخذ من مال ولدہ)

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا پاکیزہ خوراک وہ ہے جو تم خود کما کر کھاؤ۔ اور تمہاری اولاد بھی تمہاری عمدہ کمائی میں شامل ہے۔

( حدیقۃ الصالحین، صفحہ 717،مطبوعہ، 2015ء، مرتبہ حضرت ملک سیف الرحمٰن مرحوم)

# کوئی انسان بغیر سعی کے کمال حاصل نہیں کر سکتا

## ارشادات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

’قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لَيْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّامَاسَعٰى یعنی کوئی انسان بغیر سعی کے کمال حاصل نہیں کر سکتا۔ یہ خدا تعالیٰ کا مقرر کردہ قانون ہے پھر اس کے خلاف اگر کوئی کچھ حاصل کرنا چاہے تو وہ خدا تعالیٰ کے قانون کو توڑتا ہے اور اسے آزماتا ہے۔ اس لیے محروم رہے گا۔ دنیا کے عام کاروبار میں بھی تو یہ سلسلہ نہیں ہے کہ پھونک مار کر کچھ حاصل ہو جائے بدوں سعی اور مجاہدہ کے کوئی کامیابی مل سکے۔ دیکھو آپ شہر سے چلے تو اسٹیشن پر پہنچے۔ اگر شہر سے ہی نہ چلتے تو کیوں کر پہنچتے۔ پاؤں کو حرکت دینی پڑی ہے یا نہیں؟ اسی طرح سے جس قدر کاروبار دنیا کے ہیں سب میں اوّل انسان کو کچھ کرنا پڑتا ہے۔ جب وہ ہاتھ پاؤں ہلاتا ہے تو پھر اللہ تعالیٰ بھی برکت ڈال دیتا ہے۔ اسی طرح پر خدا تعالیٰ کی راہ میں وہی لوگ کمال حاصل کرتے ہیں جو مجاہدہ کرتے ہیں اسی لیے فرمایا ہے وَالَّذِيْنَ جٰهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا (العنکبوت:70) پس کوشش کرنی چاہیے کیونکہ مجاہدہ ہی کامیابیوں کی راہ ہے۔‘ (الحکم، جلد8، نمبر38-39، مورخہ 10 تا 17 نومبر 1904ء، صفحہ 3)

’دعا جب کام کرتی ہے جب انسان کی کوشش بھی ساتھ ہو۔ بعض لوگ چاہتے ہیں کہ پھونک مار کر ولی بنا دیا جاوے وہ یہ نہیں جانتے کہ پھونک بھی اس آدمی کو لگتی ہے جو نزدیک آوے۔ یہ خیال بالکل غلط ہے کہ بغیر انسان کی سعی کے کچھ ہو جاوے قرآن شریف میں ہے لَيْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّامَاسَعٰى اور دل کی ہر ایک حالت کے لیے ایک ظاہری عمل کا نشان ضروری ہوتا ہے۔ جب دل پر غم کا غلبہ ہو تو آنسو نکل آتے ہیں۔ اسی لیے شریعت نے ثبوت کا مدار ایک شہادت پر نہیں رکھا جب تک دوسرا گواہ بھی نہ ہو۔ پس جب تک ظاہر و باطن ایک نہ ہو تب تک کچھ نہیں بنتا۔‘ (البدر، جلد3، نمبر 42،41، مورخہ یکم و 8 نومبر 1904ء، صفحہ 10) (تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام، سورۃ النّجم، صفحہ 311)

## سرائے خام

### کلام حضرت مسیح موعود علیہ السلام

| | |
|---|---|
| دنیا کی حرص و آز میں کیا کچھ نہ کرتے ہیں | نقصاں جو ایک پیسہ کا دیکھیں تو مرتے ہیں |
| زر سے پیار کرتے ہیں اور دل لگاتے ہیں | ہوتے ہیں زر کے ایسے کہ بس مر ہی جاتے ہیں |
| جب اپنے دلبروں کو نہ جلدی سے پاتے ہیں | کیا کیا نہ اُن کے ہجر میں آنسو بہاتے ہیں |
| پر اُن کو اُس سجن کی طرف کچھ نظر نہیں | آنکھیں نہیں ہیں کان نہیں دل میں ڈر نہیں |
| اُن کے طریق و دھرم میں گو لاکھ ہو فساد | کیسا ہی ہو عیاں کہ وہ ہے جھوٹ اعتقاد |
| پر تب بھی مانتے ہیں اُسی کو بہر سبب | کیا حال کر دیا ہے تعصب نے، ہے غضب |
| دل میں مگر یہی ہے کہ مرنا نہیں کبھی | ترک اس عیال و قوم کو کرنا نہیں کبھی |
| اے غافلاں وفا نہ کند ایں سرائے خام | دنیائے دُوں نماند و نماند بہ کس مدام |

# اشاریہ خطباتِ جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس

# ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

| | |
|---|---|
| 16/اگست 2024ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد ٹلفورڈ(سرے)، یوکے | غزوہ بنو مصطلق کے حوالے سے واقعہ افک کا تفصیلی بیان نیز بنگلہ دیش اور پاکستان کے احمدیوں اور مسلم امّہ کے لیے دعاؤں کی تحریک۔<br>☆… رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کو چاک و چوبند اور تازہ دم رکھنے کا بڑا اہتمام فرمایا کرتے تھے اور وقتاً فوقتاً اُن میں کھیل کے ایسے مقابلے کرواتے رہتے۔<br>☆… ہر کام میں آپؐ نے ہمارے سامنے اپنا اُسوہ قائم فرمایا ہے۔ یہ اُن لوگوں کے لیے بھی اُسوہ ہے جو اپنی بیویوں پر بڑی سختیاں کرتے ہیں۔ آج کل کے لوگوں کے لیے بھی یہ نمونہ ہے۔ عورتوں کے ساتھ یہ حسن سلوک اسلام نے سکھایا جس کا نمونہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قائم فرمایا۔<br>☆… غزوہ بنو مصطلق سے واپسی پر منافقین کی طرف سے ایک اَور فتنہ کھڑا کیا گیا اور وہ اُم المومنین حضرت عائشہؓ پر جھوٹی تہمت کا واقعہ ہے جس پر اللہ تعالیٰ نے آپؓ کی بریت کے متعلق وحی نازل فرمائی۔<br>☆… بنگلہ دیش اور پاکستان کے احمدیوں نیز فلسطین کے مظلوموں اور مسلم امّہ کے لیے دعاؤں کی تحریک۔<br>https://www.alfazl.com/2024/08/19/104151/ |
| 23/اگست، 2024ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد ٹلفورڈ(سرے)، یوکے | جلسہ سالانہ جرمنی 2024ء کی مناسبت سے جلسے کے اغراض و مقاصد کا پُر معارف بیان نیز بعض دعاؤں کے وِرد کی خصوصی تحریک۔<br>☆… ہمیشہ یاد رکھیں کہ ہم پر اللہ تعالیٰ کے انعاموں میں سے یہ ایک بہت بڑا انعام ہے جو حضرت مسیح موعودؑ کے ذریعے سے اُس نے ہمیں عطا فرمایا ہے کہ سال میں ایک دفعہ ہم سب جمع ہو کر اپنی اخلاقی اور روحانی ترقی کے سامان بہم پہنچائیں۔<br>☆… اس ارادے اور نیّت سے یہ دن گزاریں کہ ہم نے اعلیٰ اخلاق اور ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنے کے اعلیٰ معیار حاصل کرنے ہیں۔ آپس میں پیار، محبت اور تعلق کو بڑھانا ہے۔<br>☆… درود شریف، استغفار اور رَبِّ كُلُّ شَيْءٍ خَادِمُکَ رَبِّ فَاحْفَظْنِيْ وَانْصُرْنِيْ وَارْحَمْنِيْ کا ورد کرنے کی خصوصی تحریک۔<br>☆… اگر یہ کروگے تو ایک محفوظ قلعے میں داخل ہو جاؤ گے جہاں شیطان کبھی داخل نہیں ہو سکے گا۔<br>☆… اگر آپ کے اخلاق اچھے ہوں گے تو یہاں آنے والے مہمان بھی اچھا اثر لے کر جائیں گے۔ یہ اچھے اخلاق کا مظاہرہ ایک خاموش تبلیغ کا کام کرے گا۔<br>https://www.alfazl.com/2024/08/26/104625/ |

| | |
|---|---|
| 30/اگست ، 2024ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد ٹلفورڈ (سرے)، یوکے | واقعہ افک کے تناظر میں سیرت النبی ﷺ کے بعض پہلوؤں کا بیان۔<br>☆... حضرت عائشہؓ حضرت حسان بن ثابتؓ سے بڑی کشادہ پیشانی سے ملتی تھیں اور کہتی تھیں کہ میں اس بات کو نہیں بھول سکتی کہ حسانؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تائید میں اور کفار کے خلاف شعر کہا کرتا تھا۔<br>☆... واقعہ افک میں صرف ایک پاک دامن اور نہایت درجہ متقی اور پرہیزگار عورت کی عصمت پر ہی حملہ کرنا مقصود نہ تھا بلکہ بڑی غرض بالواسطہ مقدس بانیٔ اسلامؐ کی عزت کو برباد کرنا اور اسلامی سوسائٹی پر ایک خطرناک زلزلہ وارد کرنا تھا۔<br>☆... خلافت ایک نُور ہے جو نُور اللہ کے ظہور کا ایک ذریعہ ہے۔ اس کو انسان اپنی تدبیروں سے کہاں مٹا سکتا ہے۔<br>☆... جرمنی کے جلسہ کے ذریعہ میڈیا اور خبروں کے ذریعہ سے کئی ملین لوگوں تک احمدیت اور اسلام کا پیغام پہنچا ہے۔<br>☆... امام مکرم محمد بیلو صاحب آف سوڈان کی وفات پر ان کا ذکر خیر اور نماز جنازہ غائب۔<br>☆... سوڈانی احمدیوں کے لیے دعا کی تحریک۔<br>https://www.alfazl.com/2024/09/02/105080/ |
| 6/ستمبر، 2024ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد ٹلفورڈ (سرے)، یوکے | غزوہ خندق کے تناظر میں سیرت نبوی ﷺ کا بیان۔<br>☆... اس جنگ میں عرب کی مختلف جماعتیں اور گروہ اکٹھے مل کر مسلمانوں پر حملہ آور ہوئے تھے اس لیے اسے جنگِ احزاب کہا جاتا ہے۔<br>☆... قریش کے ساتھ سازباز کرنے کے بعد یہود کا یہ وفد عرب کے دوسرے قبائل کے پاس گیا اور سب سے پہلے بنو غطفان کے پاس پہنچا۔<br>☆... سب قبائل نے مل کر مدینے پر چڑھائی کرنے کے لیے ایک زبردست لشکر تیار کیا۔<br>☆... حضرت سلمانؓ نے یہ مشورہ دیا کہ ہم فارس کی زمین میں جب گھوڑوں کی جماعت سے ڈرتے تو ان کے آگے خندق کھود دیتے تھے۔<br>☆... ہر چند کہ حضرت سلمان فارسیؓ نے مشورہ دیا ہو گا لیکن اس پر عمل کرنے کا فیصلہ آنحضرت ﷺ نے الہاماً ہی فرمایا ہو گا۔<br>☆... پاکستان کے احمدیوں اور دنیا کے حالات کے لیے دعاؤں کی تحریک۔<br>https://www.alfazl.com/2024/09/09/105485/ |
| 13/ستمبر، 2024ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد ٹلفورڈ (سرے)، یوکے | غزوۂ خندق کے تناظر میں سیرت نبوی ﷺ کا بیان:<br>☆... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود بھی کھدائی میں حصہ لیا اور مٹی اپنی پیٹھ پر اُٹھائی۔ یہاں تک کہ آپؐ کی پشت اور پیٹ غبار آلود ہو جاتے۔<br>☆... حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ کو جب ٹوکریاں نہ ملتیں تو جلدی میں اپنے کپڑوں میں مٹی منتقل کرتے تھے۔<br>☆... خندق کی کھدائی میں آپؐ کی شرکت اور آپؐ کی دعاؤں کی برکت سے صحابہ اپنے غم اور محنت کی کلفت کو بھول ہی جاتے تھے۔<br>☆... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات بھی خطرے کی اس گھڑی میں مردانہ وار نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھڑی نظر آتی ہیں۔<br>☆... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تینوں دفعہ خدا نے مجھے اسلام کی آئندہ ترقیات کا نقشہ دکھایا۔ پس تم خدا کے وعدوں پر یقین رکھو دشمن تمہارا کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔<br>☆... دنیا کے عمومی حالات اور احمدیوں کے لیے دعا کی تحریک۔<br>/https://www.alfazl.com/2024/09/16/105878 |

# نظامِ وصیّت

## طاہرہ زَرتشت

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو آپ کی قُربِ وفات سے متعلق خدا تعالیٰ نے بار بار وحی کے ذریعہ سے اطلاع دی۔ جو کہ ساری جماعت کے لیے انتہائی دکھ اور تکلیف کا موجب تھی لیکن اس کے ساتھ ساتھ دوسری قدرت یعنی خلافت کے جاری ہونے کی خوشخبری بھی بیان فرمائی اور جماعت کی عظیم الشان ترقی اور دوسروں پر غلبہ کا وعدہ جو اللہ تعالیٰ نے آپ سے فرمایا، آپ نے اس کا بھی ذکر تفصیل سے بیان فرمایا اور اس کے ساتھ ہی اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق 1905ء میں نظامِ وصیت کی بنیاد رکھی اور ان تمام باتوں کا ذکر "رسالہ الوصیت" میں تحریر فرما کر شائع کیا۔ جس میں اپنے نفس کو پاک کرنا۔ تقویٰ کی راہ اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر اختیار کرنا۔ اور اس کی رضا کی خاطر ہر قسم کی قربانی کرنا، جس میں مالی قربانی سرِ فہرست ہے۔ اور یہ مالی قربانی وصیت تحریر کرنے سے لے کر وفات تک جاری رہتی ہے۔ اس نظام میں شامل ہونے والوں کے لیے خدا تعالیٰ کی طرف سے دائمی جنّتوں کا وعدہ ہے۔

اللہ تعالیٰ کی منشاء کے مطابق بہشتی مقبرہ کی تعمیر عمل میں آئی نیز حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس میں دفن ہونے والوں کے لیے کچھ شرائط اور قوائد وضوابط مقرر فرمائے۔ اور یہ سارا نظام خلافت کے بابرکت سائے میں اور زیرِ نگرانی قائم ہے اور بفضلِ تعالیٰ اس وقت پھل پھول رہا ہے۔ دنیا کے ہر ملک میں موصیان قربانی کی مثالیں قائم کر رہے ہیں۔ جس سے زندگی کے ہر شعبہ میں انسانیت کی بھلائی اور توحید کے قیام، تعلیم وتربیت، تبلیغ اور اشاعتِ قرآن کے اُمور انجام پا رہے ہیں۔ اور ہزاروں برگزیدہ وجود قربانی کی عظیم الشان مثالیں پیش کر کے بہشتی مقبرہ میں آسودۂ خاک ہیں۔

### دوسری قدرت سے مراد خلافت ہے

حضرت اقدس علیہ السلام نے اس نظام کی بنیاد رکھی جو آئندہ زمانہ کے لیے تمام انسانیت کی فلاح وبہبود کے لیے ایک جامع اور مکمل نظام ہے۔ نظامِ وصیّت کا خلافت سے گہرا تعلق ہے بلکہ نظامِ خلافت اور نظامِ وصیّت ایک دوسرے کے لیے لازم و ملزوم ہیں۔ آپ علیہ السلام فرماتے ہیں:

'غرض دو قسم کی قدرت ظاہر کرتا ہے (1) اوّل خود نبیوں کے ہاتھ سے اپنی قدرت کا ہاتھ دکھاتا ہے۔ (2) دوسرے ایسے وقت میں جب نبی کی وفات کے بعد مشکلات کا سامنا پیدا ہو جاتا ہے اور دشمن زور میں آجاتے ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ اب کام بگڑ گیا اور یقین کر لیتے ہیں کہ اب یہ جماعت نابود ہو جائے گی اور خود جماعت کے لوگ بھی تردّد میں پڑ جاتے ہیں اور اُن کی کمریں ٹوٹ جاتی ہیں اور کئی بد قسمت مرتد ہونے کی راہیں اختیار کر لیتے ہیں تب خدا تعالیٰ دوسری مرتبہ اپنی زبردست قدرت ظاہر کرتا ہے اور گرتی ہوئی جماعت کو سنبھال لیتا ہے۔

پس وہ جو اخیر تک صبر کرتا ہے خدا تعالیٰ کے اس معجزہ کو دیکھتا ہے جیسا کہ ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ کے وقت میں ہوا۔ جب کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی موت ایک بے وقت موت سمجھی گئی۔ اور بہت سے بادیہ نشین نادان مُرتد ہو گئے۔ اور صحابہ رضی اللہ عنہم بھی مارے غم کے دیوانہ کی طرح ہو گئے تب خدا تعالیٰ نے حضرت ابو بکر صدیق کو کھڑا کر کے دوبارہ اپنی قدرت کا نمونہ دکھایا اور اسلام کو نابود ہوتے ہوتے تھام لیا۔ اور اس وعدہ کو پورا کیا جو فرمایا تھا کہ

وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُم دِينَهُمُ الَّذِى ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْ بَعدِخَوفِهِم اَمْنًا

یعنی خوف کے بعد ہم اُن کے پیر جما دیں گے۔ ایسا ہی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے وقت میں ہوا۔ جبکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام، مصر اور کنعان کی راہ میں پہلے اس سے جو بنی اسرائیل کو وعدہ کے موافق منزلِ مقصود پر پہنچادیں فوت ہو گئے۔ اور بنی اسرائیل میں اُن کے مرنے سے ایک بڑا ماتم برپا ہوا جیسا کہ توریت میں لکھا ہے کہ بنی اسرائیل اس بے وقت موت کے صدمہ سے اور حضرت موسیٰ کی اس ناگہانی جدائی سے چالیس دن تک روتے رہے۔ ایسا ہی حضرت عیسیٰ کے ساتھ معاملہ ہوا اور صلیب کے وقت تمام حواری تتّر بتّر ہو گئے اور ایک اُن میں سے مُرتد بھی ہو گیا۔

سواے عزیزو! جبکہ قدیم سے سُنّت اللہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے تا مخالفوں کی جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھلا دے۔

سو اب ممکن نہیں ہے کہ وہ اپنی قدیم سُنّت کو ترک کر دیوے۔ اس لئے تُم میری اس بات سے جو میں نے تمہارے پاس بیان کی غمگین مت ہو اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں کیونکہ تمہارے لیے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے۔ اور اس کا آنا تمہارے لیے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہو گا۔ اور وہ دوسری قدرت نہیں آسکتی جب تک میں نہ جاؤں لیکن میں جب جاؤں گا تو پھر خدا اس دوسری قدرت کو تمہارے لیے بھیج دے گا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی جیسا کہ خدا تعالیٰ کا براہینِ احمدیہ میں وعدہ ہے۔ اور وعدہ میری ذات کی

نسبت نہیں ہے بلکہ تمہاری نسبت وعدہ ہے۔'

(رسالہ الوصیّت، صفحہ 9-10، مطبوعہ 2004ء)

## حضرت مسیحِ موعود علیہ السلام کے پیرو کو قیامت تک دوسروں پر غلبہ کا وعدہ

اسی وحی میں خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح پاک علیہ السلام کو خلافت کی نعمت عطا ہونے اور آپ علیہ السلام کے ماننے والوں کو قیامت تک غلبہ کی خبر دی اور فرمایا کہ:

'میں اس جماعت کو جو تیرے پیرو ہیں قیامت تک دوسروں پر غلبہ دوں گا سو ضرور ہے کہ تم پر میری جدائی کا دن آوے تا بعد اس کے وہ دن آوے جو دائمی وعدہ کا دن ہے۔ ہمارا خدا وعدوں کا سچا اور وفادار اور صادق خدا ہے وہ سب کچھ تمہیں دکھلائے گا جو اُس نے وعدہ فرمایا ہے۔ اگرچہ یہ دن دنیا کے آخری دن ہیں اور بہت بلائیں ہیں جن کے نزول کا وقت ہے پر ضرور ہے کہ یہ دنیا قائم رہے، جب تک وہ تمام باتیں پوری نہ ہو جائیں جن کی خدا نے خبر دی۔

میں خدا کی طرف سے ایک قدرت کے رنگ میں ظاہر ہوا اور میں خدا کی ایک مجسّم قدرت ہوں اور میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے جو دوسری قدرت کے مظہر ہوں گے سو تم خدا کی قدرتِ ثانی کے انتظار میں اکٹھے ہو کر دعا کرتے رہو اور چاہیے کہ ہر ایک صالحین کی جماعت ہر ایک ملک میں اکٹھے ہو کر دعا میں لگے رہیں تا دوسری قدرت آسمان سے نازل ہو اور تمہیں دکھاوے کہ تمہارا خدا ایسا قادر خدا ہے۔ اپنی موت کو قریب سمجھو، تم نہیں جانتے کہ کس وقت وہ گھڑی آجائے گی۔'

(رسالہ الوصیت، صفحہ 10-11، مطبوعہ 2004ء)

## اپنے نفوس کو پاک کرنے اور تقوٰی اختیار کرنے کا حکم

اللہ تعالیٰ جب نبیوں کو زمانے کی اصلاح کے لئے بھیجتا ہے تو یہ اُس کا بنی نوعِ انسان پر خاص انعام ہوتا ہے۔ اس وقت اللہ تعالیٰ کی رحمت جوش میں ہوتی ہے ایسے وقتوں میں انعام کے ساتھ ساتھ خدا تعالیٰ جن قوموں کی طرف انبیاء بھیجتا ہے اُن پر جو احکام نازل فرماتا ہے وہ چاہتا ہے کہ صدقِ دل سے اُنہیں قبول کر کے اپنے نفس کی اصلاح کی طرف توجہ کریں۔ تقوٰی اور کامل فرمانبرداری اختیار کریں۔ انہی احکامات کے سلسلہ میں خدا تعالیٰ سے خبر پا کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ:

'خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ میں اپنی جماعت کو اطلاع دوں کہ جو لوگ ایمان لائے، ایسا ایمان جو اُس کے ساتھ دنیا کی ملونی نہیں اور وہ ایمان نفاق یا بزدلی سے آلودہ نہیں اور وہ ایمان اطاعت کے کسی درجہ سے محروم نہیں ایسے لوگ خدا تعالیٰ کے پسندیدہ لوگ ہیں اور خدا فرماتا ہے کہ وہی ہیں جن کا قدم صدق کا قدم ہے۔'

(رسالہ الوصیّت، صفحہ 14-15، مطبوعہ 2004ء)

'اور چاہیے کہ تُم بھی ہمدردی اور اپنے نفسوں کے پاک کرنے سے روح القدس سے حصہ لو کہ بجز روح القدس کے حقیقی تقوٰی حاصل نہیں ہو سکتی۔ اور نفسانی جذبات کو بکلی چھوڑ کر خدا کی رضا کے لیے وہ راہ اختیار کرو جو اُس سے زیادہ کوئی راہ تنگ نہ ہو۔ دنیا کی لذتوں پر فریفتہ مت ہو کہ وہ خدا سے جُدا کرتی ہیں اور خدا کے لیے تلخی کی زندگی اختیار کرو۔ درد جس سے خدا راضی ہو اُس لذّت سے بہتر ہے جس سے خدا ناراض ہو جائے۔ اور وہ شکست جس سے خدا راضی ہو اُس فتح سے بہتر ہے جو موجبِ غضبِ الٰہی ہو۔ اور اُس محبت کو چھوڑ دو جو خدا کے غضب کے قریب کرے۔ اگر تم صاف دل ہو کر اُس کی طرف آجاؤ گے تو ہر ایک راہ میں وہ تمہاری مدد کرے گا۔ اور کوئی دُشمن تمہیں نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔ خدا کی رضا کو تم کسی طرح پا ہی نہیں سکتے جب تک تم اپنی رضا چھوڑ کر، اپنی لذّات چھوڑ کر، اپنی عزّت چھوڑ کر، اپنا مال چھوڑ کر اپنی جان چھوڑ کر اُس کی راہ میں وہ تلخی نہ اُٹھاؤ جو موت کا نظارہ تمہارے سامنے پیش کرتی ہے، لیکن اگر تم تلخی اُٹھا لو گے تو ایک پیارے بچے کی طرح خدا کی گود میں آجاؤ گے اور تم اُن راستبازوں کے وارث کیے جاؤ گے جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں۔ اور ہر نعمت کے دروازے تم پر کھولے جائیں گے۔ لیکن تھوڑے ہیں جو ایسے ہیں۔'

(رسالہ الوصیت، صفحہ 12، مطبوعہ 2004ء)

## بہشتی مقبرہ کا قیام اور اُس کے بارہ میں رویا کا ذکر

آپ نے فرمایا:-

'اور مجھے ایک جگہ دکھلائی گئی کہ یہ تیری قبر کی جگہ ہوگی۔ ایک فرشتہ میں نے دیکھا کہ وہ زمین کو ناپ رہا ہے تب ایک مقام پر پہنچ کر اُس نے مجھے کہا کہ یہ تیری قبر کی جگہ ہے۔ پھر ایک جگہ مجھے ایک قبر دکھلائی گئی کہ وہ چاندی سے زیادہ چمکتی تھی۔ اور اُس کی تمام مٹی چاندی کی تھی۔ تب مجھے کہا گیا کہ یہ تیری قبر ہے اور ایک جگہ مجھے دکھلائی گئی اور اس کا نام بہشتی مقبرہ رکھا گیا اور ظاہر کیا گیا کہ وہ ان برگزیدہ جماعت کے لوگوں کی قبریں ہیں جو بہشتی ہیں۔ تب سے ہمیشہ مجھے یہ فکر رہی کہ جماعت کے لیے ایک قطعہ زمین قبرستان کی غرض سے خریدا جائے۔ لیکن چونکہ موقع کی عمدہ زمینیں بہت قیمت سے ملتی تھیں اس لئے یہ غرض مدت دراز تک معرضِ التواء میں رہی۔ اب اخویم مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم کی وفات کے بعد جبکہ میری وفات کی نسبت بھی متواتر وحیِ الٰہی ہوئی، میں نے مناسب سمجھا کہ قبرستان کا جلدی انتظام کیا جائے۔ اس لیے میں نے اپنی ملکیت کی زمین جو ہمارے باغ کے قریب ہے جس کی قیمت ہزار روپیہ سے کم نہیں اس کام کے لیے تجویز کی۔ اور میں دعا کرتا ہوں کہ خدا اس میں برکت دے اور اسی کو بہشتی مقبرہ بنا دے۔ اور یہ اس جماعت کے پاک دل لوگوں کی خوابگاہ ہو جنہوں نے در حقیقت دین کو دنیا پر مقدم کر لیا اور دنیا کی محبت چھوڑ دی۔ اور خدا کے لیے ہو گئے اور پاک تبدیلی اپنے اندر پیدا کر لی اور رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کی طرح وفاداری اور صِدق کا نمونہ دکھلایا۔ آمین یارب العالمین۔'

(رسالہ الوصیّت، صفحات 22 تا 23، مطبوعہ 2004ء)

آپ علیہ السلام نے تین بار دعا کروائی۔

خدا تعالیٰ نے دیگر انبیاء اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں عبادات کے ساتھ مالی قربانی کے احکامات بھی فرمائے تھے اور صحابہ کرام نے اپنی جانیں قربان کرنے کے علاوہ اپنے مال بھی فراخدلی سے پیش کیے اور خدا تعالیٰ کے حضور کامیاب و سُرخرو ہوئے۔ اب جب کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ سلم اور دیگر انبیاء کی پیش خبریوں کے مطابق حضرت مہدیٔ موعود علیہ السلام کو خدا تعالیٰ نے مبعوث فرمانا تھا تو لازم تھا کہ دوبارہ ہر قسم کی قربانیوں سے اُن کا صدق آزمایا جاتا۔

ان تمام قربانیوں میں یہ وصیت کا مالی نظام بھی ہے جسے خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود کے ہاتھوں بے پناہ خوشخبریوں کے ساتھ جاری فرمایا۔ آپ نے فرمایا کہ اس قبرستان کے لیے بڑی بھاری بشارتیں مجھے ملی ہیں۔

' اور چونکہ اس قبرستان کے لیے بڑی بھاری بشارتیں مجھے ملی ہیں اور نہ صرف خدا نے یہ فرمایا کہ یہ مقبرہ بہشتی ہے بلکہ یہ بھی فرمایا کہ أُنزِلَ فِيهَا كُلُّ رَحْمَةٍ۔ یعنی ہر قسم کی رحمت اس قبرستان میں اُتاری گئی ہے۔ اور کسی قسم کی رحمت نہیں جو اس قبرستان والوں کو اس سے حصّہ نہیں۔ اس لیے خدا نے میرا دل اپنی وحیِ خفی سے اس طرف مائل کیا کہ ایسے قبرستان کے لیے ایسے شرائط لگا دیے جائیں کہ وہی لوگ اس میں داخل ہو سکیں جو اپنے صدق اور کامل راستبازی کی وجہ سے ان شرائط کے پابند ہوں سو وہ تین شرطیں ہیں اور سب کو بجالانا ہو گا۔'

(رسالہ الوصیّت، صفحہ 24، مطبوعہ 2004ء)

## بہشتی مقبرہ میں دفن ہونے کی شرائط

پھر آپ نے اس میں دفن ہونے والے کے لیے یہ تین شرائط بیان فرمائیں جو مختصراً درجِ ذیل ہیں۔ مثال کے طور پر قبرستان کی زمین کی خرید اور اس کو اس مقصد کے لیے تیار کرنے کے دیگر اخراجات وغیرہ۔

1-'... سو پہلی شرط یہ ہے کہ ہر ایک شخص جو اس قبرستان میں مدفون ہونا چاہتا ہے وہ اپنی حیثیت کے لحاظ سے ان مصارف کے لیے چندہ داخل کرے اور یہ چندہ انہیں لوگوں سے طلب کیا گیا ہے نہ کہ دوسروں سے۔

2- دوسری شرط یہ ہے کہ تمام جماعت میں سے اس قبرستان میں وہی مدفون ہو گا جو یہ وصیّت کرے جو اُس کی موت کے بعد دسواں حصہ اس کے تمام ترکہ کا حسبِ ہدایت اس سلسلہ کے اشاعتِ اسلام اور تبلیغ احکامِ قرآن میں خرچ ہو گا۔ اور ہر ایک صادق کامل الایمان کو اختیار ہو گا کہ اپنی وصیّت میں اس سے بھی زیادہ لکھ دے لیکن اس سے کم نہیں ہو گا۔

اور یہ مالی آمدنی ایک ایک بادیانت اور اہلِ علم انجمن کے سپرد رہے گی۔ اور وہ باہمی مشورہ سے ترقیٔ اسلام اور اشاعتِ علمِ قرآن و کتبِ دینیہ اور اس سلسلہ کے واعظوں کے لیے حسبِ ہدایت مذکورہ بالا خرچ کریں گے... وہ اس سلسلہ کو ترقی دے گا اس لیے اُمید کی جاتی ہے کہ اشاعتِ اسلام کے لیے ایسے مال بھی بہت اکٹھے ہو جائیں گے اور ہر ایک امر جو مصالح اشاعتِ اسلام میں داخل ہے۔ جس کی اب تفصیل کرنا قبل از وقت ہے وہ تمام اُمور ان اموال سے انجام پذیر ہوں گے۔ اور جب ایک گروہ جو متکفل اس کام کا ہے فوت ہو جائے گا تو وہ لوگ جو ان کے جانشین ہوں گے ان کا بھی یہی فرض ہو گا کہ ان تمام خدمات کو حسب ہدایت سلسلہ احمدیہ بجالاویں۔ ان اموال میں سے ان یتیموں اور مسکینوں اور نو مسلموں کا بھی حق ہو گا جو کافی طور پر وجوہِ معاش نہیں رکھتے اور سلسلہ احمدیہ میں داخل ہیں۔ اور جائز ہو گا کہ ان اموال کو بطور تجارت ترقی دی جائے۔

3- تیسری شرط یہ ہے کہ اس قبرستان میں دفن ہونے والا متقی ہو اور محرمات سے پرہیز کرتا اور کوئی شرک اور بدعت کا کام نہ کرتا ہو۔ سچّا اور صاف مسلمان ہو۔

4- ہر ایک صالح جو اس کی کوئی بھی جائداد نہیں اور کوئی مالی خدمت نہیں کر سکتا اگر یہ ثابت ہو کہ وہ دین کے لیے اپنی زندگی وقف رکھتا تھا اور صالح تھا تو وہ اس قبرستان میں دفن ہو سکتا ہے۔'

(رسالہ الوصیّت، صفحات 24-2624، مطبوعہ 2004ء)

1905ء میں جب اس نظام کی آپ علیہ السلام نے بنیاد رکھی تو کون کہہ سکتا تھا کہ یہ وعدے اتنی شان سے پورے ہوں گے اور نیک روحیں اپنے مال خدا کی راہ میں اس کثرت سے پیش کر کے اس نظام میں شامل ہوں گی۔ لیکن آپ کو اس کا کامل یقین تھا آپ نے بڑی تحدّی سے فرمایا:

'یہ مت خیال کرو کہ یہ صرف دور از قیاس کی باتیں ہیں۔ بلکہ یہ اُس قادر کا ارادہ ہے جو زمین و آسمان کا بادشاہ ہے۔ مجھے اس بات کا غم نہیں کہ یہ اموال جمع کیونکر ہوں گے اور ایسی جماعت کیونکر پیدا ہو گی۔ جو ایمان داری کے جوش سے یہ مردانہ کام دکھلائے۔ بلکہ مجھے یہ فکر ہے کہ ہمارے زمانہ کے بعد وہ لوگ جن کے سپرد ایسے مال کیے جائیں وہ کثرتِ مال کو دیکھ کر ٹھوکر نہ کھاویں اور دنیا سے پیار نہ کریں۔ سو میں دعا کرتا ہوں کہ ایسے امین ہمیشہ اس سلسلہ کو ہاتھ آتے رہیں جو خدا کے لیے کام کریں۔'

(رسالہ الوصیّت، صفحہ 26)

مندرجہ بالا تمام شرائط جو آپ علیہ السلام نے بیان فرمائی ہیں ان کا مقصد خدا تعالیٰ سے محبت اور پختہ تعلق قائم کرنا ہی ہے۔ لیکن یہ ممکن نہیں کہ کوئی شخص خدا تعالیٰ سے محبت کا دعویٰ اور تعلق رکھنے کا دعویٰ بھی کرے اور اُس کی مخلوق کی خدمت سے دور اور بے پرواہ بھی رہے اور قرآنی تعلیم کے مطابق حقوق العباد سے غافل ہو۔ بلکہ خدا تعالیٰ کے برگزیدہ بندوں کا فیض تو خلقِ خدا کے لیے ایک چشمہ کی طرح جاری رہتا ہے پس وصیت کرنے والے کو دو طرح کے فضل حاصل ہو رہے ہوتے ہیں ایک طرف تو خدا تعالیٰ کی ذات سے والہانہ محبت کی وجہ سے اپنے نفس کو پاک کر کے نیک اعمال بجا لاتے ہیں اور دوسری طرف اپنا مال خدا کی مخلوق کی خدمت اور بھلائی کی خاطر خرچ کر کے دلی سکون پاتے ہیں۔

پس نظامِ وصیت کی برکت سے ایک موصی کا خدا تعالیٰ سے تعلق پختہ ہوتا ہے، اور دوسری جانب جب وہ خلقِ خدا کی ہمدردی، فلاح و بہبود کے لیے اپنا قیمتی مال خوش دلی سے خرچ کرتا ہے تب بھی وہ دنیا پر دین کو ترجیح دینے کا عملی مظاہرہ کر کے اللہ تعالیٰ کی محبت اور اُس کا قُرب حاصل کر رہا ہوتا ہے۔

کیونکہ مال ایسی چیز ہے جس سے انسان بہت محبت کرتا ہے اور اس کی محبت ہی انسان کو اپنے خالق سے دور کرنے کا باعث بنتی ہے۔ پس وہ اپنے عمل سے مال کی محبت کو ٹھکرا کر اللہ تعالیٰ کی محبت اور تعلق کو اپنا کر اُس کا قرب حاصل کرتا ہے۔ پس نظامِ وصیت ایسا نظام ہے جس میں اپنی زندگی میں بھی وہ اپنی آمد کا دس فیصد خدا تعالیٰ کے حضور دینی ترقی اور انسانی فلاح و بہبود کے لیے پیش کرتا چلا جاتا ہے۔ اور وفات کے بعد بھی اپنے کل ترکہ میں سے دس فیصد پیش کر کے وہ اپنے صدق پر مہر ثبت کرتا ہے کہ خدا کی رضا کی خاطر اُس نے مال کی محبت چھوڑ دی اور اللہ تعالیٰ کی رضا کو مقدم کر لیا۔ اور اس طرح وہ خدا کی دائمی جنتوں کا وارث ٹھہرایا جاتا ہے۔

### تمام وصیت کرنے والوں کا ایک ہی جگہ یعنی بہشتی مقبرہ میں دفن ہونے کا مقصد

اس سلسلہ میں حضرت مسیحِ موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

'واضح ہو کہ خدا تعالیٰ کا ارادہ ہے کہ ایسے کامل الایمان ایک ہی جگہ دفن ہوں۔ تا آئندہ کی نسلیں ایک ہی جگہ اُن کو دیکھ کر اپنا ایمان تازہ کریں اور تا اُن کے کارنامے یعنی جو خدا کے لیے اُنہوں نے دینی کام کیے ہمیشہ کے لیے قوم پر ظاہر ہوں۔

بالآخر ہم دعا کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ اس کام میں ہر ایک مخلص کو مدد دے اور ایمانی جوش ان میں پیدا کرے اور اُن کا خاتمہ بالخیر ہو۔ آمین۔'

(رسالہ الوصیت، صفحہ 28۔ مطبوعہ 2004ء)

### کوئی نادان اس قبرستان اور اس انتظام کو بدعت میں داخل نہ سمجھے

حضرت مسیحِ موعود علیہ السلام نے فرمایا:

'کوئی نادان اس قبرستان اور اس انتظام کو بدعت میں داخل نہ سمجھے کیونکہ یہ انتظام حسبِ وحیِ الٰہی ہے انسان کا اس میں دخل نہیں اور کوئی یہ خیال نہ کرے کہ صرف اس قبرستان میں داخل ہونے سے کوئی بہشتی کیونکر ہو سکتا ہے۔ کیونکہ یہ مطلب نہیں ہے کہ یہ زمین کسی کو بہشتی کر دے گی۔ بلکہ خدا کے کلام کا یہ مطلب ہے کہ صرف بہشتی ہی اس میں دفن کیا جائے گا۔' منہ

(رسالہ الوصیت، حاشیہ صفحہ 28۔ مطبوعہ 2004ء)

وصیت کے اس عظیم الشان نظام کو غیر لوگ تمسخر کا نشانہ بناتے ہیں اور ہنسی ٹھٹھہ کرتے ہیں۔ اُن کی آنکھوں اور کانوں پر جہالت کے پردے پڑے ہوئے ہیں۔ کاش وہ جان سکیں کہ یہ سارے کا سارا سلسلہ عظیم الشان قدرتوں والے خدائے عظیم و برتر کے ہاتھوں سے قائم کیا گیا ہے اور کوئی نہیں جو اُس کے کاموں میں دخل دے سکے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو جو پیارے حضرت مسیح موعود و مہدی موعود علیہ السلام پر ایمان لانے والے ہیں اس بابرکت نظام میں شامل ہونے کی توفیق عطا فرمائے اور جو اس نظام میں شامل ہیں اُنہیں اللہ تعالیٰ کی رضا پر چلنے اور ثابت قدم رہنے کی توفیق بخشے۔ آج صدی سے بھی زیادہ عرصہ وصیت کے نظام کو قائم ہوئے گزر چکا ہے اور خدا تعالیٰ کے تمام وعدوں کو پورا ہوتے ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔

جب دنیا بھر سے لوگ ربوہ اور قادیان کی زیارت کے لیے جاتے ہیں وہ بہشتی مقبرہ میں، جو خدا نے چاہا تھا اُس کا نظارا اپنی آنکھوں سے کرتے ہیں وہاں دفن ہونے والے نیک لوگوں کی ہر قسم کی قربانیوں کو یاد کر کے اُن کے لیے دعا کرتے ہیں۔ وہ سب پاک روحیں جو خدا کے ساتھ ایک ہی طرح سے محبت رکھتی تھیں جو اس دنیا میں قربانی کے عظیم الشان معیار قائم کرنے والے ایک خاص طبقہ سے تعلق رکھتے تھے وہ آج ایک ایسی جگہ مجتمع ہیں جو الٰہی بشارتوں کا مورد و مصداق ہے۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ نے 27 دسمبر 1942ء جلسہ سالانہ کے موقع پر عظیم الشان خطاب فرمایا۔ جو کتابی شکل میں نظامِ نَو کے عنوان سے شائع شدہ ہے اور پڑھنے سے تعلق رکھتا ہے۔ آپ نے دنیا بھر کے مالی نظام جو مختلف وقتوں میں مختلف ممالک میں رائج رہے ہیں اُن کے اچھے اور بُرے دونوں پہلوؤں پر خوب روشنی ڈالی ہے اور پھر اُن نظاموں کا تقابلی جائزہ دنیا کے سامنے پیش کیا ہے۔ آخر پر اس 'نظامِ نَو' کا بھی تفصیل سے ذکر کیا جس کی بنیاد حضرت مسیح پاک نے اللہ تعالیٰ کے حکم کے ماتحت اپنے مبارک ہاتھوں سے رکھی جو اس زمانہ کے لیے خدا تعالیٰ نے پسند فرمایا اور اُس کی بنیاد حضرت مسیحِ موعود علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے رکھی۔ یہی وہ نظام نَو ہے جو وصیت کا نظام ہے جو قیامت تک جاری رہے گا انشاء اللہ۔

حضرت مصلح موعود نے فرمایا:

’...موجودہ زمانہ کی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لیے کسی اور نظام کے قیام کی ضرورت تھی اور اس نظام کے قیام کے لیے ضروری تھا کہ کوئی شخص خدا تعالیٰ کی طرف سے آئے اور وہ ان تمام دکھوں اور دردوں کو مٹانے کے لیے ایسا نظام پیش کرے جو زمینی نہ ہو بلکہ آسمانی ہو اور ایسا ڈھانچہ پیش کرے جو اُن تمام ضرورتوں کو پورا کردے۔ جو غرباء کو لاحق ہیں اور دنیا کی بے چینی دور کردے۔ اب ہر شخص جو تسلیم کرتا ہے کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی موعود کی بعثت کی خوشخبری دی ہے۔ ہر شخص جو تسلیم کرتا ہے کہ ایک مسیح اور مہدی کے آنے کی خوشخبری دی ہے، لازماً اُسے یہ بھی تسلیم کرنا پڑے گا کہ اس زمانہ میں جو فتنہ و فساد اور دکھ نظر آرہا ہے اس کو بھی دور کرنے کا کام بھی اُسی مامور کے سپرد ہونا چاہیے تاکہ وہ نقائص بھی پیدا نہ ہوں جو بالشوزم کے نتیجہ میں پیدا ہوئے، وہ نتائج بھی پیدا نہ ہوں جو سوشلزم کے نتیجہ میں پیدا ہوتے ہیں دنیا کو کھانا بھی مل جائے، دنیا کو کپڑا بھی مل جائے، دنیا کو مکان بھی مل جائے، دنیا کو دوا بھی مل جائے اور دنیا کو تعلیم بھی میسّر آجائے پھر دماغ بھی کمزور نہ ہو انفرادیت اور عائلیت کے اعلیٰ جذبات بھی تباہ نہ ہوں، ظلم بھی نہ ہو، لوگوں کو لوٹا بھی نہ جائے، امن اور محبت بھی قائم رہے لیکن روپیہ بھی مل جائے۔‘

(نظامِ نو، تصنیف حضرت مرزا بشیر الدین محمود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ صفحہ 103/104 مطبوعہ 2016ء)

## دنیا سے دکھ دور کرنے کے لیے نئے نظام کی بنیاد رکھ دی گئی ہے۔

آپ فرماتے ہیں:-

’غرض نظامِ نو کی بنیاد 1910ء میں روس میں نہیں رکھی گئی۔ نہ وہ آئندہ کسی سال میں موجودہ جنگ کے بعد یورپ میں رکھی جائے گی بلکہ دنیا کو آرام دینے والے ہر بشر کی زندگی کو آسودہ بنانے والے نظام کی بنیاد 1905 میں قادیان میں رکھی جاچکی ہے۔ اب دنیا کو کسی نظام نَو کی ضرورت نہیں ہے۔‘

(نظام نو تصنیف حضرت مرزا بشیر الدین محمود، صفحہ 114)

## وصیت کرنے والا نظامِ نَو کی بنیاد رکھنے میں حصہ دار ہے

’پس اے دوستو! جنہوں نے وصیّت کی ہوئی ہے سمجھ لو کہ آپ لوگوں میں سے جس جس نے اپنی اپنی جگہ وصّیت کی ہے اُس نے نظامِ نَو کی بنیاد رکھ دی ہے۔ اُس نظامِ نَو کی جو اُس کی اور اُس کے خاندان کی حفاظت کا بنیادی پتھر ہے... پس تم جلد سے جلد وصیتیں کرو تاکہ جلد سے جلد نظامِ نَو کی تعمیر ہو اور وہ مبارک دن آجائے جبکہ چاروں طرف اسلام اور احمدیت کا جھنڈا لہرانے لگے۔ اس کے ساتھ ہی میں اُن سب دوستوں کو مبارکباد دیتا ہوں، جنہیں وصیت کرنے کی توفیق حاصل ہوئی۔

اور میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اُن لوگوں کو بھی جو ابھی تک اس نظام میں شامل نہیں ہوئے توفیق دے کہ وہ بھی اس میں حصہ لے کر دینی و دنیاوی برکات سے مالا مال ہوسکیں اور دنیا اس نظام سے ایسے رنگ میں فائدہ اُٹھائے کہ آخر اُسے تسلیم کرنا پڑے کہ قادیان کی وہ بستی جسے کُوردِہ کہا جاتا تھا، اُس میں سے وہ نُور نکلا جس نے ساری دنیا کی تاریکیوں کو دور کردیا، جس نے ساری دنیا کی جہالت کو دور کردیا جس نے ساری دنیا کے دکھوں اور دردوں کو دور کردیا۔ جس نے ہر امیر اور غریب کو، ہر چھوٹے بڑے کو پیار اور الفتِ باہمی سے رہنے کی توفیق عطا فرمادی۔‘

(کتاب نظامِ نَو، صفحات 121-122)

## نئے نظام سے باہر رہنے والے کے لیے ایمان کا خطرہ

اس نظام میں شامل نہ ہونے والوں کے لیے انذار کا پہلو بیان کرتے ہوئے فرمایا:

’ہر مومن کے ایمان کی آزمائش اس میں ہے کہ وہ اس نظام میں ہو اور خدا تعالیٰ کے فضل حاصل کرے۔ صرف منافق ہی اس نظام سے باہر رہے گا۔ گویا کسی پر جبر نہیں مگر ساتھ ہی فرمادیا کہ اس میں تمہارے ایمانوں کی آزمائش ہے۔ اگر تم جنت لینا چاہتے ہو تو تمہارے لیے ضروری ہے کہ تم یہ قربانی کرو، ہاں اگر جنت کی قدروقیمت تمہارے دل میں نہیں تو اپنے مال اپنے پاس رکھو۔ ہمیں تمہارے اموال کی ضرورت نہیں۔‘

(کتاب نظامِ نَو، تصنیف حضرت مرزا بشیر الدین محمود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، صفحہ 108، مطبوعہ 2016ء)

جلسہ سالانہ یوکے 2004ء کے اختتامی اجلاس کے موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تاریخ ساز خطاب فرمایا اور عالمگیر جماعت احمدیہ کو 2005ء میں نظامِ وصیّت کے سو سال پورے ہونے پر نظامِ وصیت میں شامل ہونے کی تلقین فرمائی۔

’حضور انور نے فرمایا اگلے سال ان شاء اللہ وصیت کے نظام کو قائم ہوئے سو سال ہو جائیں گے۔ میری یہ خواہش ہے اور میں یہ تحریک کرنا چاہتا ہوں کہ آسمانی نظام میں اپنی زندگیوں کو پاک کرنے کے لیے اپنی نسلوں کی زندگیوں کو پاک کرنے کے لیے نظامِ وصیت میں شامل ہوں، آگے آئیں۔

... میری یہ خواہش ہے کہ... دنیا کے ہر ملک میں، ہر جماعت میں کمانے والے افراد ہیں، جو چندہ دہندہ ہیں اُن میں کم از کم پچاس فیصد تو ایسے ہوں جو حضرت اقدس مسیحِ موعود علیہ السلام کے قائم کردہ اس عظیم الشان نظام میں شامل ہوں۔‘

(اختتامی خطاب حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ، جلسہ سالانہ یوکے لنڈن، یکم اگست 2004ء)

اللہ کرے کہ ہم جلد از جلد اس مبارک نظام میں شامل ہو کر خدا تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرتے ہوئے دونوں جہان میں اُس کی حقیقی جنتوں کے وارث بننے والے ہوں۔ آمین ثم آمین۔

# سات ستمبر

امۃ الباری ناصر

تم تو ہو بے سائباں، مولا ہمارے ساتھ ہے
اَنْتُمُ الْاَعْلَوْن کا وعدہ ہمارے ساتھ ہے

فیصلہ یہ کون کہتا ہے کہ ہم کو مات ہے
جب قرائن یہ کہیں غلبہ ہمارے ساتھ ہے

وعدہ ہے اس کا کہ اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصَّابِرِیْنَ
وہ جو ہے ہر درد کا چارہ ہمارے ساتھ ہے

آگ سے وہ فضل سے اپنے بچائے گا ہمیں
ذوالعجائب کا ہر اک جلوہ ہمارے ساتھ ہے

یاد ہیں سب دور اوّل کی حسیں قربانیاں
زندگی کرنے کا ہر نسخہ ہمارے پاس ہے

ہوتے ہیں اللہ والوں کے ہمیشہ امتحان
ابتلا میں منزل و جادہ ہمارے ساتھ ہے

آج کے فرعون بھی جلتے ہیں اپنی آگ میں
جو سمندر میں بھی دے رستہ ہمارے ساتھ ہے

ہے مقدر ہم ہی پھیلائیں گے جگ میں روشنی
وہ جو ہے انوار کا چشمہ ہمارے ساتھ ہے

ظالمو یہ ظلم اک دن تم کو کچھ دکھلائے گا
وہ خدا لیتا ہے جو بدلہ ہمارے ساتھ ہے

# وصیت کر

عبدالسلام اختر

سُن اے حق آشنا تُو اہلِ ایماں ہے وصیت کر
کہ یہ ارشاد باری، حکمِ قرآں ہے وصیت کر
تجھے حاصل اگر کچھ فہم و عرفاں ہے وصیت کر

وصیت کر کہ تکمیلِ عروجِ بزمِ انساں ہو
خدا کا فضل ہر حالت میں خود تیرا نگہباں ہو
اگر سوچے تو اُس کا فضل ارزاں ہے وصیت کر

وصیت کیا ہے، معراجِ حصول ، فضلِ ربّانی
بِنائے فخر ایمانی، کمالِ نوعِ انسانی
یہی آرام و تسکینِ دل و جاں ہے وصیت کر

نہ کر تکیہ یہاں کی زندگی پر یہ ہے نادانی
یہاں کی زندگی دھوکہ ، یہاں کی زندگی فانی
یہاں ہر گُل میں اک شعلہ فروزاں ہے وصیت کر

ہزاروں ہیں جو اس منزل پہ ہمت ہار بیٹھے ہیں
بہت آگے گئے باقی جو ہیں تیار بیٹھے ہیں
اگر زادِ سفر کا تجھ کو ارماں ہے وصیت کر

یہ چند اشعار اخترؔ میری جانب سے ہیں نذرانہ
'ہمیں کچھ کیں نہیں بھائیو، نصیحت ہے غریبانہ'
وصیت پر دل و جان اپنے قرباں ہے۔ وصیت کر

(روزنامہ الفضل،19 ستمبر 2013ء)

# 1974ء کے غلط فیصلے پر خدائی پکڑ اور زوال کے پچاس سال

ابی نوم بٹ

7 ستمبر 1974ء کو ملکِ عزیز میں کئے جانے والا اسمبلی کا فیصلہ جہاں قرآن کریم کی رو سے بلا اختیار (Without Jurisdiction)، بغیر اہلیت (Competence) اور محض سیاسی اغراض کی خاطر تھا، وہیں اس کے تحت اختیار کی جانے والی مسلمان کی تعریف درج ذیل اس تعریف سے براہ راست متصادم تھی جو خود پیغمبر اسلام ﷺ نے فرمائی، جس کی تعلیم دی اور جو آپ ﷺ کے اسوہ سے ثابت ہے۔

1- آنحضرت ﷺ نے کسی شخص کے مسلمان قرار دیے جانے کے لئے اس کا کلمہ پڑھنا کافی سمجھا اور اس بد ظنی کو کہ یہ پڑھنے والا دل میں کوئی اور خیال رکھتا ہے آپؐ نے سختی سے ردّ فرمایا جیسا کہ آپ ﷺ نے حضرت اسامہؓ پر اس وقت سخت ناراضگی کا اظہار فرمایا جب انہوں نے کلمہ پڑھ لینے والے ایک شخص کو یہ کہہ کر قتل کر دیا کہ اس نے یہ دل سے نہیں پڑھا تھا۔ (بخاری کتاب المغازی باب اسامہ بن زید)

2- ایک اور موقع پر آنحضرت ﷺ نے مسلمان کی یہ تعریف فرمائی:

'مَنْ صَلَّى صَلٰوتَنَا وَاسْتَقْبَلَ قِبْلَتَنَا وَأَكَلَ ذَبِيحَتَنَا فَذَلِكَ الْمُسْلِمُ الَّذِي لَهُ ذِمَّةُ اللَّهِ وَذِمَّةُ رَسُولِه۔' (صحیح بخاری، کتاب الصلوٰۃ)

ترجمہ: جو شخص بھی ہمارے قبلہ کی طرف منہ کر کے ہماری طرح نماز پڑھے اور ہمارا ذبیحہ کھائے پس وہ مسلمان ہے اور اسے خدا اور اس کے رسول کی حفاظت حاصل ہے۔

3- جب مدینہ میں پہلی اسلامی ریاست قائم ہوئی جس کے سربراہ خود حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ تھے۔ تو آپ ﷺ نے انتظام حکومت کے ضروریات کے تحت مردم شماری کا حکم دیا۔ پوچھا گیا کسے مسلمان شمار کیا جائے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا:

'اُكْتُبُوا لِي مَنْ تَلَفَّظَ بِالإِسْلاَمِ مِنَ النَّاسِ' (صحیح بخاری، کتاب الجہاد)

ترجمہ: لوگوں میں سے جو زبان سے اسلام کا اقرار کرنے والے ہیں انہیں میرے لئے شمار کرو۔

ان کے برخلاف اس فیصلہ کے ذریعہ یہ اعلان کیا گیا کہ گویا آنحضرت ﷺ کے ارشاد، آپؐ کی سنت اور آپؐ کی بیان فرمودہ مسلمان کی تعریف درست نہ تھی اور اس کی اصلاح کرتے ہوئے مسلمان ہونے کے لئے نئی شرائط کا اضافہ کیا گیا ہے۔ نعوذ باللہ۔

**تعلیم قرآنی سے متصادم:** قرآن کریم نے تکمیل دین کا دعویٰ کیا (مائدہ: 4) اس مکمل دین میں آنحضرت ﷺ کی ہدایت کے مطابق مسلمان ہونے کے لئے کلمہ طیبہ پڑھنا اور یہ گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمدؐ اللہ کے بندے اور رسول ہیں، کافی رہا ہے۔ یہی طریق اب بھی تمام امت مسلمہ میں جاری ہے۔ تاہم اس فیصلہ کے تحت اب پاکستان میں کلمہ طیبہ اور کلمہ شہادت کا پڑھنا مسلمان ہونے کے لئے ناکافی قرار دیا گیا ہے اور مسلمان قرار پانے کے لئے ایک خود ساختہ نئی تعریف اختیار کی گئی ہے۔ گویا یہ فیصلہ اور اس پر اصرار کرنے والوں کے نزدیک مسلمان ہونے کا طریق صدیوں بعد اس فیصلہ کے ذریعہ طے ہوا۔ اور گزشتہ پندرہ سو سالوں میں اسلام نعوذ باللہ نامکمل رہا۔ اور اس عرصہ میں جو لوگ صرف یہی کلمہ پڑھ کر مسلمان ہوئے۔ ان کا قبولِ اسلام درست نہ تھا۔

غرضیکہ یہ فیصلہ اسوۂ رسول ﷺ اور آپ ﷺ کے فرمودات اور قرآن کی صریح بے حرمتی تھی جس کا بدنتیجہ جلد ظاہر ہوا اور سب ذمہ دار خدائی پکڑ میں آئے۔

## 1۔ اس فیصلہ کے ذمہ داروں کی خدائی پکڑ

فیصلہ کا بنیادی ذمہ دار پھانسی کا سزاوار ہوا، اس سے پہلے اس سزا سے بھی بڑھ کر روحانی اذیت سے گزرنا پڑا، اس فیصلے کے غلط ہونے کا بالواسطہ اعتراف کرنا پڑا اور مزید بھی جیسا کیا ویسا بھرا۔ فیصلہ کی تائید کرنے والے اراکین اسمبلی کی حکومت کے وائٹ پیپر کے ہاتھوں اخلاقی موت ہوئی اور پس پردہ بیرونی مددگار ناگہانی اپنے انجام کو پہنچا۔ اس کی کسی قدر تفصیل درج ذیل ہے۔

### الف: بنیادی ذمہ دار کا سزاوار ہونا:

**اقتدار سے محرومی اور تختہ دار کو پہنچنا:** اس فیصلہ کو ابھی تین سال پورے نہ ہوئے تھے کہ 5 جولائی 1977ء کو کئی سینئر جرنیلوں پر سبقت دلا کر اپنے مقرر کردہ فوج کے سربراہ کے ہاتھوں اس فیصلے کا بنیادی ذمہ دار اقتدار سے محروم کر دیا گیا۔ اور دو ماہ بعد سٹین گنیں تانے ہوئے اہل کاروں کے ہاتھوں قتل کے ایک ملزم کے طور پر گرفتار کیا گیا۔ پھر چند دنوں کے وقفے کے علاوہ تادم آخر قریباً 19 مہینے بھٹو صاحب قید میں رہے، جس کا حال انہوں نے عدالت میں یوں بیان کیا:

'ایک سال سے زیادہ عرصہ ہو گیا ہے کہ میں موت کی کوٹھری میں بند ہوں۔ جس کا رقبہ 10x7 فٹ ہے۔ میں ...اس حقیقت کا ذکر نہیں کرنا چاہتا جو مجھ پر بیت چکی ہے۔ میں اپنے جسم پر نشانات...لوگوں کے سامنے دکھانا پسند نہیں کروں گا۔ کوٹ لکھپت جیل میں کئی روز ان کے ساتھ کی کوٹھریوں میں پاگلوں کو رکھا گیا جن کی چیخیں انہیں سونے نہیں دیتی تھیں...یہ مصائب بیان کرتے ہوئے ان کی آنکھوں میں آنسو تیرنے لگے۔'

(خصوصی کمیٹی میں کیا گزری مرتبہ ڈاکٹر مرزا سلطان احمد صاحب صفحہ 508، رقیم پریس یوکے 1990ء)

بالآخر اپنی زندگی کے 52ویں سال میں 4 / اپریل 1979ء کو اس فیصلہ کا اصل ذمہ دار ملک کی اعلیٰ عدالت کے فیصلہ کے مطابق قتل کا مجرم قرار پا کر پھانسی کا سزا وار ہوا۔

**نام کا مسلمان کہا جانا:** ہائی کورٹ کے فیصلہ میں انہیں Muslim only in name 'یعنی نام کا مسلمان کہا گیا۔ یہ بات اس ذمہ دار کے نزدیک پھانسی سے بڑھ کر سزا تھی جیسا کہ سپریم کورٹ میں اپنے بیان میں انہوں نے کہا کہ

(1)' آپ نہیں جانتے ان ریمارکس نے مجھے کتنا دکھ پہنچایا ہے۔ اس کے مقابلے میں تو میں پھانسی کو ترجیح دوں گا۔ اس الزام کے بدلے میں مَیں پھانسی کے پھندے کو قبول کرلوں گا۔'

(ذوالفقار علی بھٹو، ولادت سے شہادت تک، مصنفہ سجاد علی بخاری۔ ناشر فکشن ہاؤس، 1994ء، صفحہ 259۔260 بحوالہ خصوصی کمیٹی میں کیا گزری مرتبہ ڈاکٹر مرزا سلطان احمد صاحب، صفحہ 510، رقیم پریس یوکے 1990ء)

(2) دلی صدمے کا یہ اظہار صرف زبانی نہ تھا بلکہ 'اس مرحلے پر ان کی آواز سسکیوں میں ڈوب گئی'۔

(ذوالفقار علی بھٹو بچپن سے تختہ دار تک از سلمان تاثیر، نومبر 1988ء، صفحہ 201 بحوالہ خصوصی کمیٹی میں کیا گزری مرتبہ ڈاکٹر مرزا سلطان احمد صاحب، صفحہ 510، رقیم پریس یوکے 1990ء)

**اپنے فیصلے کے غلط ہونے کا بالواسطہ اعتراف کرنا:** اسی حوالے سے 19 دسمبر 1978ء کو سپریم کورٹ میں اپنے دفاع میں ان کے پیش کردہ درج ذیل دلائل بھی چار سال پہلے 1974ء میں بلاجواز لاکھوں کلمہ گو شہریوں کو اسمبلی سے غیر مسلم قرار دلوانے کے اپنے فیصلہ کے غلط ہونے کا بالواسطہ اعتراف تھے۔

'ایک اسلامی ملک میں ایک کلمہ گو کے عجز کے لئے یہ ایک غیر معمولی واقعہ ہو گا کہ وہ یہ ثابت کرے کہ وہ مسلمان ہے۔'

'کسی فرد، کسی ادارے اور کسی عدالتی بینچ کا یہ حق نہیں بنتا کہ وہ ایک ایسے معاملے پر اپنی رائے دے جس پر رائے دینے کا اسے کوئی جائز حق حاصل نہیں۔'

'انسان اور خدا کے درمیان کوئی بیچ کا واسطہ نہیں ہے۔'

ایک مسلمان کے لئے کافی ہے کہ وہ کلمہ پر ایمان رکھتا ہو، کلمہ پڑھتا ہو۔'

'جب ابو سفیان مسلمان ہوئے اور انہوں نے کلمہ پڑھا تو رسول اللہ ﷺ کے بعض صحابہ نے سوچا کہ اس کی اسلام دشمنی اتنی شدید تھی کہ شاید اس نے محض اوپری اور زبانی سطح پر قبول کیا ہو لیکن رسول اللہ ﷺ نے اس سے اختلاف کیا اور فرمایا کہ جونہی اس نے ایک بار کلمہ پڑھ لیا تو وہ مسلمان ہو گیا۔'

(ذوالفقار علی بھٹو، ولادت سے شہادت تک، مصنفہ سجاد علی بخاری۔ ناشر فکشن ہاؤس، 1994ء، صفحات 256۔262 بحوالہ خصوصی کمیٹی میں کیا گزری مرتبہ ڈاکٹر مرزا سلطان احمد صاحب، صفحہ 509۔510، رقیم پریس یوکے 1990ء)۔

**جیسا کرنا ویسا بھرنا:** دوران مقدمہ درج ذیل دو اور امور ایسے بھی ظاہر ہوئے جو اس ذمہ دار کو بہت ناپسند ہوئے لیکن اسمبلی کی کارروائی کے دوران ویسا ہی ایک ان کے حکم پر ہوا اور دوسرے کردار کی انہوں نے تعریف کی۔

1- ہائی کورٹ میں 'جب بھٹو صاحب کے جواب کا وقت آیا تو فیصلہ کیا گیا کہ کارروائی خفیہ ہو گی۔ بھٹو صاحب نے اس پر شدید احتجاج کیا۔ انہوں نے کہا کہ نہ صرف انصاف ہونا چاہیے بلکہ یہ نظر بھی آنا چاہیے کہ انصاف ہو رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ آپ اسے انصاف کہتے ہیں۔ آپ اسے مقدمہ چلانا کہتے ہیں۔' (خصوصی کمیٹی میں کیا گزری مرتبہ ڈاکٹر مرزا سلطان احمد صاحب، صفحہ 503، رقیم پریس یو کے 1990ء)۔

تو کیا اسمبلی میں احمدیوں سے متعلق کارروائی میں انصاف کے تقاضے پورے ہوئے جس کے بارے میں خود انہوں نے اعلان کیا تھا کہ یہ in camera یعنی خفیہ ہو گی؟ اور جسے اپنی حکومت کے دوران بعد میں بھی وہ منظر عام پر نہیں لائے؟

2- بھٹو صاحب کے کیس کی پیروی کرنے والے وکلاء کی قیادت یحییٰ بختیار صاحب کر رہے تھے جنہوں نے اٹارنی جنرل کی حیثیت سے اسمبلی میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ سے سوالات کیے تھے اور ٹیم میں عبد الحفیظ پیرزادہ صاحب بھی شامل تھے جو اس کمیٹی کے سربراہ تھے جس نے اسمبلی میں کارروائی کرنے کا فیصلہ کیا تھا اور جن کا بطور وزیر قانون 1974ء کی آئینی ترمیم میں بہت کچھ عمل دخل تھا اور جن کی ان خدمات کو بھٹو صاحب نے اپنی کتاب If I am assassinated میں 'اہم اور کامیاب' قرار دیا تھا۔ اس وقت جیل میں متعین کرنل رفیع الدین صاحب نے لکھا

ہے کہ جس دن انہیں پھانسی دی جانی تھی انہوں نے اپنے ان وکلاء کے بارے میں خود کلامی کے انداز میں کہا:

'میرے وکلاء نے اس کیس کو خراب کیا ہے۔ یحییٰ میری پھانسی کا ذمہ دار ہے۔ وہ مجھے غلط بتاتا رہا۔ اس نے ستیاناس کیا ہے۔ اس نے ہمیشہ سبز باغ دکھائے۔' (بھٹو کے آخری 323 دن مصنفہ کرنل رفیع الدین صفحات 118-119، ناشر احمد پبلیکیشنز لاہور جولائی 2007ء بحوالہ خصوصی کمیٹی میں کیا گزری مرتبہ ڈاکٹر مرزا سلطان احمد صاحب، صفحات 509-510، رقیم پریس یو کے 1990ء)۔

مزید انہونی کا ہونا: راولپنڈی جیل میں ڈیوٹی پر متعین کرنل رفیع الدین نے اپنی کتاب میں لکھا:

'پھانسی اور غسل کے بعد اس فوٹو گرافر (جو ایک انٹیلی جنس ایجنسی سے تھا) نے بھٹو صاحب کے درمیانی حصے کے نزدیکی فوٹو لیے تھے۔ (تاکہ معلوم ہو سکے کہ ان کے ختنے ہوئے تھے یا نہیں)۔' (بھٹو کے آخری 323 دن مصنفہ کرنل رفیع الدین صفحہ 93، ناشر احمد پبلیکیشنز لاہور جولائی 2007ء بحوالہ خصوصی کمیٹی میں کیا گزری مرتبہ ڈاکٹر مرزا سلطان احمد صاحب، صفحات 515-516، رقیم پریس یو کے 1990ء)۔

اگلی نسل پر بھی: بھٹو صاحب کے چار بچے تھے۔ جن میں تین غیر طبعی طور پر فوت ہوئے۔

ان کا چھوٹا بیٹا شاہنواز 26 سال کی عمر میں 1985ء میں فرانس میں پر اسرار حالات میں فوت شدہ پایا گیا۔

بڑا بیٹا مرتضیٰ 42 سال کی عمر میں 1996ء میں کراچی میں ایک پولیس مقابلہ میں مارا گیا۔ اس وقت اس کی بہن پاکستان کی وزیر اعظم تھی۔

ان کی بڑی بیٹی بے نظیر 54 سال کی عمر میں راولپنڈی میں اپنی پارٹی کے ایک جلوس میں بلٹ پروف گاڑی سے سر باہر نکال کر ہجوم کو ہاتھ ہلاتے ہوئے قتل کر دی گئی۔

بھٹو کے ایک پوتے ذوالفقار علی جونئیر کی نیویارک کی سڑکوں پر ناچتے گاتے بہت ساری ویڈیوز نیٹ پر موجود ہیں۔

## ب۔ تائیدی ذمہ داروں کی اخلاقی موت:

وہ اراکین اسمبلی جنہوں نے یہ فیصلہ کیا دینی علم اور کردار کے لحاظ سے ایسا فیصلہ کرنے کے اہل نہ تھے۔ ضیاء الحق حکومت نے ان حضرات کے بارے میں 1979ء میں جو قرطاس ابیض (White Paper) شائع کیا۔ اس کے پہلے حصے میں بھٹو صاحب اور ان کے قریبی ساتھیوں کے نام لے کر ذکر ہے جبکہ تیسرے حصے میں حکومتی پارٹی اور اپوزیشن کے اراکین اسمبلی کا نام لیے بغیر حال بیان ہوا ہے۔ اس میں ان میں سے بیشتر کو خائن، راشی، جھوٹا، بد معاملہ، بد عنوان، شرابی، زانی، اغوا میں ملوث، رسہ گیر، اسمگلر اور تخریب کار بتایا گیا۔ اور یہ بھی لکھا ہے کہ ان میں سے بعض غیر ملکی طاقتوں سے روابط رکھنے والے، تخریبی سرگرمیوں میں ملوث، ملک کے خلاف سازشیں کرنے والے اور موقع پرست لوگ ہیں۔ یہ ان سب فیصلہ کرنے والوں کی اخلاقی موت تھی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے الفاظ میں: 'گویا یہ سب ایک ہی تھیلی کے چٹے بٹے تھے اور اس تھیلی کا نام انہوں نے اجماع رکھ دیا ہے۔ کہتے ہیں امت مسلمہ کا عظیم الشان اجماع ہوا۔ جس کا نام سواد اعظم رکھ دیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّااِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔' (زَھَقَ الْبَاطِلُ، صفحہ 563 اسلام انٹرنیشنل پبلیکیشنز، اسلام آباد یو کے)

## ج۔ بیرون ملک بڑے مدد گار کی ناگہانی موت:

پاکستان کی قومی اسمبلی کے اس فیصلے کے پس پردہ کچھ اور قوتیں بھی کارفرما تھیں۔ اس کا اندازہ درج ذیل دو واقعات سے ہوتا ہے:

1- اسلامی تعاون کی تنظیم (O I C) کے جدہ میں قائم جنرل سیکریٹریٹ کے سیکرٹری جنرل حسن التہامی صاحب 7 ستمبر 1974ء کو اسمبلی کے فیصلے سے چند روز قبل ہی پاکستان پہنچ گئے تھے۔ اس فیصلے کے فوراً بعد انہوں نے اس کا خیر مقدم کیا اور بیان دیا کہ اب باقی اسلامی ممالک کو بھی اس کی پیروی کرنی چاہیے۔

2- اس فیصلے سے چند ماہ قبل ایک اور تنظیم رابطہ عالم اسلامی نے، جو سعودی حکومت کی سرپرستی میں کام کرتی ہے اور اس کو مالی وسائل بھی سعودی حکومت کی طرف سے مہیا کئے جاتے ہیں، مکہ مکرمہ میں ایک کانفرنس منعقد کی اور اس میں یہ قرارداد منظور کی گئی کہ مسلمان ملکوں میں جماعت احمدیہ پر پابندیاں لگا دینی چاہئیں۔

یہ واقعات اس فیصلہ کے پس پردہ شخصیت کی طرف واضح اشارہ کرتے ہیں۔ مزید یہ کہ قریباً 40 سال بعد گھر کے ایک بھیدی نے ان کی نام لے کر نشاندہی کر دی۔ ایک کالم نگار نے نوائے وقت میں چھپنے والے اپنے مضمون بعنوان 'حافظ ختم نبوت۔ ذوالفقار علی بھٹو' میں لکھا:

'بھٹو نے شورش کاشمیری کو بتایا کہ حکومت میں جب تحریک ختم نبوت زوروں پر تھی ...بندرانائیکے کے جاتے ہی حسن التہامی پاکستان تشریف لے آئے اور شاہ فیصل کا پیغام پہنچایا۔ 'بھٹو صاحب! بلا تاخیر قادیانیوں کو اقلیت قرار دے دیجئے ورنہ پاکستانیوں کو حج پر نہیں آنے دیا جائے گا کیونکہ جس خطۂ ارض پر حضرت محمدؐ کی نبوت کا تحفظ نہ کیا جاسکے وہاں کے مسلمانوں کو حج پر آنے کا کوئی حق حاصل نہیں۔' (نوائے وقت 4/اپریل 2013ء)

بہر حال اس فیصلے پر ابھی چند ماہ ہی گزرے تھے کہ 25 مارچ 1975ء کو شاہ فیصل کویت سے آئے ایک وفد سے ملاقات کر رہے تھے جس میں ان کے سوتیلے بھائی مساعد بن عبد العزیز کا بیٹا فیصل بن مساعد بھی تھا۔ شاہ فیصل نے اپنے بھائی کے بیٹے کو پہچان لیا اور اپنا ماتھا اس کے آگے کیا تا کہ یہ اس کو چوم سکے لیکن اس نے یکا یک اپنی جیب سے پستول نکال کر گولی چلا دی۔ ایک گولی شاہ فیصل کی ٹھوڑی پر لگی جب کہ دوسری ان کے کان کے آر پار ہو گئی۔ انہیں اسپتال لے جایا گیا لیکن وہ جانبر نہ ہو سکے۔ قاتل فیصل بن مساعد نے خود کو پولیس کے حوالے کر دیا اور اس کا سر 18 جون 1975ء کو قلم کر دیا گیا۔

## 2۔ طاقت کے بل پر مزید من پسند قانون سازی

لفظ مسلمان کی اس خود ساختہ تعریف کے مطابق بعد میں رفتہ رفتہ شناختی کارڈ، پاسپورٹ اور نکاح کے سرکاری فارموں پر مسلمان ہونے کے حلف نامے داخل کر دیے گئے۔ حتیٰ کہ یہ خود ساختہ حلف نامے سرکاری ملازمتوں کے لئے درخواست فارمز اور تعلیمی اداروں کے داخلہ فارمز کا بھی حصہ بنا دیے گئے اور یوں ہر سطح پر توہینِ قرآن اور توہینِ رسول ﷺ کا یہ افسوسناک سلسلہ جاری ہو گیا۔

دوسری آئینی ترمیم کی بنیاد پر اگلے فوجی آمر نے احمدیوں پر مزید پابندیاں لگانے کے لئے 26 اپریل 1984ء کو ایک آرڈیننس 20 جاری کیا۔ جس کی رُو سے احمدیوں کے لیے اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرنا اور کہنا، اپنی عبادت گاہ کو مسجد کہنا، اذان دینا، اپنے مذہب کی تبلیغ کرنا، بیان کردہ اسلامی اصطلاحات کا استعمال اور کسی بھی طریق پر مسلمانوں کے جذبات کو مجروح کرنا، قابل سزا جرم قرار دے دیا گیا۔ یہ سزا تین سال تک قید اور جرمانہ ہو گی۔ اس قانون کے ذریعہ پاکستان کے ضابطہ فوجداری میں شق 298-B اور شق 298-C کا اضافہ کیا گیا۔

**ظالم کی گرفت:** یہ آرڈیننس قرآنی تعلیم لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ کہ دین میں کوئی جبر نہیں اور اس کے تحت پاکستان کے آئین میں دی گئی مذہبی آزادی کے صریح خلاف تھا۔ اس بار بھی ظالم کی گرفت کا قانون قدرت حرکت میں آیا اور 17 / اگست 1988ء کو یہ قانون نافذ کرنے والا پاکستان کا یہ مطلق العنان آمر ایک بظاہر انتہائی مضبوط سی-130 فوجی طیارہ کے نامعلوم وجوہ سے فضا میں تباہ ہونے کے نتیجہ میں آگ میں بھسم ہو کر لقمۂ اجل ہو گیا۔

## 3۔ توہینِ رسالت اور توہینِ قرآن پر خدائی گرفت:

ان ظالمانہ قوانین نے بے گناہ شریف النفس اور قانون پسند احمدیوں کے لئے اپنے مذہب پر عمل کو جرم بنا کر ان پر قید و بند کا راستہ تو کھولا ہی۔ لیکن مزید ظلم یہ ہوا کہ ان قوانین پر عمل درآمد کے لئے قانون کے نگہبانوں کی اپنی نگرانی میں بار بار اور جگہ جگہ خدا کے گھروں کی بے حرمتی کی گئی اور ان پر موجود اللہ اور محمد ﷺ کے پاک ناموں پر مشتمل کلمہ طیبہ کو بالجبر مٹایا گیا حتیٰ کہ بعض دفعہ ایسا غیر مسلم جمعداروں کے ذریعہ کروایا گیا۔ یہ سب اپنے پاؤں پر کلہاڑی مارنا تھا۔

اللہ اور رسولؐ کی یہ بے حرمتی یقیناً اللہ کے غضب کے سزاوار تھی۔ وہیں زمانہ کے امام کو اللہ کی بتائی گئی یہ تنبیہ بھی موجود تھی کہ 'اِنِّیْ مُهِيْنٌ مَّنْ اَرَادَ اِهَانَتَكَ یعنی میں اس کی اہانت کروں گا جو تیری اہانت کا ارادہ کرے گا۔' (نزول المسیح، روحانی خزائن، جلد 18، صفحہ 567)

یہ وہ امر تھا جس کی طرف خلفائے احمدیت نے بار بار توجہ دلائی۔ اور درستگی نہ کرنے کے بد نتائج سے متنبہ فرمایا۔ وقتی مصلحتوں کے شکار حکمرانوں اور دین کو ذریعۂ معاش بنانے والوں نے ان نصائح پر کان نہ دھرے اور عوام کالانعام میں سے بیشتر نے اس جاری ظلم پر چپ سادھے رکھی اور خاموشی سے اس کا حصہ بنے رہے اور یوں سب شریک جرم ہوئے۔

ظلم کے راستہ پر گامزن یہ سب گو مکافات عمل کے اٹل قانون کو بھولے رہے۔ لیکن آنکھیں بند کر لینے سے حقیقت نہیں بدل جاتی۔ اس غلط فیصلہ کے ہاتھوں ذمہ داروں کے علاوہ ملک اور اہل ملک دونوں خدائی گرفت میں آئے۔ ملک ہر میدان میں پہلے کے مقابلے میں اور دوسرے ممالک کے بالمقابل تمام اشاریوں میں بتدریج زوال پذیر ہوتا چلا گیا اور اہل ملک خوف، بد امنی، دہشت گردی اور آسمانی آفات کے ہاتھوں مسلسل بد حالی کا شکار چلے آتے ہیں۔ ہر روز اخبارات اندوہناک خبروں سے بھرے ہوتے ہیں اور ہر دن گزشتہ دن سے خراب چڑھتا ہے۔

ملک و قوم کا مقدر ہونے والی 1974ء سے اب تک کے ان پچاس سالوں کی ہر جہت سے زوال اور پستی کی تاریخ کے چار پہلوؤں کا کسی قدر بیان باقی مضمون کا موضوع ہے۔ یہ چار پہلو یہ ہیں۔ ملک کا زوال بمقابلہ 60 کی دہائی اور بمقابلہ دیگر ممالک، دہشت گردی کا عذاب، آسمانی آفات کی شکل میں عذابِ الٰہی اور قوم پر بد حالی اور نکبت کا عذاب۔

## 4۔ ملک کا زوال۔ بمقابلہ 60 کی دہائی اور دیگر ممالک

**ابتدائی ترقی کا زمانہ:** سن ساٹھ کی دہائی میں پاکستان اپنی ترقی کی معراج پر تھا۔ جس کا بار بار اعتراف کیا گیا جیسا کہ درج ذیل چند تحریریں:

### 1۔ بعد کے ایک مرکزی وزیر سرتاج عزیز صاحب نے لکھا:

'1960ء کا عشرہ ہماری قومی پیداوار کے اعتبار سے بہترین وقت ہے جب سالانہ پیداوار میں ساڑھے چھ سے سات فی صد تک اضافہ ہوتا تھا۔ اس وقت پاکستان کی

صنعتی پیداواری ترقی بلند ترین سطح پر تھی یعنی 12 فی صد، ہماری سرمایہ کاری میں 14 فی صد کا اضافہ ہؤا اور افراطِ زر کی صرف دو فی صد کی شرح تھی۔'

(تحریر سرتاج عزیز مطبوعہ نوائے وقت سنڈے میگزین 2 جون 2002ء، صفحہ 5 بحوالہ تعمیر و ترقیٔ پاکستان میں جماعت احمدیہ کا مثالی کردار از پروفیسر محمد نصر اللہ راجا، صفحہ 402)

### 2۔ اس ترقی کے ایک اور پہلو کا ذکر ایک ماہر معاشیات نے یوں کیا:

'1960ء کے عشرے میں جنوبی کوریا کے افسران اور قومی منصوبہ بندی کے کام سے منسلک افراد پاکستان کے منصوبہ بندی کمیشن اور دیگر اداروں میں تربیت حاصل کرنے آتے تھے۔' (تحریر ماہر معاشیات ایم آفتاب مطبوعہ روزنامہ نوائے وقت 10/اگست 1997ء بحوالہ تعمیر و ترقیٔ پاکستان میں جماعت احمدیہ کا مثالی کردار از پروفیسر محمد نصر اللہ راجا، صفحہ نمبر 402)

### 3۔ ترقی کے اس دور کا مجموعی ذکر مشہور ماہر معاشیات ڈاکٹر عشرت حسین صاحب نے یہ کیا ہے:

'The period from 1958 to 1969 --- is considered as the golden era of Pakistan's economic history. The period had strong macro economic management and the economic indicators were extremely impressive. Agriculture grew at a respectable 4 percent while remarkable rates were achieved in manufacturing (9 percent) and trade (7 percent) GNP growth rates exceeded 6 percent on average throughout the period. Economic growth was very strong on all fronts'.

(Extract from a lecture delivered by renowned economist Dr. Ishrat Hussain at the 19th Shoaib Memorial Lecture organized by the Institute of Cost and Management Accountants at Karachi on August 18, 2009 available on IBA Krarachi website)

ترجمہ: 1958ء سے 1969ء تک کا عرصہ پاکستان کی معاشی تاریخ کا سنہری دَور سمجھا جاتا ہے۔ اس دَور میں مضبوط میکرو اکنامک مینجمنٹ مضبوط تھی اور معاشی اشاریے انتہائی متاثر کن ۔ زراعت میں متاثر کن 4 فیصد اضافہ ہؤا۔ جب کہ مینوفیکچرنگ (9 فیصد) اور تجارت (7 فیصد) میں قابل ذکر شرحیں حاصل کی گئیں۔ جی این پی کی شرح نمو اس پورے عرصے میں اوسطاً 6 فیصد سے تجاوز کر گئی۔ غرضیکہ معاشی ترقی تمام محاذوں پر بہت مضبوط تھی۔

(18 اگست 2009ء کو کراچی میں انسٹی ٹیوٹ آف کاسٹ اینڈ مینجمنٹ اکاؤنٹنٹس کے زیر اہتمام 19 ویں شعیب میموریل لیکچر کے طور پر معروف ماہر معاشیات ڈاکٹر عشرت حسین کے دیے گئے لیکچر سے اقتباس۔ پورا لیکچر آئی بی اے کراچی کی ویب سائٹ پر موجود ہے)۔

### 4۔ اس عرصہ کی ترقی ہی تھی کہ 1963ء میں پاکستان نے جرمنی کو 12 کروڑ روپے کی رقم 20 سال کے لئے قرض دی۔ اس بارے میں اخباری خبر یہ ہے:

'In 1963, the Ayub Khan-led government dished out Rs.120 million loan to this largest European economy of today (Germany) for a period of 20 years, some decades-old Ministry of Finance documents reveal.' (The News International, November 11, 2014)

ترجمہ: وزارت خزانہ کے کئی دہائیوں پرانی دستاویزات نے ظاہر کیا ہے کہ 1963ء میں ایوب خان کی حکومت نے آج یورپین یونین کی اس سب سے بڑی معیشت (جرمنی) کو 20 سال کے لئے 120 ملین روپے کا ایک قرض دیا تھا۔

**زوال کی طرف:** اگلی دہائی کے آغاز میں پاک بھارت جنگ سے ترقی کا یہ سفر رک گیا۔ بعد میں ملک دوبارہ ترقی کی طرف حرکت کرنے کے بجائے 1974ء کے اس فیصلہ کی وجہ سے مسلسل اور بتدریج زوال کا شکار رہا۔ یہ معاشی بدحالی عام مشاہدہ کی بات ہے۔ ماہرین بھی اس کا ذکر کرتے ہیں۔ چنانچہ ایک موقر جریدہ Journal of Historical Studies کے جنوری-جون 2021ء کے شمارے میں ایک تحقیق بعنوان Economic Growth in Pakistan - A Historic Perspective از ڈاکٹر ظاہر آفریدی اور دو اور ماہرین میں صفحہ 186 پر حکومت پاکستان کے جاری کردہ Economic Survey of Pakistan (2019-20) کے حوالے سے ایک جدول میں بتایا گیا ہے کہ پاکستان کی GDP، زراعت، مینوفیکچرنگ اور سروس سیکٹر کی سالانہ ترقی کی جو فی صد شرح 1960ء کی دہائی میں علی الترتیب 6.77، 5.07، 9.93 اور 6.74 تھیں وہ 2020ء میں 0.38 منفی، 2.67، 5.4 منفی اور 0.59 منفی ہو گئیں۔ شرح ترقی میں یہ کمی ہوش ربا ہے۔

اس زوال کا ایک اور اظہار یہ ہے کہ وہ سب پیمانے جن میں آگے ہونا ملک کی ترقی کی علامت ہے ان میں پاکستان اب پہلے سے پیچھے ہے اور وہ سب پیمانے جو کسی ملک کی پستی کی علامت ہیں اور ان میں پیچھے ہونا چاہیے ان میں پاکستان پہلے سے آگے

ہے۔ اور یوں ہر پیمانہ اس زوال اور پستی پر گواہ ہے۔ بین الاقوامی سطح پر تسلیم شدہ ایسے چند معیاروں پر یہ تقابل اس طرح ہے۔

**سماجی ترقی اشاریہ:** نیٹ پر موجود یہ اشاریہ (Global Social Progress Index) کیفیتِ حیات، ماحولیات، انفرادی معاشی حالت، صحت کی سہولیات اور سیاسی او رسماجی آزادیوں کی سطح کی بنیاد پر درجہ بندی کرتا ہے۔ اس کے مطابق 2023ء میں 170 ممالک میں سے 133 پاکستان سے بہتر تھے۔ جن میں پڑوسی ایران (105 نمبر پر)، بھارت (111 نمبر پر) اور بنگلہ دیش (121 نمبر پر) شامل ہیں۔

**انسانی ترقیاتی اشاریہ:** اقوام متحدہ کا ترقیاتی پروگرام (UNDP) آبادیوں کی لمبی اور صحتمند زندگیوں، تعلیمی سہولیات اور معیار زندگی کی بنیاد پر ایک اشاریہ (Human Development Index) جاری کرتا ہے۔ 2022ء کے اس اشاریہ کے مطابق 193 ملکوں میں سے 163 ممالک پاکستان سے بہتر تھے۔ جن میں پڑوسی ایران (78 نمبر پر)، بنگلہ دیش (129 نمبر پر) اور بھارت (134 نمبر پر) شامل ہیں۔ نیٹ پر دستیاب 24 جولائی 2014ء کے جاری کردہ 2013ء کے اشاریہ کے مطابق پاکستان کا 187 ممالک میں 146 واں نمبر تھا۔ گویا نو سال میں پاکستان 17 درجے گر کر 164 ویں نمبر کو آن پہنچا۔

**جرائم کی سطح:** NUMBEO نمبیو نامی ایک ویب سائٹ، جو ملکوں میں جرائم کی صورتحال کا ریکارڈ رکھتی ہے، کے مطابق وسط 2023ء میں پاکستان دنیا کے 144 ممالک میں 85 ویں نمبر پر تھا۔ یعنی 84 ملکوں میں جرائم کی شرح پاکستان سے کم ہے۔ وہ ملک جن میں جرائم پاکستان سے کم ہیں ان میں روانڈا، کیوبا اور نیپال بھی شامل ہیں۔

**کرپشن کی سطح:** ٹرانسپیرانسی انٹرنیشنل کی Corruption Perception Index کے مطابق 2022ء میں پاکستان 180 ممالک میں 140 ویں نمبر پر تھا یعنی کرپشن میں 139 ملکوں سے آگے۔ 1991ء میں جب سے یہ ویب سائٹ شروع ہوئی پاکستان کا اسکور منفی ساڑھے 22 تھا جو اب بڑھ کر منفی 27 ہو گیا ہے۔

یہ انڈیکس جو کرپشن کا شمار کرتی ہے ان میں رشوت، سرکاری وسائل اور حیثیت کا ذاتی مفاد کے لئے استعمال، دفاتر میں کرپشن کے لئے جان بوجھ کر سست روی، سرکاری تقرریوں میں کنبہ پروری اور کرپشن روکنے میں اپنے مفاد کے لئے حکومتی تساہل شامل ہیں۔

**نظام عدل کی سطح:** WJP Rule of Law Index 2022 (دی ورلڈ جسٹس پروجیکٹ کی قانون کی حکمرانی انڈیکس 2022ء) کے مطابق پاکستان کا عدالتی نظام دنیا کے 140 مملک میں سے 129 ویں نمبر پر ہے یعنی 128 ملکوں سے کم تر اور صرف 11 ملکوں سے بہتر۔

پروجیکٹ کے طریق کار اور اس کے نتیجہ سے قطع نظر ملک میں انصاف ملنے میں دشواریوں اور تاخیر سے ہر وہ شخص واقف ہے جسے اس رائج نظام عدل سے واسطہ پڑتا ہے۔ کہتے ہیں کہ انصاف میں تاخیر، انصاف کا نہ ملنا ہے۔ جون 2021ء میں جیو (Geo) ٹی وی کی ایک خبر کے مطابق اس وقت ملک کی اعلیٰ اور ماتحت عدالتوں میں زیر سماعت مقدمات کی تعداد 2,159,655 تھی۔ جبکہ ان ججز کی تعداد جو ان مقدمات کو سن رہے تھے یا سنیں گے صرف 3,067 تھی۔ اس طرح ہر جج کے پاس اوسطاً 704 کیس تھے۔ اگرچہ مقدمات کئی کئی نسلوں تک بھی چلتے ہیں لیکن اگر بالفرض ایک مقدمہ اوسطاً ایک سال میں فیصل ہو جاتا ہے تو کہا جاسکتا ہے کہ ان سب مقدمات کا فیصلہ اگلے 700 سالوں میں متوقع ہے۔

**مہنگائی کی شرح:** 1969ء میں ملک میں inflation کی شرح 5.46 تھی۔ جو آج 24.76 فی صد ہے۔ جبکہ اس دوران مئی 1923ء میں یہ شرح بڑھ کر 37.97 فی صد تک پہنچ گئی تھی۔

**مجموعی معاشی صورتحال:** ملک قرضوں کے بوجھ تلے دبا ہوُا ہے۔ خرچ آمدنی سے زیادہ ہے۔ ادائیگیوں کا توازن بگڑا ہوُا ہے۔ ایک زرعی ملک ہونے کے باوجود گندم، چینی، خوردنی تیل درآمد کرنا پڑتا ہے۔ جبکہ دوسری طرف ان لوگوں کی تعداد بڑھ رہی ہے جو مسلسل ناجائز ذرائع سے اپنے ہاتھوں میں دولت کا ارتکاز کر رہے ہیں اور اس کی نمائش کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتے۔ جبکہ عوام مہنگائی کے بوجھ تلے سسک رہے ہیں۔ بجلی کے بلوں کی ادائیگی پر تنازعات میں بھائی بھائی کے ہاتھوں قتل ہو رہے ہیں۔

**پاکستانی پاسپورٹ کی سطح:** گزشتہ چار سالوں سے پاکستانی پاسپورٹ دنیا کے تمام ملکوں سے کم درجہ کا ہے سوائے عراق، شام اور افغانستان کے۔ جیسا کہ درج ذیل خبر سے ظاہر ہے۔

'For the fourth straight year, the Pakistani passport has been ranked the fourth worst by this year's Henley Passport Index, a ranking of the world's 199 passports according to the number of destinations their owners can access without a prior visa'. (Dawn July 24, 2024)

ترجمہ: ویزے کے بغیر دوسرے ممالک میں داخل ہوسکنے کی سہولت کی بنیاد پر ہینلے پاسپورٹ انڈیکس کے مطابق مسلسل چوتھے سال بھی پاکستانی پاسپورٹ دنیا کے 199 ممالک میں سے آخر کے ملکوں میں سے چوتھے درجہ پر رہا ہے۔

غرضیکہ ہر میدان میں ملک مسلسل زوال پذیر ہے۔

## 5۔ دہشت گردی کا عذاب:

اللہ تعالیٰ کی ناراضی کا ایک اظہار معتوب لوگوں کا خوف اور بدامنی میں مبتلا کیا جانا ہے۔ پاکستان میں عوام الناس جرائم کی کثرت کے ہاتھوں خوف میں مبتلا چلے آتے ہیں۔ جانی اور مالی نقصان کے ساتھ متاثرہ علاقوں کے رہائشی اس کے نتیجہ میں جس خوف وہراس اور بے یقینی کی کیفیت سے گزرتے ہیں وہ خود بھی ایک عذاب سے کم نہیں۔ کراچی اس کی ایک بری مثال ہے جہاں 1985ء سے 2013ء تک کسی نہ کسی شکل میں، کم یا زیادہ، لوٹ مار، بھتہ خوری، ٹارگٹ کلنگ، اغوا اور بوری بند لاشوں کے ملنے کا سلسلہ جاری رہا۔ درمیان میں 1992ء کے آپریشن کلین اپ میں بھی قتل و غارت گری ہوئی۔

اس دوران اس خوف میں منظم اور مسلح دہشت گرد تنظیموں اور ان کے خود کش حملہ آوروں کے ذریعہ دہشت گردی کی پے در پے وارداتوں نے پورے ملک میں بدامنی کا بھی اضافہ کر دیا۔

14 جولائی 1987ء کو صدر کراچی میں دو بم دھماکوں میں 75 افراد کی ہلاکت سے پاکستان میں دہشت گردی کی اس لہر کا آغاز ہوا جو تاحال جاری ہے۔

South Asia Terrorism Portal کی ویب سائٹ satp.org کے مطابق 6 مارچ 2000ء سے 20/اگست 2024ء تک پاکستان میں دہشت گردی کے کل 16994 واقعات ہوئے جن میں ہلاک ہونے والے افراد کی کل تعداد 68537 تھی۔

ڈان نیوز کے مطابق 2001ء سے 2018ء کے دوران ملک کی معیشت کو دہشت گردی اور اس سے جنگ کے ہاتھوں 127 بلین ڈالر کے قریب نقصان اٹھانا پڑا۔

## 6۔ آسمانی آفات کا عذاب

وکیپیڈیا (Wikipedia) کے مطابق 1947ء سے 1973ء تک کے 26 سالوں میں پاکستان پر وقفے وقفے سے صرف تین قدرتی آفات آئیں۔ 1950ء میں سیلاب جس سے 2900 ہلاکتیں ہوئیں۔ 1965ء میں ہوا کا طوفان جس میں دس ہزار لوگ جان سے گئے اور اگست 1973ء میں سیلاب جس میں کوئی جانی نقصان نہیں ہوا۔ جبکہ 1974ء سے جولائی/اگست 2010ء کے 36 سالوں میں ملک 15 آسمانی آفات کا شکار ہوا۔ جن میں دو زلزلے، ہوا کا ایک طوفان، ایک خشک سالی، ایک گرمی کی شدت اور پے در پے 10 سیلاب تھے۔

اس کے بعد بھی ہر سال سیلاب آئے اور پھر جون 2022ء میں پورے ملک میں ایک بہت بڑا سیلاب آیا۔ جس میں 3 کروڑ 30 لاکھ لوگ متاثر ہوئے۔ ان آفات کی کچھ تفصیل درج ذیل ہے۔

**سیلابوں کا سلسلہ:** اس فیصلہ سے اگلے سال 1975ء میں گزشتہ سالوں سے زیادہ طوفانی بارشیں ہوئیں اور خطرناک سیلاب آئے۔ جیسا کہ رپورٹ ہوا:

**پچاس لاکھ متاثرین:** 'سرکاری اعداد و شمار کے مطابق حالیہ سیلاب سے اب تک دس ہزار کے قریب دیہات متاثر ہوئے ہیں جبکہ 1973ء میں 6,632 دیہات متاثر ہوئے تھے حالیہ سیلاب سے متاثرین کی تعداد پچاس لاکھ سے بھی زائد ہے جبکہ 1973ء میں اٹھارہ لاکھ افراد متاثر ہوئے تھے۔'

(ہفت روزہ الاعتصام لاہور، 20/اگست 1976ء)

**عذابِ خداوندی:** ہفت روزہ المنبر نے اس سیلاب کو عذاب خداوندی لکھا اور یہ بھی کہ 'ہماری اس سے بڑھ کر اور بدقسمتی کیا ہوگی کہ ہم عذاب کو عذاب نہیں سمجھ رہے۔' (المنبر لائلپور 26/اگست 1976ء)

**سب ریکارڈمات:** 'یہ صحیح ہے کہ اب کے بارش نے سب ریکارڈمات کر دیے۔'

(ہفت روزہ چٹان، 16/اگست 1976ء)

1977ء میں سیلاب سے 848 افراد ہلاک ہوئے اور 17 بلین روپے کا نقصان ہوا۔

1992ء میں سیلاب سے 1,334 افراد ہلاک ہوئے، 50 بلین روپے کا نقصان اور ایک کروڑ کے قریب افراد متاثر ہوئے۔

2005ء میں سیلاب سے متاثرین کی تعداد 70 لاکھ رہی۔ لیکن اس سال زلزلہ بھی آیا۔

(South Asia Flood –SAF اور International Disaster Database کی رپورٹس کے مطابق)

**تباہ کن زلزلہ:** 7/اکتوبر 2005ء کو مونگ رسول نزد منڈی بہاؤالدین میں 8 احمدیوں کی شہادت سے اگلی صبح 8/اکتوبر کو پاکستان میں ایک تباہ کن زلزلہ آیا۔ انسائکلوپیڈیا بریٹینیکا کے مطابق اس زلزلے سے سرکاری طور پر 79 ہزار افراد ہلاک ہوئے جبکہ دوسرے ذرائع ہلاکتوں کی تعداد 86 ہزار بتاتے ہیں۔ 69 ہزار افراد زخمی اور 40 لاکھ افراد بے گھر ہوئے۔

Earthquake Engineering Research Institute (EERI) کے مطابق 7.6 درجہ کے اس زلزلہ میں ہلاک شدگان کی تعداد ایک لاکھ تک ہو سکتی ہے۔ جبکہ ڈھائی لاکھ جانور بھی ہلاک ہوئے۔ 7لاکھ 80 ہزار عمارتیں تباہ ہوئیں۔ بالا کوٹ قریباً سارا تباہ ہو گیا۔ 35لاکھ افراد متاثر ہوئے۔

ورلڈ بینک کے اندازہ میں بحالی اور تعمیرات کے لئے 35 بلین ڈالر درکار ہوں گے۔

**سب سے بڑا سیلاب:** مئی 2010ء میں لاہور میں خدا کے دو گھروں میں احمدیوں کو ظلم اور بربریت کے ساتھ دہشت گردی کا نشانہ بنایا گیا۔ 86 پیارے وجود خدا کی راہ میں قربان ہو گئے اور 120 زخمی ہوئے۔ اس سانحہ پر ابھی دو ماہ نہ گزرے تھے کہ پورا ملک ایک ایسے طوفان کی زد میں آ گیا جس کی کوئی مثال پہلے نہیں ملتی۔ اس سیلاب کی تباہ کاریوں کو 2004ء کے سونامی، 2005ء کے کشمیر کے زلزلے اور 2010ء کے ہیٹی کے زلزلے سے ہونے والے مجموعی نقصان سے زائد شمار کیا گیا۔

**سیلاب کی شدت:** 26 جولائی کو پشاور میں 24 گھنٹوں میں 10.7 انچ ریکارڈ بارش سے اس طوفانی سلسلے کا آغاز ہوا اور پھر آہستہ آہستہ پورا ملک اس کی لپیٹ میں آ گیا اور اس پانی کے سمندر میں جا گرنے تک دو ماہ سے زائد عرصہ لوگ اس آفت کا شکار رہے۔ اس عرصہ میں سیلابی ریلوں کا سلسلہ یوں جاری رہا گویا آسمان پھٹ پڑا ہے اور زمین کے سوتے بھی۔ بھرے پرے شہروں کو 18 فٹ اونچے پانی کے ریلے گویا بہا کر لے گئے اور آباد گھر کیچڑ اور گارے کے ملبے میں بدل گئے۔ ہزارہا دیہات اور بیسیوں قصبوں کے ساتھ نوشہرہ، مظفر گڑھ، دادو اور ٹھٹہ جیسے پرانے اور بڑے شہر اس سیلاب کی زد میں آئے اور خالی کرانے پڑے۔ ایک وقت میں اس سیلاب کا پھیلاؤ اتنا ہو گیا کہ پاکستان کے کل رقبہ کا پانچواں حصہ زیر آب آ گیا۔

**سیلاب سے نقصان:** UNO کے ایک جائزہ کے مطابق اس سیلاب سے قریباً دو ہزار افراد اپنی جان سے گئے اور 2 کروڑ دس لاکھ افراد متاثر اور بے گھر ہوئے۔ 17 ملین ایکڑ زرعی زمین زیر آب آ گئی اور کھڑی فصلیں ضائع ہو گئیں۔ صرف کپاس کی 20لاکھ گانٹھیں تباہ ہوئیں۔ ورلڈ فوڈ پروگرام (WPF) کی 23 ستمبر تک کی جائزہ رپورٹ کے مطابق 7لاکھ رہائشی گھر مکمل طور پر تباہ ہوئے جبکہ 4لاکھ ناقابل رہائش ہو گئے۔ 17,600 / اسکول اور 436 علاج کی سہولتیں تباہ ہوئیں۔ 2434 میل ہائی وے ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہوئی اور 12لاکھ سے زائد جانور ہلاک ہوئے۔ ایشین ڈیویلپمنٹ بینک (ADB) کے جائزہ کے مطابق جانوروں، فصلوں، اساسی نقصانات (Infrastructure) کا محتاط اندازہ 69 بلین ڈالر ہے جبکہ معیشت پر اس کے مجموعی اثرات 43 بلین ڈالر کے بقدر ہیں۔

**عذابِ الٰہی:** بارشوں اور سیلاب کے اس سلسلہ اور ان کے نتیجہ میں ہونے والی تباہیوں کو میڈیا میں تاریخ کا بدترین سیلاب، ملک کی تاریخ کی سب سے بڑی آفت، موجودہ صدی کا سب سے تباہ کن سیلاب، قیامت صغریٰ، طوفان نوح اور عذاب الٰہی کہا گیا۔ دو کروڑ سے زائد پاکستانی جو اس آفت سے براہ راست متاثر ہوئے جن کی آبادیاں ان کی نگاہوں کے سامنے خس و خاشاک کی طرح بہہ گئیں جو اپنے تمام اثاثوں سے یکدم محروم ہو گئے۔ جن کے مال مویشی بھی اپنی جان سے گئے۔ جو صرف اپنی جان بچا کر کسی اونچی سطح پر تاحد نگاہ پانی کے درمیان محصور رہے اور جن کی زندگی کی ڈور کئی کئی دن اس امدادی سامان سے بندھی رہی جو ہیلی کاپٹروں کے ذریعہ انہیں پہنچایا گیا، جو بے گھر ہو کر عورتوں اور بچوں کے ہمراہ کس مپرسی کے عالم میں دور دراز واقع کیمپوں میں پناہ لینے پر مجبور ہوئے۔ جن میں سے بہتوں کی ایسی تصویریں آئے دن میڈیا پر دکھائی گئیں جن میں وہ چہروں پر بھوک سجائے حسرت و بے بسی کی تصویر بنے خالی برتن اٹھائے امدادی خوراک کی راہ تک رہے تھے یا ملنے والی ناکافی امداد کے پیچھے باہم دست و گریباں تھے۔ یہ سب اس بارے میں کوئی شک نہیں کرسکتے کہ یہ سیلاب جس کی گزشتہ 90 سال میں کوئی نظیر نہیں ملتی اور جو حیرت انگیز طور پر پہاڑوں پر بھی آیا اور جس میں بہنے والا پانی اس بارش سے زائد شمار ہوا جو محکمہ موسمیات کے ریکارڈ میں آسمان سے برسا صرف اور صرف عذاب الٰہی تھا۔

**بڑے سے بھی بڑا سیلاب:** آخر جون 2022ء میں مون سون بارشوں کا آغاز ایک ایسے سیلاب پر منتج ہوا جس نے پہلے سب سیلابوں کو پیچھے چھوڑ دیا۔

The Brookings Institution, Washington کی 10 فروری 2023ء کی رپورٹ کے مطابق (ترجمہ از انگریزی)

’نتائج تباہ کن تھے۔ سیلاب نے ملک کا ایک تہائی حصہ زیر آب کر دیا تھا۔ 15 ہزار افراد ہلاک یا زخمی ہوئے۔ اور 80 لاکھ بے گھر۔ 20لاکھ مکان، 13 ہزار کلومیٹر شاہراہیں، 439 پل اور 40 لاکھ ایکڑ سے زیادہ زرعی زمین یا تو بالکل تباہ ہوئے یا ان کو نقصان پہنچا۔ اندازہ ہے کہ اس سیلاب کے نتیجہ میں 90 لاکھ سے زائد افراد غربت کا شکار ہوں گے۔‘

**سامانِ عبرت:** یہ اعداد و شمار جہاں اس سیلاب کو ایک بہت بڑا عذاب اور انسانی المیہ ظاہر کرتے ہیں وہیں سوشل میڈیا پر اس تباہی سے متعلق بعض تصاویر اور بھی عبرت کا سامان ہیں۔ جیسے ایک باپ کا رسی سے بندھی بیٹے کی لاش کو گھسیٹ کر پانی سے نکالنا، پھیلے پانی پر بنے عارضی تنگ پل سے باپ بیٹی کا پھسل جانا اور پھر بیٹی کا لاش ہو جانا، بڑی بڑی بظاہر مضبوط عمارتوں کا تنکوں سے بنے گھروں کی طرح لمحہ بھر میں منہ زور پانی میں بہہ جانا، بہتے پانی میں خود کو بہہ جانے سے بچانے کی کوشش کرتے مرد

وزن، گردن تک پانی میں ڈوبی ایک عورت کا دونوں ہاتھوں سے اپنے سر پر ایک برتن میں صرف اپنے کتے کو سنبھالے آگے بڑھنا، کمر سے اوپر تک پانی میں ڈوبے اور سروں پر اٹھائی چارپائیوں میں گھر کے اثاثے سمیٹے نئے ٹھکانوں کے متلاشی خاندان، اور بے شمار وہ تصویریں جن میں پتھرائے ہوئے انسانی چہروں پر انتہائی کس مپرسی، بے چارگی، احساس محرومی، سب کچھ جاتے رہنے کا صدمہ، بے بسی اور ناامیدی کی تاریکیاں موت کے سائے کی طرح ثبت ہیں۔

## 7۔ قوم پر ذلّت اور مسکینی کی مار:

1974ء میں یا اس کے بعد ہوش سنبھالنے والے اہل وطن اب بھی حسرت سے گزرے دنوں کو یاد کرتے ہیں کیونکہ اس کے بعد انہوں نے ملک میں ہر دم بڑھتی ہوئی بدامنی، دہشت گردی، کرپشن، اخلاقی بے راہ روی، عدم برداشت، جہالت، ناانصافی، اسٹریٹ کرائم، جرائم، مہنگائی، بے روزگاری اور غربت کو ہی دیکھا ہے۔ آج ہر ہوش مند پاکستانی اپنے خود کے اور آس پاس کے حالات کو دیکھ کر ملک کی ہر دم بگڑتی صورت حال کا ادراک رکھتا ہے۔ اور معمول کی تعلیم، صحت، صفائی اور ٹرانسپورٹ کی سہولتوں کی عدم دستیابی بلکہ بگڑتی صورت حال اور ہر سطح پر ناانصافی کا دور دورہ اور انصاف کے حصول میں بڑھتی ہوئی مشکلات جیسے گھمبیر مسائل سے دوچار ہے۔

آج پورا پاکستانی معاشرہ جھوٹ، بددیانتی، رشوت ستانی، دھوکہ دہی، بدمعاملگی، چوربازاری، ذخیرہ اندوزی، دوسروں کی حق تلفی اور خود حق سے زیادہ کی طلب، لوٹ کھسوٹ، مار دھاڑ، عدم برداشت اور عدم رواداری سے لتھڑا ہوا ہے۔ قصہ مختصر ہر برائی پہلے سے بڑھی ہے اور ہر اچھائی پہلے سے کم ہوئی ہے۔ اور ہر دن گزشتہ دن سے خراب چڑھتا ہے۔ یہ بگڑی صورت حال عام مشاہدہ کی بات ہے اور اس پر کسی شہادت کی ضرورت نہیں۔ تاہم چند اعداد شمار درج ذیل ہیں۔

**امن عامہ:** 7 / اپریل 2022ء کے Pakistan Today کے مطابق سال رواں کی پہلی سہ ماہی میں صرف کراچی میں چوری اور ڈاکہ کی 11000 وارداتیں ہوئیں اور بہت سے لوگ خود حفاظتی کوششوں میں جان سے بھی گئے۔ اخبار کی رائے میں اس سے قانون نافذ کرنے والے اداروں کی جرائم کی روک تھام اور شہریوں کی حفاظت میں مکمل ناکامی ظاہر ہے۔

**تجارتی بددیانتی:** ایکسپریس ٹریبیون کی 25 نومبر 2020ء کی اشاعت کے مطابق 2014ء سے 2018ء کے درمیان پاکستان میں اسمگل شدہ اشیاء کا حجم تین گنا بڑھ گیا اور جی ڈی پی (GDP) میں اس کا حصہ 3 اعشاریہ 88 فی صد سے بڑھ کر 11 اعشاریہ 25 فی صد ہو چکا تھا۔

**منشیات کا استعمال:** الجزیرہ کی 10 / اکتوبر 2014ء کی یوٹیوب وڈیو کے مطابق پاکستان میں منشیات کا استعمال کرنے والوں کی تعداد 67 لاکھ تھی جو برابر بڑھ رہی تھی۔ اس عرصہ میں افغانستان سے پاکستان پہنچنے والی سالانہ 150 ٹن ہیروئن میں سے 44 ٹن یہاں استعمال ہوئی۔ امریکہ کی 2021ء کی ٹریفکینگ رپورٹ کے مطابق 2020ء میں پاکستان میں انسانی سمگلنگ (Human Trafficking) کے شکار افراد کی تعداد 32022 تھی۔ جو 2019ء کے مقابلہ میں کہیں زیادہ تھی۔

**انکم ٹیکس کی عدم ادائیگی:** پاکستان کے تمام قابل ٹیکس کمائی کرنے والوں سے ان کی آمدنیوں پر لاگو کل ٹیکس کی وصولی ایک ایسا معاملہ ہے جو آج تک لاینحل ہے۔ ٹیکس نیٹ میں شامل افراد کی تعداد ہمیشہ ہی بہت کم رہی ہے۔ چنانچہ مارچ 2022ء میں جاری کردہ ایف بی آر کی 2021ء میں ٹیکس ادا کرنے والوں کی فہرست میں شامل افراد کی کل تعداد ملک بھر میں صرف 28 لاکھ 80 ہزار کے لگ بھگ تھی۔ آمدنی پر ہر ایک سے واجب ٹیکس کی وصولی کی سب حکومتی کوششیں مفادات، احتجاج اور مظاہروں کے ہاتھوں ناکام ہوتی رہی ہیں۔

**غربت کا پھیلاؤ:** ورلڈ بینک کے اندازہ کے مطابق 2020ء-2021ء میں پاکستان میں غربت کی شرح 39 اعشاریہ 3 تھی۔ اس کا مطلب قریباً 40 فی صد آبادی کا غربت کی لکیر پر یا اس سے نیچا ہونا ہے۔ غربت بنیادی انسانی ضروریات خوراک، لباس اور رہائش کا نہ ہونا یا ناکافی ہونا ہے۔ مختصراً غربت بھوک ہے۔

اسی کے بارے میں آنحضرت ﷺ نے فرمایا تھا کہ یہ انسان کو کفر تک لے جاتی ہے۔ ملک میں اتنی بڑی تعداد میں لوگوں کا غریب ہونا ایک المیہ ہے۔ خطرہ ہے کہ جولائی 2022ء میں مہنگائی کی سالانہ شرح کا 25 فی صد تک پہنچ جانا ملک میں غرباء کی تعداد میں اور بھی اضافہ کا باعث ہوگا۔

**حرفِ آخر:** 1974ء کے فیصلہ پر آسمانی پکڑ کو بھگتتے ہوئے آج سستے آٹے کی حصول میں جانیں گنواتے، گلی گلی بجلی کے بلوں کی دہائی دیتے، کم قیمت یا مفت اشیائے ضروریہ کے لئے ہاتھ پھیلائے، جاگیرداری نظام کی زنجیروں میں جکڑے، انصاف اور تمام بنیادی حقوق سے محروم، انتہائی غربت کا شکار، فاقہ کش اور بے سہارا پاکستان کے عوام بدحالی اور لاچاری کے اس حال کو پہنچ گئے ہیں جس کا قرآن کریم اللہ کے نشانات کا انکار کرنے کے جرم میں ایک قوم کو بطور سزا دیے جانے کا یہ ذکر فرماتا ہے کہ

وَضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ ٱلذِّلَّةُ وَٱلْمَسْكَنَةُ (البقرہ 2:62)

ترجمہ: اور ان پر ذلت اور مسکینی کی مار ڈالی گئی۔

واپسی کا راستہ ایک ہی ہے۔ غلطی کی اصلاح اور وقت کے امام کی شناخت کے ساتھ عافیت کے حصار میں آنا۔

# محنت کشوں کے عالمی حقوق اور قرآن و حدیث میں احکامات / تحفظ

زاہدہ ظہیر ساجد

## اسلامی معاشرتی ضابطۂ تعلقات

اسلام ہی وہ ضابطۂ حیات ہے کہ جس کے آئین میں چودہ سو سال پہلے سے مزدوروں کے حقوق اور ان کی فلاح و بہبود کو منضبط کر دیا تھا۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے انسانی فطرت کے تمام پہلوؤں کو مدِ نظر رکھا ہے اور ہر صورتِ حال کے لیے ہدایات اور وضاحتیں موجود ہیں۔ تعلقات کی روحِ رواں معاشرتی عدل و انصاف ہے۔ حضرت مرزا طاہر احمد، خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے 1982ء میں اسلام کا نظام عدل، احسان اور ایتاءِ ذی القربیٰ کے عنوان پر خطابات کا سلسلہ شروع فرمایا اس سلسلہ کا آخری خطاب آپ نے 1988ء میں ارشاد فرمایا تھا۔ آپ فرماتے ہیں،

'پھر عدل کے مضمون پر غور کیا تو عدل کا مضمون ہی اتنا وسیع ہو گیا کہ یوں لگا جیسے ساری کائنات پر محیط ہو۔ اور جیسا کہ میں بیان کروں گا یہ کوئی دعویٰ نہیں بلکہ ایک ایک لفظ حقیقت پر مبنی ہے اور عدل کا مضمون جو قرآن کریم میں بیان ہوا ہے اس قدر وسیع ہے کہ بلاشبہ ساری کائنات پر حکمران ہے۔ نیز یہ مضمون محض وسیع ہی نہیں بلکہ بہت گہرا اور لطیف بھی ہے اور کائنات کے مخفی در مخفی اسرار کی طرف رہنمائی کرتا ہے...'

آپ نے انسانی تعلقات کے ضِمن میں فرمایا،

'آج انسانیت کو اس عالمگیر نظام عدل کے اطلاق کی اشد ضرورت ہے۔ وہ تمام بیماریاں جو انسانی تعلقات کو مکدر اور آلودہ کر رہی ہیں عدل ہی کے عدم نفاذ کی پیداوار ہیں۔ بنی نوع انسان کو اس کی اتنی ضرورت ہے کہ اگر ہم نے قرآنی تعلیم کی روشنی میں تمام بنی نوع انسان کو عدل سے روشناس نہ کروایا تو یہ دنیا گمراہی اور جہالت کے اندھیروں میں بھٹکتی رہے گی اور انسان، انسان کے ہاتھوں شدید اذیت اٹھاتا رہے گا۔'

(عدل، احسان اور ایتاءِ ذی القربیٰ، حضرت مرزا طاہر احمد، صفحہ نمبر 6-7)

اللہ تعالیٰ قرآن الحکیم میں ایمان لانے والوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتا ہے،

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ بِالْقِسْطِ شُهَدَآءَ لِلّٰهِ وَلَوْ عَلٰٓى اَنْفُسِكُمْ اَوِ الْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ ۚ اِنْ يَّكُنْ غَنِيًّا اَوْ فَقِيْرًا فَاللّٰهُ اَوْلٰى بِهِمَا ۖ فَلَا تَتَّبِعُوا الْهَوٰٓى اَنْ تَعْدِلُوْا ۚ وَاِنْ تَلْوٗٓا اَوْ تُعْرِضُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ۝

(سورۃ النساء: 4 آیت 136)

ترجمہ:۔ 'اے ایماندارو! تم پوری طرح انصاف پر قائم رہنے والے (اور) اللہ کے لیے گواہی دینے والے بن جاؤ۔ گو (تمہاری گواہی) تمہارے اپنے (خلاف) یا والدین یا قریبی رشتہ داروں کے خلاف (پڑتی) ہو۔ اگر وہ (جس کے متعلق گواہی دی گئی ہے) غنی ہے یا محتاج ہے تو (دونوں صورتوں میں) اللہ ان دونوں کا (تم سے) زیادہ خیر خواہ ہے۔ اس لئے تم (کسی ذلیل) خواہش کی پیروی نہ کیا کرو۔ تا عدل کر سکو اور اگر تم (کسی شہادت کو) چھپاؤ گے یا (اظہار حق سے) پہلو تہی کرو گے۔ تو (یاد رکھو کہ) جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس سے یقیناً آگاہ ہے۔'

مندرجہ بالا آیت میں اِس بات کی وضاحت ہے کہ انصاف کرنا ہے خواہ مدِ مقابل کوئی بھی ہو۔

## عدل اور قسط پر قائم معیشت

اسلامی تعلیمات میں مالک اور مزدور کا باہم پیشہ ورانہ تعلق بھی عدل اور قسط پر قائم کیا گیا ہے۔ جہاں مزدوروں کے مفادات کے متعلق ضوابط بیان ہوئے ہیں وہاں کاروبار کے مالکان کو بھی اس بات کا اختیار ہے کہ وہ اپنے کاروبار کے تقاضوں کے مطابق صلاحیتیں رکھنے والے افراد کو ملازمت پر رکھیں۔ اسلامی معاشرے کی بنیاد مساوات پر ہے۔ قرآن کریم میں انصاف کے معنی میں دو الفاظ استعمال ہوئے ہیں

ایک 'عدل' اور دوسرا 'قسط'۔ عدل کے معنی پیمانہ، بدلہ، امور میں توسط، برابری، متوسط، اور سیدھا ہونا کے بھی کیے گئے ہیں۔ عدل میں تقابلہ ہے۔ عدل دو فریقوں میں انصاف کے لیے بولا جاتا ہے جبکہ قسط کا مطلب یہ تسلیم کرنا ہے کہ ہر ایک کے کچھ حقوق ہیں، اور ہر کسی کو اس کے حقوق دینا قرینِ انصاف ہے۔ یہ ایک ذاتی اور اندرونی صفت ہے جو ایمان باللہ سے پیدا ہوتی ہے۔ قرآن الحکیم میں قسط کا لفظ بھی انصاف کے معنی میں کئی جگہ استعمال ہوُا ہے۔

مندرجہ ذیل آیت میں یہ بات وضاحت کے ساتھ کھول دی ہے کہ قوموں اور نسلوں کی تخصیص صرف پہچان اور شناخت کے واسطے ہے۔ بڑا درجہ تو اسی کا ہے جو متقی ہے۔

یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّ اُنْثٰى وَ جَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّ قَبَآىِٕلَ لِتَعَارَفُوْا ؕ اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِیْمٌ خَبِیْرٌ۝

(سورۃ الحجرات 49: آیت 14)

ترجمہ:۔ 'اے لوگو! یقیناً ہم نے تمہیں نر اور مادہ سے پیدا کیا اور تمہیں قوموں اور قبیلوں میں تقسیم کیا تاکہ تم ایک دوسرے کو پہچان سکو۔ بلاشبہ اللہ کے نزدیک تم میں سب سے زیادہ معزز وہ ہے جو سب سے زیادہ متقی ہے۔ یقیناً اللہ دائمی علم رکھنے والا (اور) ہمیشہ باخبر ہے۔'

اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ کی تفسیر مسیح موعود علیہ السلام یوں کرتے ہیں، 'جیسے حجام، موچی، تیلی، ڈوم، میراثی، سقے، قصائی، جولاہے، کنجری، تنبولی، دھوبی، مچھوے، بھڑ بھونجے، نانبائی وغیرہ... یہ تمام لوگ توبہ نصوح سے اولیاء اللہ میں داخل ہو سکتے ہیں... اور پھر بعد اس کے کہ وہ اُس خدائے قدوس سے مل گئے اور اُس کی محبت میں محو ہو گئے اور اُس کی رضا میں کھوئے گئے سخت بدذاتی ہو گی کہ اُن کی کسی نیچ ذات کا ذکر بھی کیا جائے۔ کیونکہ اب وہ، وہ نہیں رہے اور انہوں نے اپنی شخصیت کو چھوڑ دیا اور خدا میں جا ملے اور اِس لائق ہو گئے کہ تعظیم سے اُن کا نام لیا جائے۔' (تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام، سورۃ الحجرات، صفحہ نمبر 252)

مطلب یہ کہ مزدور اور مالک برابر کی تعظیم اور عزت کے حقدار ہیں۔ مالک کو مالک ہونے کی وجہ سے یہ حق نہیں ہے کہ وہ مزدور کے حقوق کو ماتحت یا نیچ ذات ہونے کی وجہ سے پامال کرے۔ اسلام نے اعلیٰ درجہ پر ہونے کا ایک ہی معیار رکھا اور وہ تقویٰ ہے۔ قوم، نسل، رنگ، شعبہ وغیرہ کی وجہ سے کسی کو کسی پر برتری نہیں۔

آنحضرت ﷺ کا اپنے غلام حضرت بلالؓ سے برتاؤ اس بات کی شہادت ہے۔ حضرت بلالؓ کو رسول اللہؐ کے حکم سے مدینہ میں پہلی اسلامی اَذان دینے کا شرف حاصل ہوُا۔ آپؐ نے یہ تفریق نہیں کی کہ بلالؓ حبشی ہیں اور انہیں اس کا حق نہیں۔

## مرد اور عورت کی تفریق نہیں

اسلامی معیشت میں صنف کی تفریق کیے بغیر مرد اور عورت کو اپنی پسند اور صلاحیتوں کے مطابق ذریعۂ معاش اختیار کرنے کے مساوی حقوق حاصل ہیں۔ مندرجہ ذیل آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ خواہ مرد ہو یا عورت، ہر ایک کا اجر اُس کے عمل کے مطابق ہے

وَلَا تَتَمَنَّوْا مَا فَضَّلَ اللّٰهُ بِهٖ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ ؕ لِلرِّجَالِ نَصِیْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبُوْا ؕ وَلِلنِّسَآءِ نَصِیْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبْنَ ؕ وَسْـَٔلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمًا۝ (سورۃ النساء 4:33)

ترجمہ: 'اور جس (چیز کے ذریعہ) سے اللہ نے تم میں سے بعض کو بعض (دوسروں) پر فضیلت دی ہے اس کی خواہش نہ کرو۔ جو کچھ مردوں نے کمایا ہے اس میں سے ان کا حصہ ہے اور جو کچھ عورتوں نے کمایا ہے اس میں سے ان کا حصہ ہے اور تم اللہ (ہی) سے اس کے فضل کا حصہ مانگو۔ اللہ ہر ایک چیز کو یقیناً بہت جاننے والا ہے۔'

وَمَنْ یَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ مِنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓىِٕكَ یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَلَا یُظْلَمُوْنَ نَقِیْرًا۝ (سورۃ النساء 4:125)

ترجمہ: 'اور مردوں میں سے یا عورتوں میں سے جو نیک اعمال بجا لائے اور وہ مومن ہو تو یہی وہ لوگ ہیں جو جنت میں داخل ہوں گے اور وہ کھجور کی گٹھلی کے سوراخ کے برابر بھی ظلم نہیں کئے جائیں گے۔'

اسلامی تاریخ میں ایسے شواہد موجود ہیں کہ مسلم خواتین نے اسلام کے ابتدائی دَور سے ہی مختلف شعبہ جات میں خدمات انجام دیں اور منتظم، نگران، سائنس دان، حساب دان، معلم وغیرہ کی حیثیت سے فرائض انجام دیتی رہی ہیں۔ آنحضرت محمد ﷺ اپنی ازواج مطہرات سے انتظامی اور ریاستی معاملات میں مشورے لیا کرتے تھے اور صحابیات نے جنگوں میں ضرورت پڑنے پر ہتھیار بھی اُٹھائے۔ پانی پلانے اور زخمیوں کی تیمارداری کے فرائض انجام دیے۔ رسول اللہ ﷺ کی زوجِ اوّل حضرت خدیجہؓ ایک کامیاب تاجرہ تھیں۔ ایک اور صحابیہ حضرت رفیدہؓ معالج تھیں (ادب المفرد، کتاب الرسائل، حدیث نمبر 1129)۔ شفاؓ بنت عبد اللہ انتظامی امور میں ماہر تھیں۔ حضرت عمرؓ نے انہیں مدینہ کے بازار کی نگرانی پر مقرر کیا تھا۔

' حضرت عمرؓ خلیفہ بنے تو شفاؓ بنت عبد اللہ بن الشمس سے اقتصادی پالیسی اور تجارت سے متعلق مشورہ لیا جاتا تھا اور اُن کی رائے کو اہمیت دی جاتی تھی۔ جیسے جیسے مدینہ کا معاشرہ ترقی کرتا گیا، تو یہ محسوس کیا گیا کہ یہ ضروری ہے کہ بازار کی نگرانی کی جائے جہاں لوگ خرید و فروخت کرتے ہیں۔ چنانچہ شفا کو مدینہ کا قضاالسوق (بازار کا انتظام) اور قضا الحسبہ (احتساب) کی ذمہ داریاں سونپی گئیں۔ یہ ذمہ داریاں تب کی عرب دنیا میں روایتی صنفی کرداروں سے ہٹ کر تھیں۔'

آپ ایک بہترین معالج اور خطاط بھی تھیں۔ آپ سے پیغمبر اسلام آنحضور ﷺ کے کہنے پر حضرت حفصہؓ نے بھی خطاطی سیکھی۔

https://www.bbc.com/urdu/articles/cye4pylwep0o

## مالک اور مزدور کے درمیان ایک پیشہ ورانہ معاہدہ

اسلامی اصولوں کے مطابق پیشہ ورانہ ملازمت مالک اور اُن کے ماتحت کام کرنے والوں کے درمیان ایک معاہدہ ہے۔ اسلامی تعلیمات کے مطابق ملازم اور مالک میں یہ تمام شرائط پہلے سے طے ہونی چاہئیں۔ اور اُن کو گواہوں کی موجودگی میں لکھ لینے کے احکام بھی قرآن الحکیم میں موجود ہیں۔ معاہدے کی شرائط کو توڑنا اللہ تعالیٰ کی ناراضی کا موجب ہے۔

وَالَّذِيْنَ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مِيْثَاقِهٖ وَيَقْطَعُوْنَ مَاۤ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖۤ اَنْ يُّوْصَلَ وَيُفْسِدُوْنَ فِى الْاَرْضِ ۙ اُولٰۤئِكَ لَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوْۤءُ الدَّارِ۝ (سورۃ الرعد 13: آیت 26)

ترجمہ: 'اور وہ لوگ جو اللہ کے عہد کو پختگی سے باندھنے کے بعد توڑ دیتے ہیں اور اُسے قطع کرتے ہیں جس کے جوڑنے کا اللہ نے حکم دیا ہے اور زمین میں فساد کرتے پھرتے ہیں یہی وہ لوگ ہیں جن کے لیے لعنت ہے اور اُن کے لیے بدتر گھر ہوگا۔'

خلیفۃ المسیح الثانی حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمدؓ تفسیرِ کبیر (جلد 5، صفحہ 64) میں اس آیت کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں، 'جن سے خدا نے تعلق جوڑنے کا حکم دیا تھا اُن سے قطع کرتے ہیں... کوئی نظام قومی کو توڑتا ہے کوئی انبیاء کے ساتھ تعلق پیدا کرنے کی بجائے ان کی مخالفت کرتا ہے۔ کوئی شفقت علی الناس کو چھوڑ دیتا ہے۔ کوئی اللہ تعالیٰ کو چھوڑتا ہے۔ یہ سب قطع کرنا ہے۔'

سورۃ الرعد کی اگلی آیت میں ہی اللہ تعالیٰ نے یہ بھی واضح کر دیا کہ رزق کی تنگی اور کشادگی اللہ تعالیٰ نے اپنے اختیار میں رکھی ہے۔ اس لیے الٰہی احکامات کی پیروی کرنی چاہیے۔ عہد باندھ کر توڑنا الٰہی احکامات کی خلاف ورزی ہے۔

اَللّٰهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ ؕ وَفَرِحُوْا بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ؕ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا فِى الْاٰخِرَةِ اِلَّا مَتَاعٌ۝ (سورۃ الرعد 13: آیت 27)

ترجمہ: 'اللہ جس کے لیے چاہے رزق کشادہ کرتا ہے اور تنگ بھی کرتا ہے۔ اور وہ لوگ دنیا کی زندگی پر ہی خوش ہو گئے ہیں اور آخرت میں دنیا کی زندگی کی حقیقت ایک معمولی سامانِ عیش کے سوا کچھ (یاد) نہ رہے گی۔'

بَلٰى مَنْ اَوْفٰى بِعَهْدِهٖ وَاتَّقٰى فَاِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ۝ (سورۃ آل عمران 3: 77)

ترجمہ: 'ہاں کیوں نہیں جس نے بھی اپنے عہد کو پورا کیا اور تقویٰ اختیار کیا اللہ متقیوں سے محبت کرنے والا ہے۔'

وَاِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوْا وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى ۚ وَبِعَهْدِ اللّٰهِ اَوْفُوْا ؕ ذٰلِكُمْ وَصّٰكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ۝ (سورۃ الانعام 6: آیت 153)

ترجمہ: 'اور (یہ کہ) جب تم کوئی (بات) کہو تو گو وہ شخص (جس کے متعلق بات کہی گئی ہو) قریبی ہو یا انصاف سے کام لو اور اللہ کے عہد کو (بھی) پورا کرو۔ وہ اس (امر) کی تمہیں اس لیے تاکید کرتا ہے کہ تمہیں نصیحت حاصل ہو۔'

حضرت مرزا مسرور احمد، خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ مورخہ 27/ فروری 2004ء میں اس کی توضیح یوں فرمائی:

'آج کل کے معاشرے میں ایک یہ بھی بیماری عام ہے کہ بات کرو تو مکر جاؤ، وعدہ کرو تو اسے پورا کرنے میں ٹال مٹول سے کام لو، جب کوئی عہد کرو تو اس کو توڑنے کے بہانے تلاش کرو کیونکہ دوسری طرف بہتر مفاد نظر آرہا ہوتا ہے ... لیکن اللہ تعالیٰ ہم سے کیا چاہتا ہے۔ فرمایا اگر تم میری محبت چاہتے ہو، یہ چاہتے ہو کہ میں تم سے راضی رہوں، یہ چاہتے ہو کہ میں تمہاری دعاؤں کو سنوں تو تقویٰ اختیار کرو، مجھ سے ڈرو، میری تعلیم پر عمل کرو۔ اور تعلیم میں سے بھی ایک بہت اہم تعلیم اپنے عہد کو پورا کرنا ہے، اپنے وعدوں کا پاس رکھنا ہے۔'

https://www.alislam.org/urdu/khutba/2004-02-27/

اسی خطبہ میں آپ نے امام رازی کی یہ تفسیر بیان کی کہ وہ لکھتے ہیں (اَوْفُوْا بِالْعَهْدِ) خداوند تعالیٰ کے اس حکم کے مشابہ ہے کہ (يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ) اور اس قول میں تمام عقد مثلاً عقد بیع، عقد شرکت، عقد یمین، عقد نظر، عقد صلح اور عقد نکاح وغیرہ سب شامل ہیں۔ تو کہتے ہیں کہ خلاصہ یہ کہ اس آیت کا منشاء یہ ہے کہ دو انسانوں کے درمیان جو بھی عقد ہو اور جو عہد قرار پائے اس کے مطابق دونوں پر اس کا پورا کرنا واجب ہے۔ (تفسیر کبیر رازی، جلد 5، صفحہ 505)

### اجرت کا تعین

اجرت کے معاملے میں اہم احکامات یہ ہیں۔

(1) مزدور کی اجرت کا تعین کام کے آغاز ہی میں ہو۔

قرآن الحکیم میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی مثال سے اس بات کی وضاحت ہو جاتی ہے کہ مالک اور مزدور کے درمیان اجرت کا معاملہ کام کے آغاز سے پہلے ہی طے ہو جانا چاہیے:

اَنْ تَاْجُرَنِىْ ثَمٰنِىَ حِجَجٍ ۚ فَاِنْ اَتْمَمْتَ عَشْرًا فَمِنْ عِنْدِكَ۝ (سورۃ القصص 28: آیت 28)

ترجمہ: 'کہ تو میرے لئے اجرت پر کام کرے آٹھ سال۔ پس اگر تو (آٹھ کے عدد کی جگہ پر) دس کے عدد سے اپنے وعدہ کو مکمل کر دے تو یہ تیرا احسان ہوگا۔'

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے اور مالک کے درمیان ملازمت کے معاہدے پر اللہ تعالیٰ کو گواہ بناتے ہوئے جواب دیا کہ،

قَالَ ذٰلِكَ بَيۡنِىۡ وَبَيۡنَكَ ؕ اَيَّمَا الۡاَجَلَيۡنِ قَضَيۡتُ فَلَا عُدۡوَانَ عَلَىَّ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى مَا نَقُوۡلُ وَكِيۡلٌ ۝ (سورۃ القصص 28: آیت 29)

ترجمہ: 'اس نے کہا یہ میرے اور تیرے درمیان طے ہو گیا۔ دونوں میں سے جو میعاد بھی میں پوری کروں تو میرے خلاف کوئی زیادتی نہیں ہونی چاہیے۔ اور اللہ اُس پر، جو ہم کہہ رہے ہیں، نگران ہے۔'

حضرت ابو سعید خدریؓ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے اس وقت تک کسی شخص کو مزدوری پر رکھنے سے منع فرمایا ہے۔ جب تک اس کی اُجرت نہ واضح کر دی جائے۔

(مسند احمد بن حنبل اردو، جلد ہفتم حدیث نمبر 11672، صفحہ 207)

https://archive.org/details/musnad-ahmad-ibn-hanbal-urdu

(2)۔ کام ختم ہونے پر مزدور کو اُس کی طے شدہ اُجرت فوراً مل جائے۔

'حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مزدور کو اس کی مزدوری اس کا پسینہ خشک ہونے سے پہلے دو۔' (ابن ماجہ، کتاب الرھون، اجر الاجراء۔ 2443) (حدیقۃ الصالحین، حدیث نمبر 736، صفحہ 578)

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا،

'اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: تین شخص ہیں جن کا میں قیامت کے دن دشمن ہوں گا۔ ایک وہ شخص جس نے میرا نام لے کر عہد کیا پھر اس نے دغا کیا اور ایک وہ شخص جس نے آزاد شخص کو پکڑ کر بیچ دیا اور اس کا مول کھایا۔ اور ایک وہ شخص جس نے ایک مزدور رکھا اور اس سے اس نے پورا کام لیا اور اس کو اس کی مزدوری نہ دی۔' (صحیح بخاری، جلد چہارم، صفحہ 241)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے موقع پر اپنے آخری خطبہ میں فرمایا،

'اے لوگو! تم پر ایک دوسرے کی جان اور اسی طرح مال ہر ایک قیامت تک حرام ہے، جیسا کہ آج کے دن اور اس مہینہ میں تم کسی قسم کی بے حرمتی نہیں کر سکتے۔'

اس سے یہ نتیجہ نکالا جا سکتا ہے کہ جب کام ختم ہو جائے تو مالک مزدور کو پوری پوری اجرت ادا کر دے۔ اگر وہ کچھ بقایا رکھے گا تو وہ مال اُس پر حرام ہی ہو گا۔

(3) اجرت کا تعین کام کی مناسبت سے ہو۔

کام کا تعین مزدور کی صلاحیتوں کے مطابق ہو اور اُسی مناسبت سے اجرت کا تعین کیا جائے،

صحیح بخاری کتاب الاجارۃ میں باب 9 حدیث نمبر 2269 'عصر کی نماز تک مزدور لگانا' کی تشریح میں لکھا ہے کہ کسی کو کام پر لگاتے ہوئے، وقت، نوعیتِ عمل، مقدارِ عمل اور مقدارِ اُجرت چاروں باتیں اگر ملحوظ ہوں تو معاہدہ اجارہ صحیح ہو گا۔' روایات سے یہ بھی علم ہوتا ہے کہ 'کام کا وقت دِن کا ایک حصہ بھی ہو سکتا اور چند گھنٹے بھی، اجرت کی تعیین صرف وقت کی بناء پر نہیں ہوتی بلکہ اُجرت کی تعیین میں جہاں وقت دیکھا جاتا ہے وہاں نوعیت اور مقدارِ عمل بھی مدِ نظر رکھی جا سکتی ہے۔'

(صحیح بخاری، جلد 4، صفحہ 240)

طاقت سے زیادہ کام نہ لیا جائے

اللہ تعالیٰ جب اپنے بندوں کو آزماتا ہے تو وہ آزمائش بھی ہر ایک شخص کے مناسبِ حال ہوتی ہے۔ یہ نہیں کہ ہر ایک کو ایک ہی لاٹھی سے ہانکا جائے۔ اِس کا بیان اللہ تعالیٰ نے قرآن الحکیم میں متعدد بار یہ بات خوب کھول کر بیان کی ہے۔

وَالَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَا نُكَلِّفُ نَفۡسًا اِلَّا وُسۡعَهَاۤ اُولٰٓـئِكَ اَصۡحٰبُ الۡجَـنَّةِ ۚ هُمۡ فِيۡهَا خٰلِدُوۡنَ ۝

(سورۃ الاعراف 7: آیت 43)

ترجمہ: 'اور جو لوگ ایمان لائے اور جنہوں نے نیک عمل کیے ہیں (ان کو یاد رہے کہ) ہم کسی جان پر اس کی طاقت سے زیادہ ذمہ داری نہیں ڈالتے۔ وہ (لوگ) جنت (میں داخل ہونے) والے ہیں (اور) اس میں ہمیشہ رہتے چلے جائیں گے۔'

اللہ تعالیٰ خود بھی کسی پر اس کی طاقت سے زیادہ بوجھ نہیں ڈالتا اور نہ ہی کسی جان پر وہ ظلم کرتا ہے

وَلَا نُكَلِّفُ نَفۡسًا اِلَّا وُسۡعَهَا وَلَدَيۡنَا كِتٰبٌ يَّنۡطِقُ بِالۡحَـقِّ وَهُمۡ لَا يُظۡلَمُوۡنَ ۝

(سورۃ المؤمنون 23: آیت 63)

ترجمہ:۔ 'اور ہم کسی جان کے ذمہ کوئی کام نہیں لگاتے مگر اس کی طاقت کے مطابق۔ اور ہمارے پاس ایک اعمال نامہ ہے جو سچی سچی بات کہتا ہے اور ان پر کوئی ظلم نہیں کیا جائے گا۔'

خلیفۃ المسیح ثانی حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد اس کی تصریح میں فرماتے ہیں،

'جہاں تک حکمت اور فلسفہ کا تعلق ہے۔ اس آیت سے یہ نتیجہ مستنبط ہوتا ہے کہ اسلام کے سارے قانون کوئی خوبی اپنے اندر رکھتے ہیں۔ وہ صرف حکم کے طور پر نہیں دیے گئے۔ بلکہ انسانی مقاصد اور ضروریات کو مدِ نظر رکھتے ہوئے دیے گئے ہیں۔' (تفسیرِ کبیر جلد 8، صفحہ 345)

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا غلام کا حق اس کا لباس ہے ۔اِس پر کام کا بوجھ نہ ڈالا جائے مگر جس کی وہ طاقت رکھتا ہے۔ (صحیح مسلم جلد ہشتم، کتاب الایمان، صفحہ نمبر 275)

آنحضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے تاریخ ساز خطبہ ،(جسے 'حجۃ الوداع' کے علاوہ انسانی حقوق کے اوّلین منشور کا نام بھی دیا جاتا ہے)۔ میں آپ نے ماتحتوں کے حقوق کے بارے میں فرمایا،

'اے لوگو!میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں کہ اپنے غلاموں کا اپنی لونڈیوں کا(اپنے ماتحتوں کا)پورا پورا خیال رکھنا اُن کو وہی کچھ کھلانا جو تم خود کھاتے ہو اور ان کو وہی کچھ پہنانا جو تم خود پہنتے ہو۔اگر اُن سے کوئی ایسا قصور ہو جائے جو تم معاف نہیں کر سکتے تو اُن کو کسی اور کے پاس فروخت کر دو۔کیونکہ وہ خدا کے بندے ہیں اور اُن کو تکلیف دینا کسی صورت میں بھی جائز نہیں۔' (الفضل انٹرنیشنل مورخہ 22 جولائی 2021ء)

## مزدوروں کی فلاح و بہبود کے کچھ عمومی ضوابط

1۔مزدوروں کی کم سے کم اجرت اتنی مقرر ہو کہ اُن کی بنیادی ضروریات پوری ہو سکیں۔اگر ملازم شادی شدہ اور بچے دار ہے تو اجرت مقرر کرنے میں ان کی ضروریات کو بھی شامل کرنا ہے۔ مستورد بن شداد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے آپ کہہ رہے تھے: 'جو شخص ہمارا عامل ہو(یعنی کوئی کام کرنے کا اہلکار)ہو تو اگر اس کی بیوی نہ ہو تو بیوی حاصل کر لے، اگر خادم نہ ہو، تو خادم حاصل کرلے، اگر رہائش گاہ نہ ہو، تو رہائش گاہ حاصل کرلے۔' (شرح ابوداؤد، جلد ششم، صفحہ 278، حدیث نمبر 2945)

2۔مزدور کی تعظیم اور عزت کا لحاظ رکھا جائے۔سوید بن مقرن سے بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں ہم بھائیوں میں سے کسی ایک نے خادم کو تھپڑ مارا۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ہم اُسے آزاد کر دیں۔ (صحیح مسلم جلد ہشتم، کتاب الایمان، صفحہ 269)

3۔ملازموں کو اِس بات کا حق ہو کہ اگر کام کے دوران عبادت کا وقت آ گیا ہے۔ تو انہیں اپنے مذہبی عقائد کے مطابق عبادت کرنے کے لیے کام سے وقفہ دیا جائے۔

4۔کام کے دوران مزدوروں کو مکمل تحفّظ فراہم کیا جائے۔'تحفظ مقدم' کے اصول کو مدِ نظر رکھتے ہوئے حفظانِ صحت کے اصولوں کے تحت کام کی جگہ اور کام کے دوران مزدوروں کی حفاظت کا انتظام کرنا مالک کی ذمہ داری ہے۔

5۔تکلیف یا بیماری کی صورت میں کارکنان کو ہر ممکنہ سہولت فراہم کرنا بھی مالک کے ذمے ہے۔کام کے دوران حادثے یا چوٹ لگنے کی صورت میں فوری ابتدائی طبّی امداد کی بروقت فراہمی کی جانی چاہیے۔رسولِ خدا آنحضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنے خادموں کی بیماری کی صورت میں اُن کی عیادت کو تشریف لے جایا کرتے تھے،

6۔آنحضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ معمول تھا کہ جو شخص کسی خدمت ذمہ داری کا طالب ہوتا اور آپؐ سے اس کی درخواست کرتا تو آپؐ اس کو کام پر مقرر نہ فرماتے۔کیونکہ کسی منصب کا طالب ہونا حبّ جاہ پر دلالت کرتا ہے۔جو آخر کار طالب کے حق میں خرابی کا باعث ہوتا ہے۔(شرح ابوداؤد، جلد ششم، صفحہ 272
https://archive.org/details/1_20200514_20200514_0300/شرح%20ابو%20داود%20جلد%20%286%29/page/n262/mode/1up

معرور بن سویدؓ کہتے ہیں، ہم ربذہ میں حضرت ابوذرؓ کے پاس سے گزرے، ان پر ایک چادر تھی اور ان کے غلام پر بھی ویسی ہی چادر تھی۔ تو ہم نے کہا: اے ابوذر! اگر آپ ان دونوں (چادروں) کو جمع کر لیتے تو یہ ایک جوڑا بن جاتا۔ انہوں نے کہا۔ میرے اور میرے بھائیوں میں سے ایک شخص کے درمیان اختلاف ہو گیا۔ اس کی ماں عجمی تھی، میں نے اسے اس کی ماں کے حوالے سے عار دلائی تو اس نے نبی ﷺ کے پاس میری شکایت کر دی، میں نبی ﷺ سے ملا تو آپؐ نے فرمایا: 'ابوذر! تم ایسے آدمی ہو کہ تم میں جاہلیت (کی عادت موجود) ہے۔' میں نے عرض کیا: یا رسول اللہؐ! جو لوگوں کو گالی دیتا ہے لوگ اس کے ماں اور باپ کو برا بھلا کہتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: 'ابوذر! تم ایسے آدمی ہو جس میں جاہلیت ہے، یہ (غلام) تمہارے بھائی ہیں، اللہ نے انہیں تمہارے ماتحت کیا ہے، تم ایسے کام کا بوجھ نہ ڈالو جو انہیں مغلوب کر دے۔ اگر تم ان پر (مشکل کام کی) ذمہ داری ڈالو تو ان کی مدد کرو۔' (صحیح مسلم جلد ہشتم، کتاب الایمان۔ صفحہ نمبر 272) انہیں وہی کھلاؤ جو خود کھاتے ہو اور وہی پہناؤ جو خود پہنتے ہو اور ان پر آج سے چودہ سو سال پہلے اسلامی تعلیمات میں ماتحت کام کرنے والوں کو جو حقوق دیے اور معاشرے میں ان کا مقام اور اُن کی ضروریات کا خیال رکھنا مالک پر کس حد تک واجب کیا۔اس حدیث شریف میں بخوبی اُس کی وضاحت ہو جاتی ہے۔

## مغربی ممالک میں محنت کشوں کے دن کا تاریخی پس منظر

امریکہ میں ہر سال ماہ ستمبر کا پہلا سوموار آئینی طور پر محنت کشوں کی محنت کو خراج پیش کرنے کے لیے عام سرکاری چھٹی کا دِن مخصوص ہے۔پورے سال میں صرف یہ واحد دن ہے جب امریکہ کے کارخانوں میں مشینوں کا پہیہ گھومنا بند ہو جاتا ہے۔خطۂ ارض پر انسان کی پیدائش کے ساتھ ہی اُسے اپنی بقاء کے لیے جدوجہد کی ضرورت در پیش آ گئی یہ کہنا بے جانہ ہو گا کہ دنیا کا وجود ہی خالقِ کائنات کی طرف سے ایک محنت طلب منصوبہ بندی کا نتیجہ ہے۔انسان تخلیق ہوّا تو اُس کو اپنی بنیادی

ضرورت بھوک نے خوراک کی تلاش پر مجبور کیا۔ موسم کی سختی سے بچنے کے لیے جسم ڈھانکنے کے وسائل اور سائبان کی ضرورت پڑی۔ جوں جوں ضروریات میں اضافہ ہؤا تو ایک دوسرے کی مدد درکار ہوئی۔ اور پھر اپنے لیے زیادہ سے زیادہ چاہنے کی خواہش میں ہیر پھیر بھی کرنے لگ گیا۔ جس سے بچاؤ کے لیے مختلف ادوار میں مزدوروں کی فلاح و بہبود اور ان کے حقوق کی حفاظت کے لیے اقدام ہوتے رہے۔ انسانی تخلیق کے تدریجی مدارج کی طرح محنت کشوں کے حقوق و بہبود کی تحریک بھی مختلف تدریجی مدارج سے گزرتے ہوئے موجودہ شکل تک پہنچی ہے۔

### صنعتی انقلاب کے اثرات

یورپی دنیا میں مزدوروں کو حقوق دلانے اور اُن کی فلاح و بہبود پر توجہ تو صنعتی انقلاب کی پیداوار ہے۔ صنعتی مصنوعات کو بڑھانے کے لیے نئے نئے طریقے ایجاد ہوئے اور جگہ جگہ کارخانے لگنے لگ گئے۔ مزدوروں کی طلب اور کام کرنے کے اوقات میں اضافہ ہونے لگا۔ ہر کوئی معیارِ زندگی بہتر بنانے کی غرض سے زیادہ سے زیادہ گھنٹے کام کرنے کا خواہش مند ہؤا۔ ہفتے میں سات دن اور ہر روز بارہ گھنٹے کام کرنا عام ہو گیا۔ حتیٰ کہ بچے بھی اسکول کا رخ کرنے کی بجائے کارخانوں میں محنت مزدوری کرتے۔ جلد ہی نقصان دہ نتائج ظاہر ہونے لگے۔ کارخانوں میں کام کرنے کا غیر صحت مندانہ ماحول، تازہ ہوا اور روشنی کا ناقص انتظام، مالک کا مزدور کو لمبے اوقات کام کرنے پر مجبور کرنا، بچوں اور عورتوں کو کم اُجرت پر ملازم رکھنا، اُن میں سے چند مسائل ہیں۔ کارخانوں کے مالکان کی طرف سے مزدوروں کو کسی بھی قسم کی مراعات حاصل نہیں تھیں۔ حتیٰ کہ بیمار مزدور کو بھی ہر حال میں کام پر حاضر ہونے پر مجبور کیا جاتا تھا۔ زراعت کے شعبے میں بھی یہی حال تھا۔ ہر عمر کے لوگ، خاص طور پر انتہائی غریب اور تارکینِ وطن کام کرنے کے انتہائی غیر محفوظ حالات میں مزدوری کرنے پر مجبور تھے۔

### مزدوروں کی فلاح کے لیے بیداری اور جدوجہد

جب انسانی ہوس انتہا کو پہنچتی ہے۔ تو باشعور انصاف پسند قوتیں برسرِ عمل آجاتی ہیں۔ ظلم انتہا کو پہنچے تو اُس کے خلاف آواز اٹھانے والے بھی اپنی جانیں ہتھیلی پر رکھ کر میدان میں اتر آتے ہیں۔ تاریخ اس کی شاہد ہے۔ اٹھارہویں صدی کے اواخر میں امریکہ اور دوسرے یورپی ممالک میں مزدور اپنے حقوق کے لیے احتجاجی مظاہرے ہونے لگے۔

مزدوروں کی حمایت میں باقاعدہ تنظیمیں وجود میں آئیں۔ احتجاجات نے بعد ازاں متشدد صورت اختیار کر لی۔ اور بہت سی جانیں ضائع ہوئیں۔ مزدوروں کو ان کے جائز حقوق دلوانے کے لیے لیبر یونینز (مزدوروں کی تنظیموں) کو جاگیرداروں اور کارخانہ داروں کی شدید مخالفت کا سامنا کرنا پڑا۔ جو مزدور بھی کسی یونین کی رکنیت اختیار کرتا، مالک اسے بلاتردّد ملازمت سے الگ کر دیتا۔ پہلی تسلیم شدہ قومی مزدور تنظیم نائٹس آف لیبر تھی۔ جسے 1869ء میں فلاڈیلفیا میں کپڑا کاٹنے والے مزدوروں (گارمنٹس کٹرز) نے قائم کیا اس کا مقصد حکومت سے کام کے اوقات بارہ گھنٹے سے کم کر کے آٹھ گھنٹے تسلیم کروانا تھا۔ مزدور بچوں کے لیے کام کرنے کا مناسب ماحول اور قوانین میں اصلاحات کا مرحلہ زیادہ پیچیدہ تھا۔ ایک لمبے عرصے کی کاوش ہی سے یہ ممکن ہو سکا کہ کانگرس نے 1983ء میں "فیئر لیبر سٹینڈرڈ ایکٹ" (Fair Labor Standard Act) منظور کیا۔ اس میں نہ صرف بچوں کی ملازمت کے متعلق قوانین متعین کیے۔ بلکہ مزدوروں کی کم سے کم اجرت اور ہفتہ وار چالیس گھنٹے کام کرنے کی معیاد بھی مقرر کی۔

اُٹھ کہ اب بزمِ جہاں کا اَور ہی انداز ہے
مشرق و مغرب میں تیرے دَور کا آغاز ہے
(اقبال)

### حرفِ آخر

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ،

'مومن کی یہ شرط ہے کہ اس میں تکبر نہ ہو بلکہ انکسار، عاجزی، فروتنی اس میں پائی جائے اور یہ خدا تعالیٰ کے ماموروں کا خاصّہ ہوتا ہے۔ ان میں حد درجہ کی فروتنی اور انکسار ہوتا ہے۔ اور سب سے بڑھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں یہ وصف تھا۔ آپؐ کے ایک خادم سے پوچھا گیا کہ تیرے ساتھ آپؐ کا کیا معاملہ ہے۔ اس نے کہا کہ سچ تو یہ ہے کہ مجھ سے زیادہ میری خدمت کرتے ہیں۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ اِنَّکَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

یہ ہے نمونہ اعلیٰ اخلاق اور فروتنی کا۔' (الفضل لندن، 22 جولائی، 2022ء)

ہمارے پیارے آقا سرورِ کائنات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل ہی اصل نمونہ ہے۔ جس پر چل کر ایک متوازن معاشرہ قائم ہو سکتا ہے۔

# دنیائے شعر کے ایک عاجز بادشاہ۔ مکرم عبد الکریم قدسی

امۃ الباری ناصر

قدسی صاحب شعراء میں اپنے بلند مقام اور علم و ادب کی ترویج و ترقی میں کوشاں رہنے کی وجہ سے یاد رہیں گے۔ بڑا ظرف تھا سراہنے میں فراخ دل تھے۔ ان سے فیض یاب ہونے والوں کو شمار نہیں کیا جا سکتا اسی سے اندازہ لگائیے کہ وہ خاکسار جیسی مبتدی کی بھی حوصلہ افزائی کرتے۔ جب بھی کسی جگہ میرا کوئی مضمون' نظم یا ذکر سنتے یا پڑھتے مشفقانہ تبصرہ کے ساتھ اطلاع دیتے۔ اس کارِ خیر سے مجھے حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی یاد آتی جن کی ذرہ نوازی سے میں شعر کی دنیا میں موجود ہوں۔ الفضل میں نظم چھپنے کے بعد کسی دن اچانک ایک جاں بخش حسین مکتوب موصول ہوتا۔ 'آج الفضل میں آپ کی نظم پڑھی ... 'یہ میری زندگی کا حسین باب تھا جو آپؒ کے ساتھ ہمیشہ کے لئے بند ہو گیا تھا۔

قدسی صاحب سے تعارف مکرم ثاقب زیروی صاحب کے 'لاہور' سے ہوا تھا۔ اس بلند پایہ جریدے میں ان کا کلام شائع ہوتا۔ سادہ سے الفاظ میں گہرے ڈونگے اشعار پڑھتی اور متأثر ہوتی کبھی کبھی 'لاہور' میں میری تک بندی بھی جگہ حاصل کرلیتی۔ یہ غائبانہ تعارف رہا ہو گا جو ایک دن قدسی صاحب کی طرف سے ان کے چند مجموعہ ہائے کلام پر مشتمل پارسل موصول ہوا۔ کتب کے دیباچوں میں ادبی محافل میں شمولیت کے مواقع سے فن شعر گوئی کے نمو پانے کا ذکر تھا جس سے طبعی میلان کے ساتھ ماہرین فن کی رہنمائی سے نکھار آتا گیا۔ اساتذہ کو کلام دکھانے اور ادبی محافل میں شرکت سے یقیناً شعرا کو فائدہ ہوتا ہے۔ میرا خیال اس طرف منتقل ہوا کہ یہ سہولت خواتین کو حاصل نہیں۔ ہم خواتین کا ادبی محافل و مشاعروں میں شرکت کا تو کیا ذکر کسی شاعر سے اصلاح لینا بھی حجاب کی روح کو مجروح کر سکتا ہے۔ ایسے میں اگر کسی بزرگ کی حوصلہ افزائی میسر آجائے تو خود رَو اَدب کی کانٹ چھانٹ بہت کچھ سنوار دیتی ہے۔ چار پانچ سال پہلے قدسی صاحب سے پہلی دفعہ فون پر بات ہوئی۔ میرا فون نمبر حاصل کرنے کی تفصیل بتانے کے بعد اپنی ہجرت اور بے وطنی کی کیفیات کا احوال سنایا خاکسار کی بعض تحریری کاوشوں کی حوصلہ افزائی کی اس طرح ان سے واٹس ایپ WhatsApp پر رابطہ ہو گیا۔

پنجابی میں بات کرنے کا شوق پورا ہوا۔ مجھے اندازہ ہوا کہ ایک سچے اور سُچے انسان سے بات ہوئی ہے۔ اس کے بعد جب بھی رابطہ ہوا یہ نقش گہرا ہوتا گیا۔ ان سے میری پہلی درخواست تھی کہ امریکہ میں جماعت کے قیام کو سو سال پورے ہونے پر اردو رسالہ 'النور' کا خاص نمبر تیار کیا جارہا ہے اس کے لئے نظم چاہیے۔ جواب آیا کوئی مصرع عنایت کریں نظم کے لیے۔ مصرع تو نہیں البتہ خیال کے لیے خوراک دی کہ امریکہ میں احمدیت کی ترقی اور مستقبل کا ذکر ہو۔ آنمحترم نے شاندار نظم بھیج دی پہلا شعر تھا ؎

ایک مسافر اس دھرتی پر اُترا تھا سو سال ہوئے
مہدی کے پیغام سے ذرّے ذرّے مالامال ہوئے

نظم کے ساتھ نوٹ تھا

آپ کی ڈانٹ ڈپٹ نے نظم لکھوا تو لی ہے زیادہ غور و خوض کا موقع نہیں مل سکا تاہم باوجود درخواست کے آپ نے مصرع عطا نہیں کیا یہ بخیلی کی ایک قسم نہیں؟

ایک دن ان کی ایک فرمائش نے اچھا خاصا امتحان میں ڈال دیا۔ حکم ہوا کہ ان کے نئے مجموعۂ کلام 'سَروں کے چراغ' کے لئے بطور تعارف کچھ لکھوں۔ انکار کی گنجائش نہیں تھی۔ جیسے تیسے لکھ ڈالا۔ اس تحریر کو دو کتب حسن حروف اور سَروں کے چراغ میں جگہ ملی۔ خاکسار نے لکھا تھا:

'حسن حروف۔ سَروں کے چراغ'

13 / اگست 2016ء کے الفضل ربوہ میں 'جماعت کے علمی و ادبی سائنسی طبی اور معاشی خدمات بجا لانے والے مشہورِ عالم پاکستانی' کے عنوان سے جن پچیس حضرات کی تصاویر شائع کی گئی ہیں ان میں ایک قدسی صاحب بھی ہیں۔ یہ ایک منفرد اعزاز ہے جو ان کے بہت سے اعزازات و انعامات میں قیمتی اضافہ ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام شعر گوئی کے بارے میں فرماتے ہیں:

"یہ جائز ہے کہ کوئی شخص ذوق کے وقت کوئی نظم لکھے ... اگر حال کے طور پر نہ صرف قال کے طور پر' اور جوشِ روحانی سے اور نہ خواہش نفسانی سے کبھی کوئی نظم جو مخلوق کے لئے مفید ہو سکتی ہو لکھی جائے تو کچھ مضائقہ نہیں۔"

(ملفوظات، جلد پنجم، صفحہ 231)

قدسی صاحب نے اس معیار کو ملحوظِ خاطر رکھا ہے۔

'سَروں کے چراغ' پڑھتے ہوئے خیال آیا کہ کسی ایسے قاری کے ہاتھ میں' جو دنیائے ادب میں قدسی صاحب کے قد و قامت سے بالکل ناواقف ہو' یہ مختصر سا مجموعہ لگ جائے تو وہ آپ کی درویشانہ حیات کے نشیب و فراز۔ فکر و فن کی بلندیوں اور

ایمان کی گہرائی سے بخوبی واقف ہو سکتا ہے۔یہ مجموعہ آپ کے 2009ء سے 2011ء تک کے کلام پر مشتمل ہے یہ عرصہ آپ کی ذات' جماعت اور ملک کے لئے کئی لحاظ سے غیر معمولی تھا۔ زُود حس شاعر پر گردو پیش کا درجۂ حرارت گہرا اثر چھوڑتا ہے جس سے شاعری میں درد کی لہریں اشک رواں کی صورت میں ڈھل کر بیان کے انوکھے انداز اختیار کرتی ہیں۔اسی مجموعہ میں کئی اسالیب سخن کا ماہرانہ استعمال نظر آتا ہے۔جو قادر الکلامی کا کمال ہے۔قدسی صاحب کی شاعری کا امتیازی وصف ان کی سادہ بے ریا اور بے تکلف صداقت ہے صداقت کا اپنا حسن ہوتا ہے جسے آرائش جمال کے لئے تصنّع' بناوٹ اور رنگ آمیزی کی ضرورت نہیں ہوتی۔شعر میں حرف کو برتنا ہی نہیں پرکھنا بھی جانتے ہیں۔

شعروں کی بارات میں سارے دولہے دولہے حرف فکر و خیال کے جھولوں پر جھولے لیتے ہیں اگرچہ حرفوں کی لمبی قطاریں ہیں مگر قدسی صاحب نے لنگڑے لولے حرفوں کا انتخاب نہیں کیا متروکات کا سہارا نہیں لیا تاہم کچھ بھولے بسرے حروف کو زندہ کیا ہے۔پُروا' پون 'صبا سے پیار کیا ہے مگر صرصر سے حرف نہیں لیے۔ایسے حروف کو چولہے میں ڈال دیا جو مرشد کے منصب کی تکریم کے منکر تھے ؎

جو لوگوں کی سمجھ نہ آئے شعر وہ کیا ہے شعر
وہ کس کام کا قدسی جو نہ دل کو چھولے حرف

حُسنِ حروف کی زندگی کے لئے دعا مانگتا کبھی کوئی دیکھا ہے؟ صرف وہی یہ دعا کر سکتا ہے جو حروف کے تقدس سے آشنا ہو

معاشرے کی رگوں میں نہ پھیلے زہر جمود
خدا کرے کہ نہ ٹوٹیں مکالمے کے ظروف
گناہ ٹھہرے نہ تنقید و اختلاف یہاں
خدا کرے کہ کبھی قتل ہو نہ حُسنِ حروف

آپ زمین پر چلتے ہیں زمین سے رابطہ رکھتے ہیں اور زمینی حقائق کی سختیاں جھیلتے ہیں۔جن کی کڑواہٹ منہ کا ذائقہ خراب کر دیتی ہے تلخیاں شعر بنتی ہیں ایک ایک شعر ایک پورے عہد کی روداد ہے ایک مکمل شہر آشوب ہی نہیں ملک آشوب ہے ؎

بھیگی پلکیں ،پاؤں میں چھالے ، ہاتھ میں خشک نوالہ ہے
یہی تماشا دیکھ رہے ہیں جب سے ہوش سنبھالا ہے

---

ہزارہا ہیں تعصّب کے باٹ بکھرے ہوئے
کوئی تو عدل کی میزان میں صحیح تولے
وہی گھرانے لہو چوستے ہیں لوگوں کے
بدل کے آتے ہیں ہر انتخاب پر چولے

---

دھواں ہے لہجے میں اور گفتگو نوکیلی ہے
سڑاند خون کی ' آب و ہوا غصیلی ہے

حب وطن بھی ایمان کا حصہ ہے کس درد سے ڈوبتی کشتی کو سنبھالنے کی طرف توجہ دلائی ہے ؎

اپنی مسند کی حفاظت کی پڑی ہے سب کو
کاش اس ڈوبتی کشتی کو سنبھالے کوئی

جماعت کی مخالفت کے دردناک واقعات کے ہتھوڑے پے در پے مسلسل برستے ہیں 28 مئی 2010ء کے واقعہ نے گہرے اثرات چھوڑے ؎

جو عہد بیعت کیا اس کی پاسداری کو
لہو سے دستخط ہم کر رہے ہیں روزانہ
تعصّبات کا طوفاں ہے حشر خیز مگر
ہلا نہیں ہے ذرا سا بھی شجر صد سالہ

وہ وقت آ گیا جب نطق کی کونپلیں جھلسنے لگیں تعصب کی آگ برسنے لگی وطن میں جینا دشوار ہو گیا قدسی صاحب کو رومال میں آنکھیں باندھ کر وطن سے ہجرت کرنی پڑی ؎

موت کا خوف نہیں موت تو ایک کھلونا تھا
جو قید تنہائی تھی اس بات کا رونا تھا
جس حجرے میں بیٹھ کے قدسؔی ہم نے برسوں شعر کہے
اس حجرے کو چھوڑ کے قدسؔی دکھ تو ہونا تھا

اللہ تبارک تعالٰی پر کامل توکّل اور خلافت کے شجر سے وابستگی ہر حال میں جینے کا حوصلہ دیتی ہے یہی سبق آپ نے اپنی آنے والی نسلوں کو دیا ہے جیسے بندہ اپنے معبود اور مُرشد کے سامنے ہاتھ باندھے کھڑا ہو ؎

خدا پہ کامل یقین رکھنا ہزار ہوں مشکلوں کے بادل
ضرور نکلے گا اک نہ اک دن ہر ایک مشکل کا حل دعا ہے

---

حضور حکم کریں دل سے وار دیں قدسؔی
یہ مال و عزت و جاں وقت اور جگر پارے

## رسالہ النور سے وابستگی

قدسی صاحب النور دلچسپی سے پڑھتے۔ کبھی تاخیر ہو جاتی تو حال احوال بھی پوچھتے۔ ضخیم صد سالہ نمبر چھاپنے کے بعد کرونا کی وبا کے اثرات سے رسالہ چھپوا کر

بھیجنا مشکل ہو گیا تو اسے آن لائن کرنا پڑا۔ آپ آن لائن پڑھنے سے زیادہ خوش نہ تھے۔ میں انہیں پی ڈی ایف بھیجتی جس کا پرنٹ آؤٹ نکلوا کر پڑھتے۔ کبھی وقفہ بھی آ جاتا قدسی صاحب شاعر تھے نظم میں شکوہ موصول ہؤا ۔

شکوے گلے پہ آپ نے مجبور کردیا
اہل قلم سے دور کیوں النور کردیا
النور نے تو جیسے ہے چہرہ چھپا لیا
یہ کس کی شہ نےاس کو ہے مجبور کردیا
غربت کے چھالے کم نہ تھے اوپر سے آپ نے
ہجرت زدوں کو اور بھی رنجور کردیا
محروم کرکے بوڑھے مسافر کو چھاؤں سے
کچھ اور بھی تھکن سے اسے چور کردیا
نظارہ ہائے علم و ادب مجھ سے چھین کر
قدسی کی گویا آنکھوں کو بے نور کر دیا

توقف کے بعد جب النور مل گیا تو رسید بھی دو اشعار میں آئی ۔

دھوپ سے بچتا ہؤا اور چھاؤں چھاؤں چلتا ہؤا
شہروں شہروں گھومتا اور گاؤں گاؤں چلتا ہؤا
آن پہنچا کٹیائے درویش کی دہلیز پر
مل گیا النور آخر پاؤں پاؤں چلتا ہؤا

ہم نے یہ دونوں نظمیں النور جولائی تا اکتوبر 2021ء میں چھاپ دیں اس پر بھی ایک شعر ملا :

دو پھول میں نے 'نور ' کی جھولی میں دھر دیے
وعدے کئے جو آپ سے وہ پورے کر دئے قدسی

میں نے جواب دیا:

احسان آپ کا ہے بہت یہ 'النور' پر
دو پھول ہی نہیں ہیں گلستان دے دیے

'النور' کی خدمت پر پنجابی نظم میں داد ملی:

گزٹ تے نور دی رونق ساری
اک لکھاری ، امتہ الباری
ہاڑ ہووے یا ساون ہووے
علم دا لنگر رہندا جاری
نظم نثر دے میلے دے وچ
اس دے پلے رہندے بھاری
سچ ای لکھیا جد وی لکھیا
بھاویں لوکاں ہتھ سی آری
ہے تاریخ دے گل دا کینٹھا
کنگن، چوڑی ، زیور بھاری
شہد جیہے لہجے نے کیتے
مٹھے ۔ پانی کھاری
آسے پاسے چار چفیرے
خوشبوواں دی پنڈ کھلاری
کنڈ تے ہتھ جے رکھے مرشد
حل ہندی مڑ مشکل ساری
ویلا بھل نئیں سکدا قدسی
سٹھ وریاں دی کارگزاری

## اہل قلم کی ستائش حوصلہ افزائی اور قدم قدم پر اشعار

کوئی نظم ہو جاتی تو انہیں دکھا کر اطمینان ہو جاتا ۔ ہر نظم پر کوئی انوکھا جملہ لکھتے ۔ مثلاً

- شاعری تو آپ کی ہوتی ہے ہم تو صرف منجی پیڑھی ٹھوکتے ہیں۔
- 'ذبحِ عظیم' کے سَو میں سے سَو نمبر ہیں کیا یاد کریں گی کسی سخی سے پالا پڑا تھا ۔
- 'انسان نے بارود میں دم توڑ دیا ہے' بہت عمدہ جی اللہ کرے زورِ قلم اور زیادہ۔
- 'جو سر سے پاؤں تک محتاج اور مقروض ہوتا ہے' کمیاب بلکہ نایاب قافیوں میں فصل اگانا جان جوکھوں کا کام ہے۔

حوصلہ افزائی کے ضمن میں کچھ مثالیں درج کرتی ہوں۔ ہماری بہو مکرمہ فوزیہ منصور قریشی صاحبہ کا ایک مضمون الفضل میں شائع ہؤا۔ جس پر منظوم داد بھیجی اللہ تعالیٰ نے ان کو کلام پر اتنی گرفت دی تھی لگتا ہے سوچتے بھی شعروں میں ہوں گے۔

اہلِ دل۔ اہلِ قلم ہیں مائیکہ سسرال بھی
علم سے ماضی بھی روشن اور درخشاں حال بھی
کیوں نہ پھر تحریر میں ہو تی ادب کی چاشنی
جب ادب کی گود میں گزرے ہوں ماہ و سال بھی

مکرم آصف محمود باسط کے مضامین یا نظمیں پڑھتے تو اس ناتے سے کہ وہ میرا بھتیجا ہے ستائش میں کچھ لکھتے۔ جو میں آصف کو بھیج دیتی مثلاً:

'جب سے آصف باسط کا عرق ریزی سے لکھا طویل اور مدلل حقیقی مضمون اور

23اشعار پر مشتمل خوب صورت نظم پڑھی ہے میں اس کے سحر سے باہر نہیں نکل سکا۔ آصف کی تعریف کرنے کی بجائے مالک لوح و قلم کی حمد سے دل لبریز ہے جو اپنی سچی اور حقیقت پرور اور غریب جماعت اور نہتے عاجز لوگوں کو ایسے ایسے نابغہ روز گار اہل قلم عطا فرماتا ہے جو نظم و نثر دونوں میدانوں میں نہ صرف جماعت کا مردانہ وار دفاع کرتے ہیں بلکہ دلائل کے تیروں سے دشمنانِ دین کے ہوش و حواس گم کر دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ حاسدوں کی نظر سے محفوظ رکھے۔ آمین (2/اکتوبر2022ء)‘

خاکسار کی کتاب ’سیلابِ رحمت‘ پر جناب فخر الحق شمس صاحب کا الفضل میں سیر حاصل تبصرہ شائع ہؤا۔ جس پر آپ کی طرف سے قطعہ موصول ہؤا:

الفاظ حوصلے کے رہے کوسوں دُور دُور
خود ہم نے ایسے لمحے گزارے کبھی کبھی
تحریر شاندار ہو ، تبصرہ بھی خوب
ملتے گلے ہیں دونوں ستارے کبھی کبھی

مارچ 2023ء میں الفضل آن لائن کے الفضل انٹرنیشنل میں ضم ہونے کی اطلاع ایسے دی :

اہل قلم کو تیز قدم کردیا گیا
اک ناروا سا بوجھ تھا کم کر دیا گیا
دونوں حسین چہرے بغلگیر ہو گئے
الفضل کو الفضل میں ضم کر دیا گیا

خاکسار کی ایک نظم دیکھی جس میں ربوہ کی محبت کا ذکر تھا۔ مرصع داد دی:

’آپ نے ربوہ کا بچپن اگرچہ نہیں دیکھا مگر اس کا لڑکپن ضرور دیکھا ہے اس کی نوجوانی دیکھی ہے اس کی مسیں بھیگتی دیکھی ہیں اس کی جوانی کی چشم دید گواہ ہیں اس کے حسن کو کڑوے کسیلے پانی کے استعمال سے نکھرتے دیکھا ہے راہوں کی دھول میں ربوہ پر چاندنی کی برسات دیکھی ہے اس کی چمک دمک اس کا رعب و دبدبہ اس کی گلیوں میں فرشتے چلتے دیکھے ہیں اس کے جلسوں میں نعرہ تکبیر کے نغمے سنے ہیں چار خلفا سے شفقت کی شیرینی پائی ہے۔ ماشاءاللہ۔‘

النور امریکہ میں شعرائے امریکہ کے تعارف کے ذیل میں خاکسار کے لئے لکھے گئے ان کے الفاظ میرے لئے ایک سند بن گئے ہیں:

## ہر محاذ پر فتح یابی

محترمہ امۃ الباری ناصر چمنستان احمدیت کی ایک ایسی کلی جس نے تمام عمر فکر کی خوشبو پھیلانے میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کیا۔ ایک قلم کار کا دیدہ زیب سلیقہ لئے ہوئے جماعتی ذمہ داریاں نبھاتی رہیں۔ جن میں جماعتی کتب کی اشاعت، درثمین، کلام محمود، بخار دل اور کلام طاہر کی طباعت کے ساتھ ساتھ عرق ریزی سے مشکل الفاظ کے معانی و تشریح اور صحیح تلفظ کی ادائیگی کا کارنامہ سرانجام دے کر دعاؤں اور تحسین کی مستحق ٹھہریں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ سے علمی، ادبی اور لسانی گفتگو بذریعہ خط و کتابت رہی۔ شاعری میں جماعت کے علم الکلام کی حدود و قیود کی پابندی کی۔ خیالوں کی اڑان، لفظوں کا ذخیرہ اور ان کا موزوں استعمال، متنوع موضوعات پاکیزگی کے دامن کو سنبھالے ہوئے برجستہ، عام فہم بیانیہ غرض ہر محاذ پر فتحیاب ہوئیں۔

مجموعہِ کلام ”نمی کا عکس“ اہل علم و دانش سے خراج عقیدت وصول کر چکا ہے۔ نثر کی وادی میں جہاں جہاں سے گزریں اپنے قدموں کے مہکتے نشان چھوڑ گئیں۔ وہ دینی کتب کے پیش لفظ ہوں، خاندان کا بیان، یا عزیز و اقارب پر تحریر شدہ مضامین۔ غرض جہاں جہاں سے ان کی نثر کے باغات کی سیر کیجئے آپ کو ایک خاص قسم کی مہک آئے گی آپ لطف اندوز ہوئے اور داد دیے بغیر نہ رہ سکیں گے۔ آپ کئی برس سے امریکہ میں مقیم ہیں۔ آجکل ”النور“ کے حصہ اردو کی چیف ایڈیٹر ہیں۔

تصنیف شدہ کتب:22- مرتب کردہ کتب:22

اہل دل اہل ہنر کی داد بھی
ہر کس و ناکس کی قسمت میں کہاں

## ہم درد غم گسار وجود

قدسی صاحب خاکسار کے میاں ناصر صاحب کی بیماری میں دن بدن کمزور ہوتی ہوئی صحت سے فکر مند رہتے۔ ان کے لئے بہت دعا کرتے تھے۔ بالآخر مقدر کا لکھا پورا ہؤا تو میں نے انہیں چار اگست کے حادثے کی اطلاع دی ؎

نام جس شخص کا شامل ہے مرے نام کے ساتھ
وہ مجھے چھوڑ کے رخصت ہؤا آرام کے ساتھ

آپ نے میرے غم کو بہت محسوس کیا۔ جس کیفیت سے میں گزر رہی تھی ایسے ٹھنڈی ہوا کے نرم سے جھونکے چھو کر گزرتے تو اچھا لگتا۔ شعر میں اظہار کیا ؎

آنسو خشک ہونے کا نام نہیں لیتے
جیون ساتھی جیون ساتھی ہوتا ہے

آپ کبھی ناصر صاحب سے ملے نہیں تھے۔ نہ بات ہوئی تھی ۔ مگر صدمہ محسوس کیا تھا ؎

وقت خوش خوش کاٹنے کا مشورہ دیتے ہوئے
رو پڑا وہ آپ مجھ کو حوصلہ دیتے ہوئے

ناصر صاحب کی یاد میں نظم کہی اپنے بیٹے سے کمپوز کرائی اس کے ساتھ ان کی تصویریں آراستہ کروا کے بھجوائی۔ اس کے ساتھ نوٹ لکھا:

ناصر صاحب کو آپ کے حوالے سے سوچا' دیکھا' لکھا۔ حق تو ادا نہ ہو سکا مگر سوگوار ماحول میں شرکت بھی ضروری سمجھی گئی جیسی بھی ہے قبول و وصول فرمائیں:

### مردِ شناسا

امۃ الباری کے ناصر — ناصر اکثر لوگوں کے
مہر و محبت کے راہی — واقف پیار کے رستوں کے
تھے ہمدرد سراپا وہ — دوست ضرورت مندوں کے
ایک مثالی شوہر باپ — ہمجولی تھے بچوں کے
دور لگی لپٹی سے دور — ساتھی تھے بس سچوں کے
شعر نہیں کہتے تھے خود — عاشق اچھے شعروں کے
اعلیٰ ذوق کے پروردہ — اچھے دوست کتابوں کے
مرد شناسا تھے بے شک — قدسی حرفوں لفظوں کے

### حرفِ آخر

آپ اپنے نئے آنے والے مجموعۂ کلام کی خبریں دیتے رہتے کہ کام کس مرحلے پر پہنچا ہے کس کس کا تعاون حاصل ہؤا۔ پھر چھپ جاتا تو بڑے اہتمام سے مجھے بھیجتے۔ آخری کتب وادیٔ غربت۔ سنگِ تعصب۔ صبر دی بیعت ۔ ہجرتِ بداماں جولائی 2023ء میں بھیجیں۔

مکرم پروازی صاحب کی بیماری سے پریشان تھے۔ دعا کی یاد دہانی کراتے تھے۔ رحلت کے بعد ان کی یاد میں جو نظم کہی مجھے بھیج کر اظہار خیال کی دعوت دی۔ میں نے آخری مصرع کے بارے میں لکھ دیا کہ رخصت ہونے کا اشارہ قدسی کی طرف جاتا ہے ؎

مسکراہٹ کے پس پردہ نہ کوئی جھانک لے
اپنا غم قدسی چھپائے آج رخصت ہوگئے

فوراً جواب آیا قدسی کو نکال باہر کرتے ہیں اب یہ شکل بنے گی ؎

مسکراہٹ کے پس پردہ نہ کوئی جھانک لے
اپنے سارے غم چھپائے آج رخصت ہوگئے

نومبر 2023ء کو ہمارا پوتا سرمد قریشی (متعلم جامعہ احمدیہ، کینیڈا) وقفِ عارضی پر ورجینیا گیا تو قدسی صاحب نے اسے ازراہ شفقت گھر پر دعوت دی۔ اس کے ساتھ تصویر بنوائی۔ تحائف دیئے اور اشعار میں اس سے ملنے کی خوشی کا اظہار کیا۔

اک محبت سے ہیں بیٹھے نہ کہ سمجھوتے کے ساتھ
میرا بیٹا بھی ہے بیٹھا آپ کے پوتے کے ساتھ

میں ہوں ، سرمد ہے اور میرا کمرہ ہے
اور کتابوں کا کمرے پر قبضہ ہے

ستمبر میں سہ ماہی 'اسباق' پونہ انڈیا میں چھپنے والا مضمون النور کے لئے بھیجا جو ان کے شعری سفر پر سیر حاصل تبصرہ اور تحسین پر مشتمل تھا ہم نے نومبر کے شمارے میں اسے شامل کیا جو ایک طرح یادِ رفتگاں بن گیا۔ اپنی پنجابی شاعری کے گورمکھی میں چھپنے پر بہت خوش تھے۔ کتب کی تصویر بھی بھیجی تھی۔

پچیس اکتوبر کو ان کی طرف سے ملنے والا پیغام الفضل میں میری نظم 'نبیؐ کے نام پر' دیکھ کر ملا۔

یا رسول اللہؐ ! اس امت کو آخر کیا ہؤا
لوٹ مار اور قتل و غارت ہے نبیؐ کے نام پر

بہت خوب اشعار ہیں یا لفظ نگینے جڑے ہوئے۔
ان کی طرف سے یہ آخری داد تھی پھر چراغوں میں روشنی نہ رہی۔

اس داد پر میں نے جو جواب دیا وہ انہوں نے نہیں دیکھا۔ ان کے نمبر سے فون آیا، میں نے اٹھایا۔ ان کی اہلیہ مکرمہ بشریٰ کریم نے بیماری کی اطلاع دی۔ اور دعا کے لئے کہا۔ اس مخلص دعا دعا خاتون کے لہجے میں تشویش تھی۔ پھر 9 نومبر 2023ء کو صرف اتنا کہہ سکیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

میں نے دل سے دعا کی ؎

دامن رحمت میں بھرلے آپ کو مولا کریم
قدسی صاحب آپ تو لا ریب تھے عبدالکریم
شاعری کی مملکت کے ایک عاجز بادشاہ
آج رخصت ہوگئے دنیا سے اک شاعر عظیم

# نیشنل حفظ کیمپ۔ جماعت احمدیہ، امریکہ

29 جولائی تا 8/ اگست، 2024ء

شعبہ تعلیم القرآن ووقفِ عارضی کے تحت نویں سالانہ نیشنل حفظ کیمپ کا بذریعہ زوم انعقاد ہؤا۔ اس کیمپ میں 7 سے 15 سال تک کے طالبعلموں (اطفال اور ناصرات) نے حصہ لیا۔

## کیمپ کی تیاری:

کیمپ سے قریباً ایک مہینہ قبل اس کی تیاری کا آغاز ہؤا۔ امریکہ کی تمام جماعتوں کو کیمپ میں داخلہ فارم (Registration) اور مقررہ تاریخ سے متعلق معلومات بھیجی گئیں۔ بعد ازاں منتظمین کی جانب سے متعدد آن لائن اجلاسات رکھے گئے جن کا مقصد کیمپ کی سرگرمیوں کی منصوبہ بندی اور اطفال اور ناصرات کا تعلیمی جائزہ لینے کے بعد ان کی کیمپ میں شمولیت کی منظوری دینا تھا۔ حفظ کیمپ انچارج مکرم ناصر ملک، مکرم بشیر الدین خلیل احمد، مکرم حافظ مغفور اور مکرمہ عظمیٰ وقار نے ان طلباء سے تعارفی نشست (Orientation) کا اہتمام کیا جس میں ہر رجسٹر ہونے والے بچے سے انٹرویو لیتے ہوئے اس کی قرآن کریم کو روانی سے پڑھنے کی اہلیت، وقت کی پابندی کا عزم اور حفظ کے شوق کا جائزہ لیا اور اس بناء پر انہیں مختلف معیار میں داخلے کی منظوری دی۔ ناصرات کے دو معیار (G1 & G2) اور اطفال کے تین معیار (B1[B1-1, B1-2] , B2 & B3) بنائے گئے۔ ابتداء میں 64 طلباء نے داخلہ فارم جمع کروائے۔ اس جائزہ کے بعد امریکہ کی 25 جماعتوں میں سے 58 طلباء (33 اطفال اور 18 ناصرات) کو منتخب کیا گیا اور ان خوش نصیب طلباء کے والدین کو بذریعہ ای میل اس منظوری کی اطلاع دی گئی۔ نیز انہیں اس کیمپ میں شمولیت کے لیے بنیادی قوانین اور توقعات سے آگاہ کیا گیا۔

## کیمپ کا تعارفی اجلاس:

28 جولائی کو 8 بجے شام کیمپ انتظامیہ نے طلباء، والدین اور تمام رضاکاران کی رہنمائی کے لیے منتظمِ اعلیٰ، مکرم ناصر محمود ملک کی صدارت میں ایک افتتاحی اجلاس منعقد کیا۔ اس میں 54 افراد نے بذریعہ زوم شرکت کی۔ تلاوتِ قرآن کریم و ترجمہ اور حدیثِ مبارکہ کے بعد مکرم ناصر صاحب نے دستاویزات دکھاتے ہوئے کیمپ کے منتظمین اور تمام رضاکاران کا تعارف کروایا، کیمپ کے نظام الاوقات (Schedule)، زوم لنک، کلاس میں داخل ہونے کے طریق اور قواعد و ضوابط واضح کیے:

- ❖ روزانہ 2 گھنٹہ دورانیہ کے تین نشستیں ہوں گی۔ پہلی نشست EST 11:00 بجے صبح سے ایک بجے سہ پہر تک، دوسری نشست 2 بجے سہ پہر سے 4 بجے سہ پہر تک اور تیسری نشست 6 بجے شام سے 8 بجے شام تک۔ اطفال اور ناصرات مزید 2 گھنٹے روزانہ حفظ کو دیں۔
- ❖ جمعۃ المبارک کو پہلی نشست ایک گھنٹہ کی ہوگی، اسی طرح دوسری نشست ایک گھنٹہ دیر سے شروع ہوگی تاکہ جمعہ کی تیاری اور ادائیگی میں حرج نہ ہو۔
- ❖ کیمپ میں ہر طالب علم کا اپنے آپ سے مقابلہ رہے گا یعنی یہ کہ انہیں دورانِ کیمپ قرآن کریم کی کتنی نئی سورتیں اور آیات یاد کرنے کی توفیق ملی۔
- ❖ ہر طالب علم کے لیے پابندی کے ساتھ تمام نشستوں میں حاضری ضروری ہے، بحالتِ مجبوری رخصت کے لیے کیمپ انتظامیہ کو بذریعہ درخواست مطلع کیا جائے۔
- ❖ طالب علم کو نامناسب رویّہ کی بناء پر اجلاس سے خارج کیا جاسکتا ہے۔

اس اجلاس کے آخر پر بچوں کی طرف سے پوچھے گئے سوالات کے جواب دیے گئے۔ مکرم حافظ مبارک کوکوئی نے اختتامی کلمات میں شاملین کے وقف کے جذبہ کو سراہا اور دعا کروائی۔

## کیمپ کا افتتاحی اجلاس:

29 جولائی کو ساڑھے دس بجے صبح مختصر تعارفی اجلاس سے کیمپ کا آغاز ہؤا۔ مکرم سلمان نور نے تلاوت کی۔ مکرم حافظ مبارک کوکوئی نے حاضرین کو خوش آمدید کہا اور ایک بار پھر مختصراً کیمپ کے درج ذیل قوانین وضوابط بیان کیے تاکہ انہیں بھی معلومات سے آگاہ کیا جاسکے جو کسی وجہ سے گزشتہ دن تعارفی اجلاس میں شامل نہیں ہوسکے تھے:

اطفال کو ان کی اہلیت اور تعداد کی بناء پر تین درجات میں رکھا گیا اور ان کے لیے 6 کمرے بنائے گئے ہیں جبکہ طالبات کو دو درجات میں تقسیم کرکے ان کے لیے دو کمرے مختص کیے گئے ہیں۔ ہر دو کے لیے کلاسوں میں داخل ہونے کے لیے علیحدہ علیحدہ زوم لنک مہیا کیے گئے ہیں۔ پہلے اجلاس میں حافظ یا حافظہ بچوں سے حفظ کیا ہؤا سبق سن کر نیا سبق

دیں گی۔ اگلے دو اجلاسات میں بچے اپنا سبق یاد کریں گے۔ ہر نشست میں حاضری کے نمبر ہوں گے۔ ہر وقت انتظامیہ، تکنیکی ماہرین، اساتذہ بچوں کی مدد، رہنمائی اور حوصلہ افزائی کے لیے کلاس روم میں موجود ہوں گے اور ان سے بذریعہ فون بھی رابطہ کیا جا سکتا ہے۔

کیمپ کے گیارہ دن اسی طریق پر عمل ہوتا رہا۔ نصاب کا ایک حصہ یاد کرنے پر بچے کی رپورٹ میں اس کا اندراج کر دیا جاتا۔ رپورٹ اور ڈیوٹی کی یہ دستاویزات تمام منتظمین اور اساتذہ کو مہیا کی گئی تھیں۔ گرمیوں کی چھٹیاں، ٹیکنالوجی کی فراہمی، رضاکاران اور طلباء کی دستیابی اور جوش و جذبہ... یہ سب محض اللہ تعالیٰ کا فضلِ عظیم ہے جس کی وجہ سے ہر سال بچے اپنے گھر کے آرام دہ ماحول میں بیٹھے ہوئے اس روحانی مائدہ سے فیضیاب ہوتے ہیں اور کلام الٰہی سے حسبِ استطاعت نئی سورتیں اور آیات حفظ کر کے اپنے سینوں کو منور و آباد کرتے ہیں، الحمدللہ۔

یہ تو کیمپ کی کلاسوں کے اندر کے چند مناظر ہیں، دوسری طرف منتظمین پورا دن انتظامی امور کو کامیاب بنانے میں مصروف رہے۔ بچوں کو ہر کلاس کے شروع میں ان کے اپنے اپنے کمروں میں بھیجنا، حاضری اور کارکردگی کا ریکارڈ رکھنا، اساتذہ کے غیر حاضر ہونے پر فوری طور پر متبادل استاد کا انتظام کرنا، حسبِ ضرورت والدین سے رابطہ کرنا وغیرہ ... آن لائن دستاویزات اور WhatsApp گروپ کی سہولت سے یہ تمام امور بہت خوش اسلوبی سے انجام پاتے رہے۔

## 56 رضاکاران کو اس کیمپ میں خدمت کا موقع ملا:

| منتظمِ اعلیٰ مکرم ناصر محمود ملک |
|---|
| ناظمین اطفال سیکشن: نیشنل سیکرٹری تعلیم القرآن ووَقفِ عارضی مکرم حافظ مغفور احمد۔ اسسٹنٹ نیشنل سیکرٹری تعلیم القرآن، مکرم بشیر الدین خلیل احمد۔ |
| حفاظ: مکرم حافظ مغفور احمد۔ مکرم حافظ امان احمد۔ مکرم حافظ ابراہیم بلوگن۔ مکرم حافظ عمران احمد۔ مکرم حافظ مصباح الدین۔ مکرم حافظ شفا الٰہی۔ |
| اساتذہ: مکرم عبد القدوس یحییٰ، مکرم خیر الباہری۔ مکرم فراست بشارت۔ مکرم حمید محمود۔ مکرم حمزہ الیاس۔ مکرم ہشام ملک۔ مکرم اعجاز کھوکھر۔ مکرم کاشف بلوچ۔ مکرم مرزا ایم عظیم۔ مکرم مرزا محمود احمد۔ مکرم مبشر مجوکہ۔ مکرم محمد البراقی۔ مکرم نعیم اللہ۔ مکرم راشد بخاری۔ مکرم ریان پال۔ مکرم سعود قریشی۔ مکرم سیّد ناصر احمد۔ مکرم ظفر الاسلام۔ |
| نائبین: مکرم عبد الحنان۔ مکرم ارشد بخاری۔ مکرم سعود قریشی۔ |
| زوم انتظامیہ: مکرم ہاشم بخاری۔ مکرم قاسم ملک۔ مکرم سلام قریشی۔ |
| اطفال: مکرم عارض قریشی۔ مکرم عاشر ملک۔ مکرم احمد Boakye۔ مکرم احیان ملک۔ مکرم باسط Andoh۔ مکرم فیضان احمد۔ مکرم حماد چودھری۔ مکرم حزقیل احسان۔ مکرم خاقان ناصر، مکرم معاذ آر، کرن۔ مکرم مبارک سلامی۔ مکرم نعمان اے ربّانی۔ مکرم رواہ الدین احمد۔ مکرم سلمان اے مومن۔ مکرم شمشاد Nyame جونیئر۔ مکرم شایان مومن۔ مکرم سہیل احمد۔ مکرم سبحان بی مومن۔ مکرم علیم احمد۔ مکرم احتشام اے منعم۔ مکرم فاتح احمد۔ مکرم ابراہیم Agyapong۔ مکرم قاصد جدران۔ مکرم صہیب چودھری۔ مکرم الامین اے Adewusi ۔ مکرم عبد الصمد سلامی۔ مکرم باسط سلامی۔ مکرم سالک احمد ربّانی۔ مکرم سلمان نور۔ مکرم TZeb سلطان بٹ۔ |
| ناصرات سیکشن انچارج: مکرمہ عظمیٰ وقار |
| 6 حافظات: مکرمہ اقراء اصغر۔ مکرمہ جمیلہ بٹ۔ مکرمہ لبنیٰ شہزادی۔ مکرمہ قرۃ العین۔ مکرمہ رملہ بشارت۔ مکرمہ حسنیٰ مقبول احمد۔ |
| اساتذہ: مکرمہ عالیہ یونس۔ مکرمہ امۃ الجمیل۔ مکرمہ آنسہ منور۔ مکرمہ بشریٰ وڑائچ۔ مکرمہ فضیلت ملک۔ مکرمہ ماہرہ ناصر۔ مکرمہ مصورہ جبین۔ مکرمہ نعیمہ احمد۔ مکرمہ نعیمہ محمود۔ مکرمہ نسرین لقمان۔ مکرمہ پلوشہ نور۔ مکرمہ راشدہ اسمٰعیل۔ مکرمہ صدف نور۔ مکرمہ صائمہ رشید۔ مکرمہ سیّدہ رافعہ جعفری۔ مکرمہ طوبیٰ عابد۔ |
| نائبات: مکرمہ بشریٰ چودھری۔ مکرمہ پلوشہ نور۔ مکرمہ صدف نور۔ مکرمہ سعدیہ شیراز۔ مکرمہ ثمینہ نور۔ |
| تکنیکی ماہرین / زوم انتظامیہ: مکرمہ حمیرا ملک۔ مکرمہ مالا نور۔ پلوشہ نور۔ |
| ناصرات: مکرمہ امۃ الکافی نور۔ مکرمہ فریحہ محمود۔ مکرمہ حفظہ طیبہ۔ مکرمہ اقرا اصغر۔ مکرمہ مشعل شمس۔ مکرمہ ناصرہ Boakye۔ مکرمہ نور العین نعیم۔ مکرمہ تمثیلہ ممتاز۔ مکرمہ تاشفہ احمد مرزا۔ مکرمہ طوبیٰ رضوان۔ مکرمہ عنبرین نیامی۔ مکرمہ عروشہ بھٹی۔ مکرمہ عاصمہ حسین۔ مکرمہ ہالہ احمد۔ مکرمہ ماہرہ سید۔ مکرمہ قانتہ داؤد۔ مکرمہ ایس سبیکہ ایم بخاری۔ |

نوٹ: مکرمہ حافظہ جمیلہ بٹ اور مکرمہ حافظہ اقراء اصغر کو اطفال کی کلاسوں میں خدمت کی توفیق ملی۔

## نصاب: 7 معیارات پر مشتمل نصاب تجویز کیا گیا

| معیار | نصاب |
|---|---|
| معیار اوّل | سورۃ الفاتحہ۔ سورۃ البقرہ ابتدائی سترہ آیات (Ch 2: 1-17)۔ آیۃ الکرسی (Ch2:256)۔ سورۃ التین تا سورۃ الناس (Ch: 95-114)۔ |
| معیار دوم | سورۃ الفاتحہ۔ سورۃ البقرہ ابتدائی سترہ آیات (Ch 2: 1-17)۔ سورۃ البقرہ 2:41- 47۔ آیۃ الکرسی (Ch2:256)۔ سورۃ البقرہ 2: آیات 285-287۔ سورۃ الاعلیٰ تا سورۃ الناس (Ch: 87-114)۔ |
| معیار سوم | سورۃ الفاتحہ۔ سورۃ البقرہ ابتدائی سترہ آیات (Ch 2: 1-17)۔ سورۃ البقرہ 2:41- 47۔ آیۃ الکرسی (Ch2:256)۔ سورۃ البقرہ 2:285 تا 287۔ سورۃ اٰل عمران 3:105 تا 103۔ سورۃ اٰل عمران 3:195 تا 191۔ سورۃ النبا تا سورۃ الناس (Ch: 78-114)۔ |
| معیار چہارم | سورۃ الفاتحہ۔ سورۃ البقرہ ابتدائی سترہ آیات (Ch 2: 1-17)۔ سورۃ البقرہ 2:41- 47۔ آیۃ الکرسی (Ch2:256)۔ سورۃ البقرہ 2:285-287۔ سورۃ اٰل عمران 3:103-105۔ سورۃ اٰل عمران 3:191-195۔ سورۃ اٰل عمران 3:131-137۔ سورۃ ابراہیم 14:39-42۔ سورۃ الجمعہ (Ch: 62)۔ سورۃ الجن تا سورۃ الناس (Ch:72-114)۔ |
| معیار پنجم | سورۃ الفاتحہ۔ سورۃ البقرہ ابتدائی سترہ آیات (Ch 2: 1-17)۔ سورۃ البقرہ 2:41- 47۔ آیۃ الکرسی (Ch2:256)۔ سورۃ البقرہ 2:285-287۔ سورۃ اٰل عمران 3:103-105۔ سورۃ اٰل عمران 3:191-195۔ سورۃ اٰل عمران 3:131-137۔ سورۃ ابراہیم 14:39-42۔ سورۃ الرحمٰن۔ سورۃ الصف۔ سورۃ الجمعہ۔ سورۃ الملک تا سورۃ الناس (Ch: 67-114)۔ |
| معیار ششم | سورۃ الفاتحہ۔ سورۃ البقرہ ابتدائی سترہ آیات (Ch 2: 1-17)۔ سورۃ البقرہ: آیات 41 تا 47۔ آیۃ الکرسی (Ch2:256)۔ سورۃ البقرہ: آیات (285-285)۔ سورۃ اٰل عمران: آیات 103-105۔ سورۃ اٰل عمران: آیات 131-137۔ سورۃ اٰل عمران: آیات 191-195۔ سورۃ ابراہیم: آیات 42-39۔ سورۃ بنی اسرائیل: آیات 79-85۔ سورۃ النور: آیات 55-58۔ سورۃ الفتح: آیات 28-30۔ سورۃ حٰمٓ السجدہ: آیات 31-37۔ سورۃ الرحمٰن۔ سورۃ الحشر تا سورۃ الناس (Ch: 59-114)۔ |
| معیار ہفتم | سورۃ الفاتحہ۔ سورۃ البقرہ ابتدائی سترہ آیات (Ch 2: 1-17)۔ سورۃ البقرہ: آیات 41 تا 47۔ آیۃ الکرسی (Ch2:256)۔ سورۃ البقرہ: آیات (285-285)۔ سورۃ اٰل عمران: آیات 103-105۔ سورۃ اٰل عمران: آیات 131-137۔ سورۃ اٰل عمران: آیات 191-195۔ سورۃ ابراہیم: آیات 42-39۔ سورۃ بنی اسرائیل: آیات 79-85۔ سورۃ النور: آیات 55-58۔ سورۃ الفتح: آیات 28-30۔ سورۃ حٰمٓ السجدہ: آیات 31-37۔ سورۃ الرحمٰن۔ سورۃ قٓ تا سورۃ الناس (Ch: 50-114)۔ |

**اختتامی اجلاس:** 8/ اگست کیمپ کا آخری دن تھا، صبح کے اجلاس کے بعد عملی طور پر حفظ کیمپ کا اختتام ہوا۔ اسی دن شام 7 بجے اختتامی اجلاس تھا جس میں حفظ کے تمام شاملین اور طلباء کے والدین کو مدعو کیا گیا۔ مکرمہ نورالعین نعیم (ساؤتھ ورجینیا) نے سورۃ العلق کی ابتدائی 9 آیات کی تلاوت سے اس اجلاس کا آغاز کیا اور مکرمہ طوبیٰ رضوان نے ترجمہ پیش کیا۔ مکرم معاذ راشد کرن نے حفظ القرآن کی فضیلت کے موضوع پر جامع ترمذی سے حدیث مبارکہ پیش کی۔ مکرمہ امۃ الکافی نور کو قرآن کریم کی عظمت پر مبنی حضرت مسیح موعودؑ کے ارشادات پیش کرنے کا موقع دیا گیا جس کے بعد مکرم حزقیل نے احمد حضرت میر محمد اسمٰعیلؓ کی نظم 'قرآن سب سے اچھا قرآن سب سے پیارا' انگلش ترجمہ کے ساتھ پیش کی۔ طلباء میں سے مکرم الامین ایدیوسی اور طالبات میں سے مکرمہ قانتہ داؤد نے کیمپ سے متعلق اپنے خیالات اور تجربات بیان کیے۔

اس کے بعد مکرم ناصر صاحب نے کیمپ کی رپورٹ پیش کی۔ مکرم بشیر الدین خلیل نے اطفال اور مکرمہ عظمیٰ وقار نے ناصرات کے کیمپ کی رپورٹ پیش کی۔ تمام شاملین کی کاوشوں کو سراہتے ہوئے ان کو جزاک اللہ کہا اور نیک تمناؤں کا اظہار کیا۔ کیمپ میں شامل ہونے والے بچوں کو خصوصًا حفظ کیمپ میں شمولیت پر مبارکباد پیش کی۔ بعد ازاں نمایاں کارکردگی دکھانے والے بچوں کے نام پیش کیے گئے۔

### حاضری میں نمایاں پوزیشن لینے والے طلباء:

حفاظ اور اساتذہ دو دو گھنٹے کے سیشن کے لیے روزانہ کیمپ میں وقت دیتے رہے۔ انتظامیہ اور آئی ٹی کے زیادہ تر لوگ پورا دن کیمپ میں موجود رہے۔ سب سے بڑھ کر محنت ان

اطفال اور ناصرات کی ہے جو پورا دن تینوں سیشن میں حاضر رہ کر مسلسل حفظ اور دہرائی میں مصروف رہے۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

| | |
|---|---|
| مکرمہ عنبرین نیامی ، مکرمہ عاصمہ حسین، مکرمہ حفظہ طیبہ، مکرمہ نورالہدیٰ مدثر | 100 ٪ |
| مکرم ابراہیم Agyapong، مکرم شمشاد نیامی | 97 ٪ |

## نمایاں کامیابی حاصل کرنے والے طلباء وطالبات:

| معیار | نام | معیار | نام |
|---|---|---|---|
| G1 | مکرمہ نورالعین نعیم (ساؤتھ ورجینیا)، مکرمہ امۃ الکافی نور | G2 | مکرمہ عنبرین نیامی، مکرمہ طوبیٰ رضوان |
| B1-1 | مکرم احیان ملک (ڈیلس)، مکرم عاشر ملک (ڈیلس) | B1-2 | مکرم معاذ۔ آر۔ کرن (آرلینڈو)، مکرم شمشاد نیامی (میری لینڈ) |
| B2 | مکرم احتشام اے۔ منعم (ساؤتھ ورجینیا)، مکرم قاصد جدران (نارتھ ورجینیا) | B3 | مکرم الامین اے۔ انڈیوسی (بالٹی مور)، مکرم سلمان نور (لاس اینجلس) |

اسسٹنٹ نیشنل سیکرٹری تعلیم القرآن، مکرم بشیر الدین خلیل احمد نے اپنے اختتامی کلمات میں بچوں کو نصیحت کی کہ قرآن کریم کے حفظ کیے ہوئے حصوں کو مسلسل دہراتے رہیں۔ انفرادی سطح پر حفظ کو جاری رکھیں۔ مزید یہ کہ alfurqan.us ویب سائٹ جو قرآنی علوم کی تدریس پر کام کر رہی ہے اس میں شمولیت کر کے باقاعدہ حفظ کلاس میں داخلہ لیں۔ اس سلسلہ میں مکرم حافظ مغفور احمد سے رہنمائی حاصل کریں۔ اگلے سال کے کیمپ میں حصہ لیں نیز حفظِ قرآن سے متعلق کتابوں سے فائدہ اٹھائیں۔
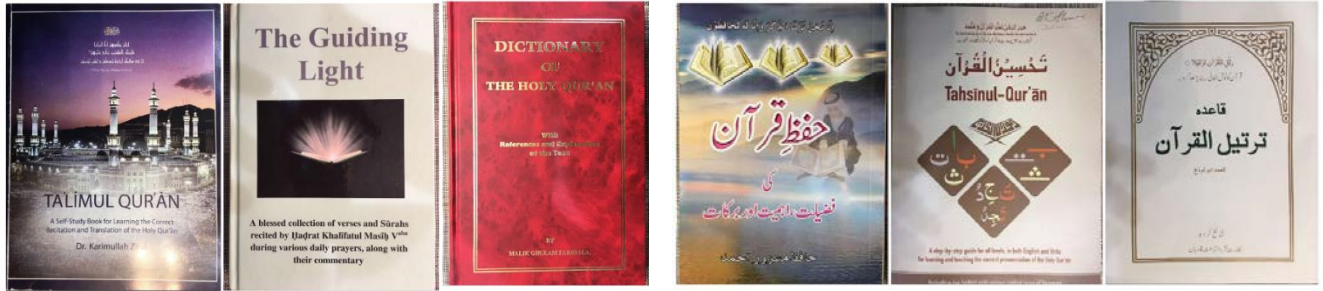
دعا کے ساتھ اس سال کے کیمپ کا باقاعدہ اختتام ہوا۔

**چند طالبات کے تاثرات:** کیمپ کے دوران اور آخری دن بچوں نے کیمپ سے متعلق اپنے جذبات کا اظہار کیا جس سے اس کیمپ کی کامیابی کا اندازہ ہوتا ہے۔ ان میں سے چند تاثرات یہ ہیں:

کیمپ کی وجہ سے بہت تھکاوٹ ہو جاتی ہے لیکن ذہنی سکون، توانائی اور خوشی ملتی ہے جو حیران کُن ہے۔

تلاوت کی ریکارڈنگ کو بار بار سن کر اپنی غلطیاں درست کرنے، تلفظ کو بہتر کرنے اور سبق یاد کرنے میں آسانی ہوئی۔

حفظ کرنے کے لیے بار بار دہرانا پڑتا ہے اس طرح بہت سارا وقت قرآن کریم کی تلاوت میں گزارنے کی توفیق ملی۔

شروع میں لگتا تھا کہ کیمپ میں داخلہ تو لے لیا ہے لیکن شاید مجھ میں قرآن حفظ کرنے کی اہلیت نہیں ہے لیکن ان چند دنوں میں بہت ساری سورتیں زبانی یاد ہو گئی ہیں۔ کیمپ میں آنے سے یہ احساس ہوا کہ حفظ کرنا زیادہ مشکل نہیں ہے، ہم اللہ کے فضل سے حفظ کرنے کی اہلیت رکھتے ہیں۔ اس نعمت کا احساس بہت خوش کُن ہے۔

کیمپ میں نئے دوست بنے ہیں جن سے رابطہ رہے گا۔ ترجمہ سیکھنے کی طرف دلچسپی ہو رہی ہے اس سے یقیناً حفظ میں بھی آسانی ہو گی۔

ہم ایک دن مقرر کر کے حفظ کو دہراتے رہیں گے۔ قرآن کی تلاوت سے تھکاوٹ نہیں ہوتی بلکہ سکون ملتا ہے۔

کلاس میں آنے سے پہلے گھر کے کسی ممبر کو سبق سنانے سے بھی غلطیوں کی تصحیح میں بہت مدد ملی۔ گھر والوں کی طرف سے تعاون رہا۔

یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔ اللہ تعالیٰ کی مدد کا احساس ہر وقت رہا جس کے بغیر یہ ممکن نہیں تھا۔

الحمد للہ علیٰ ذٰلک۔

رپورٹ: حسنیٰ مقبول احمد

# وقفِ عارضی بر موقع جلسہ سالانہ، میکسیکو

16 تا 18 / اِگست، 2024ء

اللہ تعالیٰ کے فضل سے امسال تنظیم انصاراللہ، جماعت آسٹن، امریکہ سے اِن 6 ممبران کو جلسہ سالانہ میکسیکو میں شمولیت اور وقفِ عارضی کی سعادت ملی:

مکرم عارف مرزا، مکرم مقبول احمد، مکرم لطیف احمد طاہر، مکرم طارق ملک، مکرم راشد احمد وڑائچ اور مکرم منیر سیال۔

YALSA SALANA
MÉXICO
Convención Anual 2024
16 y 17 de Agosto

ہم خاکساران کو وقفِ عارضی کی غرض سے جلسہ سالانہ میکسیکو میں لنگر خانہ میں کھانا پکانے، کھانا تقسیم کرنے اور لنگر خانہ کی صفائی اور نظم وضبط وغیرہ کی خدمت سونپی گئی تھی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی تصنیف لطیف 'فتح اسلام' میں اپنی بعثت کا مقصد بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اس وقت میں اللہ تعالیٰ نے احیائے اسلام کے لیے ایک عظیم الشان کارخانہ قائم فرمایا ہے اور اس عاجز کو اصلاحِ خلائق کے لیے بھیجا۔ امرِ تائید حق اور اشاعتِ اسلام کے کام کو اس کارخانہ کے تحت پانچ اہم شاخوں میں منقسم فرمایا ہے اور انہی شاخوں کی نظامتوں میں سے ایک لنگر خانہ اور ضیافت کا انتظام ہے۔ یعنی واردین اور صادرین اور حق کی تلاش کے لیے سفر کرنے والے اور دیگر اغراض متفرقہ سے آنے والے مہمانوں کی روحانی ترقی کے سامان کرنا (ماخوذ از روحانی خزائن، جلد 3، فتح اسلام صفحات 10-14) جس میں ان کی خدمت اور دیکھ بھال کو بھی بڑا دخل ہے۔ آپؑ نے ان پنجگانہ شاخوں کے احسن طریق اور وسیع طور پر جاری رہنے کے لیے مسلمانوں کی جمہوری امداد اور باہمی تعاون کو ضروری قرار دیا۔ اسی وقف کی روح سے جلسہ سالانہ کا ہر کارکن خدمات سر انجام دیتا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے جلسہ کے موقع پر حضرت مسیح موعودؑ کے لنگر میں کام کرنے کے بارے میں فرمایا:

'اب جلسے کا یہ نظام دُنیا کے بیس سے زائد ممالک میں خدا کے فضل سے جاری ہو چکا ہے اور رفتہ رفتہ پھیلتا جا رہا ہے اور اُمید ہے کہ چند سال کے اندر اندر ان شاء اللہ ایک قادیان کا جلسہ اپنے ہم شکل اتنے جلسے پیدا کر دے گا کہ 100 ممالک سے زائد میں ویسے ہی جلسے ہوا کریں گے اور ہر ملک میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا لنگر جاری ہو گا پس چونکہ جماعت کو یہ نام بہت پیارا ہے اور مسیح موعودؑ کے لنگر کے ساتھ ہی دل نرم ہو جاتے ہیں اور طبیعت میں بے شمار محبت جوش مارتی ہے اس لئے جلسے کو کارکنان کی کمی نہیں ہو سکتی۔ جہاں بھی ہو گا خدا کے فضل سے اس لحاظ سے برکت ہو گی۔' (خطباتِ طاہر جلد 9، خطبہ جمعہ 20 جولائی 1990ء، صفحہ 413)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضورؒ کے یہ الفاظ ہر سال ہر جلسہ کے موقع پر ہم پورے ہوتے ہوئے دیکھتے ہیں۔ بعض ممالک کے جلسوں میں رضاکاران کی یہ تعداد اب سینکڑوں نہیں بلکہ ہزاروں میں ہوتی ہے۔ اس جلسہ میں ہمیں خود ان الفاظ کا مصداق بننے کی سعادت نصیب ہوئی ؏

ایں سعادت بزورِ بازو نیست

اسی جذبۂ تشکر کو دل میں سجائے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس خدمت کے لیے قبول فرمالیا ہے ہم خاکساران نے میکسیکو کے جلسہ پر جانے کے تیاری شروع کر دی۔ ہم میں سے کچھ لوگ تو کھانا پکانے کے ہنر سے بھی واقف نہیں ہیں۔ پکوائی اور مصالحے تیار کرنے میں مدد کے خیال سے اس گروپ کے ساتھ شامل ہو گئے تھے۔ یہ سفر اللہ کی خاطر تھا اور اسی کی مدد ہر آن شامل حال رہی، الحمدللہ۔

سفر سے قبل ہم سب نے وقفِ عارضی کے فارم مکمل کیے۔ ہمارے اس گروپ کی بذریعہ زوم میکسیکو کے مربی سلسلہ، مکرم عدنان حیدر سے دو تین میٹنگز ہوئیں جس میں کھانے کا مینو (Menu)، اور لنگر خانہ کے انتظامی طریقِ کار، اشیائے خورونوش اور مصالحہ جات وغیرہ پر بات ہوئی۔ مکرم لطیف احمد طاہر جو گزشتہ کئی برس سے جماعت آسٹن کی

ضیافت سے منسلک ہیں اور امریکہ کے جلسہ پر بھی انہیں کھانا پکانے کا تجربہ حاصل ہے، نے وہاں کے مقامی لوگوں کو کھانا پکانے کی اشیاء کی فہرست اور ان کی مقدار لکھوائی تا کہ یہ سامان جلسہ سے قبل ہی خرید لیا جائے۔ امریکہ سے یہ اشیاء لے کر جانے کی سہولت نہیں تھی۔

## 14/ اگست بروز بدھ:

جلسے میں شمولیت کے لیے 14/ اگست 2 بجے سہ پہر دعا کے ساتھ آسٹن سے بذریعہ کار ہمارا سفر شروع ہؤا۔

قریباً 2 گھنٹے کی مسافت کے بعد San Antonio کے ہوائی اڈے پر پہنچے جہاں سے 6 بجے شام کی پرواز سے میکسیکو کے لیے روانہ ہوئے۔ پرواز آرام دہ تھی اور 2 گھنٹے کے مقررہ وقت میں میکسیکو پہنچ گئی لیکن موسم کی خرابی کے باعث اسے ہماری منزل میکسیکو سٹی کی بجائے Queretaro شہر میں اتارنا پڑا۔ جہاز تو زمین پر اتر گیا لیکن ہمیں جہاز سے اترنے یا باہر جانے کی اجازت نہ تھی لہٰذا اس کے اندر ہی موسم بہتر ہونے کے انتظار میں 3 گھنٹے بیٹھنا پڑا، اور اس طرح یہاں کی برسات دیکھنے کا موقع مل گیا۔ رات 11 بجے جہاز نے پھر پرواز بھری اور آخر کار مقامی وقت کے مطابق ڈیڑھ بجے صبح ہم سب بخیریت میکسیکو کے شہر میکسیکو سٹی پہنچ گئے۔ جماعت صدر، مکرم نعمان رانا ہوائی اڈے پر استقبال کے لیے موجود تھے۔ بہت گرمجوشی سے ملے۔ آدھے گھنٹے کی مسافت کے بعد ہم اپنے اپارٹمنٹ میں پہنچ گئے جو ہم نے ایک ہفتہ کے لیے کرایہ پر لے رکھا تھا۔

## 15/ اگست بروز جمعرات:

آسٹن وقفِ عارضی ٹیم مربی سلسلہ میکسیکو جماعت کے ساتھ

اگلی صبح نیند پوری کرنے کے بعد دوپہر سے ذرا پہلے مسجد کے لیے نکلے۔ میکسیکو سٹی کی اوسط بلندی سطح سمندر سے قریباً 2,240 میٹر (7,350 فٹ) ہے۔ تاہم، شہر کا بلند ترین مقام اجوسکو میں 3,930 میٹر (12,890 فٹ) ہے۔ یہی وجہ ہے کہ یہاں کا موسم آسٹن کے مقابلہ میں کافی مختلف اور بہتر ہے۔ ٹیکساس کے 112 °F کے مقابلہ میں یہاں 70°F درجہ حرارت نے دل خوش کر دیا۔

دس سے پندرہ منٹ میں ہم مسجد بیت العافیۃ پہنچ گئے۔ چونکہ ہم سب کے لیے اس مسجد میں آنے کا یہ پہلا موقع تھا اس لیے بہت خوشی محسوس ہو رہی تھی کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس مسجد میں وقت گزارنے اور عبادت کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ جنوری 1990ء میں اس ملک میں احمدیت کا پودا لگا تھا جب حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کے ارشاد پر ہیوسٹن کے داعیان الی اللہ مکرم حسن پرویز باجوہ اور مکرم مرزا مظفر احمد نے یہاں تبلیغی مساعی کا آغاز کیا اور اس کے پہلے پھل کے طور پر اللہ تعالیٰ نے یہاں کے ایک باشندے مکرم یاسین برہان کو قبولِ احمدیت کی توفیق عطا فرمائی۔ 16 جون 1991ء میکسیکو کی سرزمین کے لیے خوش نصیب دن تھا جب حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ میکسیکو سٹی میں ایک دن بلکہ چند گھنٹوں کے دورہ پر تشریف لائے، احمدی اور کئی غیر احمدی احباب کو آپ سے ملاقات کا شرف حاصل ہؤا، یہاں کے 28 افراد نے آپؒ کے ہاتھ پر اجتماعی بیعت کی۔ سوال و جواب کی محفل ہوئی اور اس مختصر سے دورہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے یہاں کے باسیوں کے ذہنوں پر اپنی روحانی شخصیت کے انمٹ نقوش چھوڑے۔ آپؒ نے یہاں خطاب کے دوران فرمایا کہ میں سچائی کا نور آپ کے پاس لے کر آیا ہوں اور یہ امید لے کر جا رہا ہوں کہ ایک دن پورا میکسیکو سچائی کے نور سے روشن ہو جائے گا۔ میکسیکو جماعت کے قیام اور ترقی کے لیے حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی رہنمائی اور دعاؤں کا اثر آج ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے تھے، الحمدللہ۔

اس رپورٹ میں زیادہ تر یہاں کے لنگر خانہ میں پکنے والے کھانوں کا ذکر رہے گا۔ آج جمعرات تھی۔ جلسہ کے لیے مہمانوں کی آمد شروع ہو چکی تھی جن کے لیے شام کے کھانے کی تیاری کے ساتھ ہماری جلسہ سالانہ کی خدمات کا باقاعدہ آغاز ہو گیا۔

مکرم راشد وڑائچ، مکرم لطیف احمد طاہر، مکرم منیر سیال۔
بروز جمعرات شام کا کھانا: چکن قورمہ، پلاؤ اور آلو کی بھجیا کی تیاری

## 16 / اگست۔ جمعۃ المبارک :

آج میکسیکو جماعت کے پانچویں جلسہ سالانہ کا پہلا دن تھا جس کا آغاز جمعہ کے ساتھ ہوا۔ مرکزی عنوان امن کا پیامبر، محمد ﷺ اور وَمَآ اَرۡسَلۡنٰکَ اِلَّا رَحۡمَةً لِّلۡعٰلَمِیۡنَ کے بینر سے سجا سٹیج ماحول کی روحانیت میں اضافہ کر رہا تھا۔

مہمانِ خصوصی امیر و مشنری انچارج گوئٹے مالا، مکرم عبد السّتار خان صاحب نے جمعہ کا خطبہ ہسپانوی زبان میں دیا۔ غیر ملکی مہمانوں کے لیے اردو میں ترجمہ پیش کیا گیا۔ جمعہ کی نماز سے قبل ہی ہم دوپہر کا کھانا تیار کر چکے تھے۔ لذیذ کابلی چنوں کا سالن اور پلاؤ شاملین جلسہ نے بہت شوق سے کھایا۔

شام پانچ بجے تک رات کا کھانا تیار تھا جس میں جلسہ کے مخصوص سالن آلو گوشت کے علاوہ خاص فرمائش پر زردہ تیار کیا گیا تھا۔ جس کی میٹھی میٹھی خوشبو ہر طرف پھیلی ہوئی تھی۔ ہر کھانے کے ساتھ پلاؤ یا نمکین چاول اور نان بھی دیئے گئے تھے۔

## 17 / اگست بروز ہفتہ:

جلسہ سالانہ کا دوسرا اور آخری دن تھا۔ دوپہر کے کھانے میں چاول، قیمہ آلو، دال اور روٹی پیش کی گئی۔ جبکہ رات کے کھانے میں چکن بریانی، دال روٹی اور میٹھے میں کھیر پیش کی گئی۔ آج کا سہ پہر کا اجلاس غیر از جماعت مہمانوں کے ساتھ تھا جس میں یہاں کے میئر کے نمائندے، مختلف گرجاگھروں اور تعلیمی اداروں کے نمائندوں نے شرکت کی اور انہوں نے خاص طور پر کھانے کی تعریف کی۔

کھانا بنانا ایک محنت طلب کام ہے لیکن جس جذبہ سے جلسہ کی ضیافت کا انتظام کیا جاتا ہے اس کا ہر لمحہ ایک خوشگوار یاد کی طرح زندگی کا حصہ بن جاتا ہے۔ چونکہ یہ شہر سطح سمندر سے خاصی بلندی پر ہے اس لیے ہمیں ہر چیز پکاتے ہوئے زیادہ وقت لگ رہا تھا۔ بعض دفعہ تو ایسا لگا کہ کھانا وقت پر تیار ہی نہیں ہو گا۔

یہاں چھوٹا گوشت بناتے وقت بھی بہت وقت لگا لیکن 'سہج پکے سو میٹھا ہو' کے مطابق آہستہ آہستہ پکنے کی وجہ سے ہر کھانا ہی بہت لذیذ بنا، الحمد للہ۔

## 18 / اگست بروز اتوار:

آج مسجد بیت العافیۃ میں لجنہ اور خدام کا اجتماع تھا۔ الحمد للہ اس موقع پر بھی ضیافت کے انتظام کا موقع ملا۔ سوموار کا دن ہم نے میکسیکو سٹی کی سیر کے لیے رکھا ہوا تھا۔ مقامی کھانوں کا لطف اٹھایا، چند ایک اہم مقامات دیکھے اور یہاں کی سوغاتیں خریدیں۔ ہم سب کو یہاں کا موسم اور علاقہ اتنا پسند آیا کہ ہم میں سے بعض تو یہاں گھر بنانے کا سوچنے لگے تا کہ اکثر یہاں آ کر رہ سکیں۔ بروز منگل ہماری واپسی تھی، الحمد للہ ہم سب بخیریت آسٹن واپس پہنچ گئے اور ایک یادگار سفر کا اختتام ہوا۔

ہم سب اپنے اہل خانہ کے ساتھ اور کاروبار کے سلسلہ میں سفر اختیار کرتے ہیں، چل پھر کر اللہ تعالیٰ کی اس خوبصورت دنیا کو دیکھتے ہیں، اس میں بھی بہت مزہ ہے لیکن اس سفر کا جو ہم چھ دوستوں نے روزمرہ کے معمولات سے چھٹی لے کر خالصۃً للہ حضرت مسیح موعودؑ کی پیاری جماعت کی خدمت کے جذبہ سے اپنے قیام کا بیشتر وقت لنگر خانہ میں کھانا پکاتے، برتن دھوتے اور سبزیاں کاٹتے ہوئے، قصے سناتے ہوئے گزارا اس کا اپنا ہی مزہ ہے جو عمر بھر یاد رہے گا۔ اللہ تعالیٰ اس عاجزانہ سی کوشش کو قبول فرمائے اور بڑھ چڑھ کر جماعت کی خدمت کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔

رپورٹ: وقفِ عارضی ٹیم، انصار اللہ آسٹن، امریکہ

# کیا آپ نے حضرت مسیحِ موعود علیہ السلام کی سب کتابوں کا مطالعہ کر لیا ہے؟

جو کتابیں آپ نے پڑھ لی ہیں، ان پر نشان لگائیں اور جو نہیں پڑھیں انہیں amibookstore.us سے خرید کر مطالعہ فرمائیں۔

**روحانی خزائن جلد نمبر 1**
- ☐ براہین احمدیہ چہار حصص

**جلد نمبر 2**
- ☐ پُرانی تحریریں
- ☐ سُرمۂ چشمِ آریہ
- ☐ شحنۂ حق
- ☐ سبز اشتہار

**جلد نمبر 3**
- ☐ فتحِ اسلام
- ☐ توضیحِ مرام
- ☐ ازالۂ اوہام

**جلد نمبر 4**
- ☐ الحق مُباحثہ لدھیانہ،
- ☐ الحق مباحثہ دہلی
- ☐ آسمانی فیصلہ
- ☐ نشانِ آسمانی
- ☐ ایک عیسائی کے تین سوال اور ان کے جوابات

**جلد نمبر 5**
- ☐ آئینہ کمالاتِ اسلام

**جلد نمبر 6**
- ☐ برکاتُ الدعا
- ☐ حُجّۃُ الاسلام
- ☐ سچائی کا اظہار

- ☐ جنگِ مقدس
- ☐ شہادۃُ القرآن

**جلد نمبر 7**
- ☐ تحفۂ بغداد
- ☐ کراماتُ الصّادقین
- ☐ حمامۃُ البُشریٰ

**جلد نمبر 8**
- ☐ نُورُالحق دو حصّے
- ☐ اتمامُ الحُجّۃ
- ☐ سِرُّالخلافۃ

**جلد نمبر 9**
- ☐ انوارِ اسلام
- ☐ مِنَنُ الرّحمان
- ☐ ضیاءُالحق
- ☐ نورُالقرآن دو حصّے
- ☐ معیارُ المذاہب

**جلد نمبر 10**
- ☐ آریہ دھرم
- ☐ سَت بچن
- ☐ اسلامی اصول کی فلاسفی

**جلد نمبر 11**
- ☐ انجامِ آتھم

**جلد نمبر 12**
- ☐ سراجِ منیر

- ☐ استفتاء اردو
- ☐ حجۃُ اللّٰہ
- ☐ تحفہ قیصریہ
- ☐ محمود کی آمین
- ☐ سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب
- ☐ جلسۂ احباب

**جلد نمبر 13**
- ☐ کتابُ البریہ
- ☐ البلاغ
- ☐ ضرورۃُ الامام

**جلد نمبر 14**
- ☐ نجمُ الہدیٰ
- ☐ رازِ حقیقت
- ☐ کشف الغطاء
- ☐ ایّامُ الصُّلح
- ☐ حقیقتُ المہدی

**جلد نمبر 15**
- ☐ مسیح ہندوستان میں
- ☐ ستارہ قیصرہ
- ☐ تریاقُ القلوب
- ☐ تحفہ غزنویہ
- ☐ روئیداد جلسہ دعاء

**جلد نمبر 16**
- ☐ خطبۃ الہامیہ
- ☐ لُجّۃُ النُّور

**جلد نمبر 17**
- ☐ گورنمنٹ انگریزی اور جہاد
- ☐ تحفہ گولڑویہ
- ☐ اربعین
- ☐ مجموعہ آمین

**جلد نمبر 18**
- ☐ اعجازُ المسیح
- ☐ ایک غلطی کا ازالہ
- ☐ دافعُ البلاء
- ☐ الہُدیٰ
- ☐ نزولُ المسیح
- ☐ گناہ سے نجات کیونکر مل سکتی ہے
- ☐ عصمتِ انبیاء علیہم السلام

**جلد نمبر 19**
- ☐ کشتیٔ نوح
- ☐ تحفۃُ الندوہ
- ☐ اعجازِ احمدی
- ☐ ریویو بر مباحثہ بٹالوی و چکڑالوی

- ☐ مواہب الرحمان
- ☐ نسیمِ دعوت
- ☐ سناتن دھرم

**جلد نمبر 20**
- ☐ تذکرۃُ الشّہادتین
- ☐ سیرۃُ الابدال
- ☐ لیکچر لاہور
- ☐ اسلام (لیکچر سیالکوٹ)
- ☐ لیکچر لدھیانہ
- ☐ رسالہ الوصیت
- ☐ چشمۂ مسیحی
- ☐ تجلّیاتِ الٰہیہ
- ☐ قادیان کے آریہ اور ہم
- ☐ احمدی اور غیر احمدی میں کیا فرق ہے؟

**جلد نمبر 21**
- ☐ براہین احمدیہ جلد پنجم

**جلد نمبر 22**
- ☐ حقیقۃُ الوحی
- ☐ اَلاِستفتاء ضمیمہ حقیقۃ الوحی (اردو ترجمہ)

**جلد نمبر 23**
- ☐ چشمۂ معرفت
- ☐ پیغامِ صُلح

**احمدیہ کتب کے لئے amibookstore.us کی سہولت سے فائدہ اٹھائیں۔**

# جماعتہائے امریکہ کا کیلنڈر 2024ء

| تاریخ۔دن۔وقت | تفصیل | لوکل۔ریجنل۔نیشنل | مقام |
|---|---|---|---|
| جنوری<br>یکم جنوری۔پیر | نئے سال کا پہلا دن | | وفاقی تعطیل |
| 5-14 جنوری، جمعہ تا اتوار | عشرہ وصیّت | شعبہ وصایا | جماعت |
| 6-7 جنوری، ہفتہ تا اتوار | لوکل، معاون تنظیمیں، ریویو 2023ء، منصوبے 2024 ء | لوکل و تنظیمیں | جماعت |
| 6 جنوری، ہفتہ | نیشنل عاملہ میٹنگ | نیشنل جماعت | ان پرسن / زوم میٹنگ |
| 12-14 جنوری، جمعہ تا اتوار | انصار لیڈر شپ کانفرنس | مجلس انصاراللہ | مسجد بیت الاکرام، ڈیلس |
| 14 جنوری، اتوار | Qur'an Talks، EST 7 بجے شام | شعبہ تربیت | ویبینار (Webinar) |
| 15 جنوری، پیر | مارٹن لوتھر کنگ جونیئر ڈے، لونگ ویک اینڈ | ریجنل | وفاقی تعطیل |
| 20 جنوری، ہفتہ | نیشنل واقفینِ نَو (طلباء) نیشنل کیریئر ایکسپو | شعبہ وقفِ نَو | آن لائن۔ساؤتھ ورجینیا |
| 21 جنوری، اتوار | نیشنل واقفاتِ نَو۔نیشنل کیریئر ایکسپو | شعبہ وقفِ نَو | آن لائن۔ساؤتھ ورجینیا |
| 21 جنوری، اتوار | سیرۃ النبی ﷺ ڈے | ریجنل | جماعت |
| 27 جنوری، ہفتہ | نیشنل تقسیم تبلیغی لٹریچر (Flyer Distribution) | شعبہ وقفِ نَو اور شعبہ تبلیغ | جماعت |
| 28 جنوری، اتوار | نیشنل امورِ خارجیہ سیمینار | شعبہ امورِ خارجیہ | مسجد بیت الرحمٰن، میری لینڈ |
| 29 جنوری، پیر | ڈے آن دی ہِل (Day on the Hill) | شعبہ امورِ خارجیہ | واشنگٹن ڈی سی |
| فروری<br>1-10 فروری، جمعرات تا ہفتہ | صلوٰۃ عشرہ | شعبہ تربیت | جماعت |
| 3 فروری، ہفتہ | نیشنل عاملہ میٹنگ | نیشنل جماعت | سیاٹل، واشنگٹن |
| 3-4 فروری، ہفتہ تا اتوار | لوکل جماعت، معاون تنظیموں کی سرگرمیاں | لوکل و تنظیمیں | جماعت |
| 9 فروری، جمعہ | نیشنل تبلیغ اور میڈیا ٹریننگ | تنظیم لجنہ اماء اللہ | ورچوئل میٹنگ |
| 11 فروری، اتوار | Qur'an Talks، EST 7 بجے شام | شعبہ تربیت | ویبینار (Webinar) |
| 11 فروری، اتوار | وصایا ویبینار | شعبہ وصایا | ویبینار (Webinar) |
| 17 فروری، ہفتہ | عہدِ وقفِ نَو اور اس کے تقاضے، EST 7:30 بجے شام | شعبہ وقفِ نَو | ویبینار (Webinar) |
| 19 فروری، پیر | پریذیڈنٹس ڈے لونگ ویک اینڈ | | وفاقی تعطیل |
| 25 فروری، اتوار | مصلح موعود ڈے | لوکل | جماعت |
| مارچ<br>1-10 مارچ، جمعہ تا اتوار | عشرہ وصیت | شعبہ وصایا | جماعت |
| 2 مارچ، ہفتہ | ریفریشر کورس 2024ء، دارالقضا، امریکہ | شعبہ دارالقضا | مسجد بیت الرحمٰن، میری لینڈ |
| 2-3 مارچ، ہفتہ تا اتوار | لوکل جماعت، معاون تنظیموں کی سرگرمیاں | لوکل و تنظیمیں | جماعت |
| 2-3 مارچ، ہفتہ تا اتوار | مقامی اجتماع خدام اور اطفال | مجلس خدام الاحمدیہ | مجلس |
| 3 مارچ، اتوار | وقفِ جدید ویبینار، EST7 بجے شام | شعبہ وقفِ جدید | ویبینار (Webinar) |
| 8-10 مارچ، جمعہ تا اتوار | نیشنل لجنہ مینٹرنگ (Mentoring) کانفرنس (LMC) | لجنہ اماء اللہ | مسجد مبارک، نارتھ ورجینیا |

| تاریخ۔دن۔وقت | تفصیل | لوکل۔ریجنل۔نیشنل | مقام |
|---|---|---|---|
| 9 مارچ، ہفتہ | نیشنل عاملہ میٹنگ | نیشنل جماعت | ان پرسن / زوم میٹنگ |
| 9-10 مارچ، ہفتہ تا اتوار | لوکل قرآن کانفرنس | شعبہ تعلیم القرآن و وقفِ عارضی | جماعت |
| 10 مارچ، اتوار | Qur'an Talks، 7 EST بجے شام | شعبہ تربیت | ویبینار (Webinar) |
| 12 مارچ۔9 اپریل، منگل تا منگل | رمضان المبارک | لوکل | جماعت |
| 16 مارچ، ہفتہ | وقفِ نَو اویئرنس ڈے (Awareness Day)، بوقت افطار | نیشنل شعبہ وقفِ نَو | جماعت |
| 17 مارچ، اتوار | اپنی تاریخ جانیئے، Know Your History،<br>7:30-9 EST بجے شام | نیشنل شعبہ اشاعت | ویبینار (Webinar) |
| 19-25 مارچ، منگل تا پیر | رمضان تحریک جدید ہفتہ | شعبہ تحریک جدید | جماعت |
| 24 مارچ، اتوار | مسیح موعود ڈے | لوکل | جماعت |
| اپریل<br>1-10 / اپریل، پیر تا بدھ | صلوٰۃ عشرہ | شعبہ تربیت | جماعت |
| 6-7 / اپریل، ہفتہ تا اتوار | لوکل جماعت، معاون تنظیموں کی سرگرمیاں | لوکل و تنظیمیں | جماعت |
| 10 / اپریل، بدھ | عیدالفطر | لوکل | جماعت |
| 14 / اپریل، اتوار | Qur'an Talks، 7 EST بجے شام | شعبہ تربیت | ویبینار (Webinar) |
| 26-28 / اپریل، جمعہ تا اتوار | مجلس شوریٰ، جماعت امریکہ | جنرل سیکرٹری دفتر | مسجد بیت الرحمٰن، میری لینڈ |
| مئی<br>3-5 مئی، جمعہ تا اتوار | ریجنل اجتماع خدام اور اطفال | مجلس خدام الاحمدیہ | ریجنل |
| 4-5 مئی، ہفتہ تا اتوار | لوکل جماعت، معاون تنظیموں کی سرگرمیاں | لوکل و تنظیمیں | جماعت |
| 4 مئی، ہفتہ | واقفینِ نَو خود کو جماعت کی خدمت کے لیے کیسے تیار کرسکتے ہیں؟<br>7:30 EST بجے شام | شعبہ وقفِ نَو | جماعت |
| 12 مئی، اتوار | Qur'an Talks، 7 EST بجے شام | شعبہ تربیت | ویبینار (Webinar) |
| 17-19 مئی، جمعہ تا اتوار | باپوں اور لڑکوں کا جامعہ کینیڈا ٹرپ | شعبہ وقفِ نَو | جماعت |
| 18 مئی، ہفتہ | نیشنل عاملہ میٹنگ | نیشنل جماعت | بوسٹن، میساچیوسٹس |
| 19 مئی، اتوار | خلافت ڈے | لوکل | جماعت |
| 27 مئی، پیر | میموریل ڈے لونگ ویک اینڈ | | وفاقی تعطیل |
| جون<br>1-2 جون، ہفتہ تا اتوار | لوکل جماعت، معاون تنظیموں کی سرگرمیاں | لوکل و تنظیمیں | جماعت |
| 1-2 جون، ہفتہ تا اتوار | لوکل خدام خلافت ڈے | مجلس خدام الاحمدیہ | مجلس |
| 1-10 جون، ہفتہ تا پیر | صلوٰۃ عشرہ | شعبہ تربیت | جماعت |
| 7-16 جون، جمعہ تا اتوار | عشرہ وصیت | شعبہ وصایا | ویبینار (Webinar) |
| 8 جون، ہفتہ | نیشنل عاملہ میٹنگ | نیشنل جماعت | ان پرسن / زوم میٹنگ |
| 9 جون، اتوار | Qur'an Talks، 7 EST بجے شام | شعبہ تربیت | ویبینار (Webinar) |

| تاریخ۔دن۔وقت | تفصیل | لوکل۔ریجنل۔نیشنل | مقام |
|---|---|---|---|
| 15-16جون،جمعہ تااتوار | روحانی فٹنس(Spiritual Fitness)کیمپ(لوکل) | شعبہ تربیت | جماعت |
| 16 جون،اتوار | اپنی تاریخ جانیئے،Know Your History، 7:30-9 EST بجے شام | نیشنل شعبہ اشاعت | ویبینار(Webinar) |
| 17جون،پیر | عیدالاضحیٰ | لوکل | جماعت |
| 22 جون،ہفتہ | وقفِ نَو کا کردار اور ذمہ داریاں EST 9-7:30 بجے شام | شعبہ وقفِ نَو | ویبینار(Webinar) |
| 28-30جون،جمعہ تااتوار | جلسہ سالانہ امریکہ | نیشنل | رچمنڈ،ورجینیا |
| جولائی<br>4جولائی،جمعرات | یومِ آزادی | | وفاقی تعطیل |
| 5-7جولائی،جمعہ تااتوار | جلسہ سالانہ کینیڈا | | |
| 6-7 جولائی،ہفتہ تااتوار | لوکل جماعت،معاون تنظیموں کی سرگرمیاں | لوکل وتنظیمیں | جماعت |
| 13 جولائی،ہفتہ | نیشنل عاملہ میٹنگ | نیشنل جماعت | ان پرسن/زوم میٹنگ |
| 14 جولائی،اتوار | Qur'an Talks، 7 EST بجے شام | شعبہ تربیت | ویبینار(Webinar) |
| 14-20 جولائی،اتوار تاہفتہ | نیشنل یوتھ کیمپ | شعبہ تعلیم | مسجد بیت الرحمٰن،میری لینڈ |
| 26-28 جولائی،جمعہ تااتوار | جلسہ سالانہ یوکے | | |
| 29جولائی تا8اگست،پیر تاجمعرات | حفظ القرآن کیمپ | شعبہ تعلیم القرآن ووقفِ عارضی | |
| اگست<br>1-10 اگست، جمعرات تاہفتہ | صلوٰۃ عشرہ | شعبہ تربیت | جماعت |
| 3-4/اگست،ہفتہ تااتوار | لوکل جماعت،معاون تنظیموں کی سرگرمیاں | لوکل وتنظیمیں | جماعت |
| 3/اگست،ہفتہ | وقفِ جدید ویبینار(Webinar)،7EST بجے شام | شعبہ وقفِ جدید | ویبینار(Webinar) |
| 10/اگست،ہفتہ | نیشنل عاملہ میٹنگ | نیشنل جماعت | ان پرسن/زوم میٹنگ |
| 11/اگست،اتوار | Qur'an Talks، 7 EST بجے شام | شعبہ تربیت | ویبینار(Webinar) |
| 11/اگست،اتوار | وصایا ویبینار | شعبہ وصیت | ویبینار(Webinar) |
| 11-17/اگست،اتوار تاہفتہ | نیشنل وقفِ نَو سمر کیمپس(طلباء وطالبات) | شعبہ وقفِ نَو | مسجد بیت الرحمٰن،میری لینڈ(طلباء)<br>ساؤتھ ورجینیا،ورجینیا(طالبات) |
| 22-23/اگست،جمعرات تاجمعہ | روحانی فٹنس(Spiritual Fitness)کیمپ | شعبہ تربیت | جماعت |
| 23-25/اگست،جمعہ تااتوار | نیشنل شوریٰ خدام الاحمدیہ | مجلس خدام الاحمدیہ | مسجد بیت الرحمٰن،میری لینڈ |
| ستمبر<br>30/اگست تا یکم ستمبر،جمعہ تااتوار | MSLM24 کانفرنس | AAMS, AWSA,AMMA ,IAAAE | آرلینڈو،فلوریڈا |
| 31/اگست تا 2 ستمبر،ہفتہ تاپیر | لیبر ڈے لونگ ویک اینڈ | | وفاقی تعطیل |
| 7-8 ستمبر،ہفتہ تااتوار | لوکل جماعت،معاون تنظیموں کی سرگرمیاں | لوکل وتنظیمیں | جماعت |
| 8 ستمبر،اتوار | Qur'an Talks، 7 EST بجے شام | شعبہ تربیت | ویبینار(Webinar) |
| 13-22 ستمبر،جمعہ تااتوار | وصیت عشرہ | شعبہ وصایا | جماعت |
| 14 ستمبر،ہفتہ | نیشنل عاملہ میٹنگ | نیشنل جماعت | کولمبس،اوہائیو |

| 15 ستمبر، اتوار | قرآن اینڈ سائنس سمپوزیم، یو ایس اے | AAMS | TBD |
|---|---|---|---|
| 21 ستمبر، ہفتہ | نیشنل تربیت اور طاہر اکیڈیمی کانفرنس | شعبہ تربیت | مسجد بیت الرحمٰن، میری لینڈ |
| **تاریخ۔ دن۔ وقت** | **تفصیل** | **لوکل۔ ریجنل۔ نیشنل** | **مقام** |
| 21-30 ستمبر، ہفتہ تا پیر | تحریکِ جدید عشرہ | شعبہ تحریکِ جدید | جماعت |
| 22 ستمبر، اتوار | اپنی تاریخ جانیئے۔ 7:30-9:00 EST بجے شام | شعبہ اشاعت | ویبینار (Webinar) |
| اکتوبر<br>1-10 / اکتوبر، منگل تا جمعرات | صلوٰۃ عشرہ | شعبہ تربیت | جماعت |
| 4-6 / اکتوبر، جمعہ تا اتوار | شورٰی انصاراللہ اور نیشنل اجتماع | نیشنل مجلس انصاراللہ | مسجد بیت الرحمٰن، میری لینڈ |
| 5-6 / اکتوبر، ہفتہ تا اتوار | لوکل جماعت، معاون تنظیموں کی سرگرمیاں | لوکل و تنظیمیں | جماعت |
| 11-13 / اکتوبر، جمعہ تا اتوار | نیشنل اجتماع خدام اور اطفال | مجلس خدام الاحمدیہ | مسجد بیت الرحمٰن، میری لینڈ |
| 12 / اکتوبر، ہفتہ | نیشنل عاملہ میٹنگ | نیشنل جماعت | ساؤتھ ورجینیا |
| 13 / اکتوبر، اتوار | Qur'an Talks، 7 EST بجے شام | شعبہ تربیت | ویبینار (Webinar) |
| 12-14 / اکتوبر، ہفتہ تا پیر | کولمبس ڈے لانگ ویک اینڈ | | وفاقی تعطیل |
| 26-27 / اکتوبر، ہفتہ تا اتوار | نیشنل تعلیم القرآن اور وقفِ عارضی کانفرنس | شعبہ تعلیم القرآن و وقفِ عارضی | غیر فیصلہ کن |
| نومبر<br>2-3 نومبر، ہفتہ تا اتوار | لوکل جماعت، معاون تنظیموں کی سرگرمیاں | لوکل و تنظیمیں | جماعت |
| 3 نومبر، اتوار | نیشنل ایجوکیشن ایکسیلنس ڈے | شعبہ تعلیم | جماعت |
| 8-10 نومبر، جمعہ تا اتوار | مجلس شورٰی لجنہ اماء اللہ | لجنہ اماء اللہ | مسجد محمود، ڈیٹرائٹ، مشی گن |
| 9 نومبر، ہفتہ | نیشنل عاملہ میٹنگ | نیشنل جماعت | ان پرسن / زوم میٹنگ |
| 10 نومبر، اتوار | Qur'an Talks، 7 EST بجے شام | شعبہ تربیت | ویبینار (Webinar) |
| 16 نومبر، جمعرات تا اتوار | ریجنل وقفِ نَو اجتماعات۔ 16 ریجنز | شعبہ ریجنل وقفِ نَو | جماعت |
| 28 نومبر تا یکم دسمبر، جمعرات تا اتوار | تھینکس گِونگ (Thanksgiving) لانگ وِیک اینڈ | | وفاقی تعطیل |
| دسمبر<br>1-10 دسمبر، اتوار تا منگل | صلوٰۃ عشرہ | شعبہ تربیت | جماعت |
| 7-8 دسمبر، ہفتہ تا اتوار | لوکل جماعت، معاون تنظیموں کی سرگرمیاں | لوکل و تنظیمیں | جماعت |
| 7 دسمبر، ہفتہ | نیشنل عاملہ میٹنگ | نیشنل جماعت | ان پرسن / زوم میٹنگ |
| 7 دسمبر، ہفتہ | وقفِ جدید ویبینار (Webinar)، 7EST بجے شام | شعبہ وقفِ جدید | ویبینار (Webinar) |
| 8 دسمبر، اتوار | Qur'an Talks، 7 EST بجے شام | شعبہ تربیت | ویبینار (Webinar) |
| 13-15 دسمبر، جمعہ تا اتوار | فضلِ عمر قائدین کانفرنس / اطفال ریفریشر کورس | مجلس خدام الاحمدیہ | مسجد بیت الرحمٰن، میری لینڈ |
| 13-22 دسمبر، جمعہ تا اتوار | وصیت عشرہ | شعبہ وصایا | جماعت |
| 14 دسمبر، ہفتہ | جامعہ انسپیریشن، اورینٹیشن کیمپ اور ورچوئل اوپن ہاؤس | شعبہ وقفِ نَو | آن لائن۔ دورانیہ 3 گھنٹے |
| 15 دسمبر، اتوار | اپنی تاریخ جانیئے۔ 7:30-9:00 EST بجے شام | شعبہ اشاعت | ویبینار (Webinar) |
| 15 دسمبر، اتوار | وصایا ویبینار | شعبہ وصیت | ویبینار (Webinar) |
| 25 دسمبر، بدھ | کرسمس ڈے | | وفاقی تعطیل |
| 27-29 دسمبر، جمعہ تا اتوار | ویسٹ کوسٹ جلسہ سالانہ (ممکنہ تاریخ) | نیشنل جماعت | چینو، کیلیفورنیا |

# محفوظ قلعہ میں داخل ہونے کے لیے دعاؤں کی خصوصی تحریک

حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ 23/ اگست 2024ء میں دعاؤں کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا

یہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ کا ایک رؤیا تھا کہ ان کو ایک بزرگ نے کہا کہ

اگر جماعت کا ہر فرد، ہر بڑا دو سَو دفعہ یہ درود شریف سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلیٰ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ پڑھے، درمیانی عمر کے افراد ایک سَو دفعہ اور بچے تینتیس تینتیس دفعہ پڑھیں اور جو چھوٹے بچے ہیں ان کو ان کے والدین تین چار دفعہ یہ خود پڑھوا دیں۔ اسی طرح سَو دفعہ استغفار کریں۔ مَیں اس میں یہ شامل کرتا ہوں کہ سَو دفعہ رَبِّ کُلُّ شَیْءٍ خَادِمُکَ رَبِّ فَاحْفَظْنِیْ وَانْصُرْنِیْ وَارْحَمْنِیْ کا بھی ورد کریں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کو رؤیا میں یہی دکھایا گیا تھا کہ اگر یہ کروگے تو ایک محفوظ قلعے میں داخل ہو جاؤ گے جہاں شیطان کبھی داخل نہیں ہو سکے گا۔

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلیٰ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ

سَو دفعہ یہ درود شریف پڑھیں

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّ اَتُوْبُ اِلَیْہِ

سَو دفعہ استغفار کریں

رَبِّ کُلُّ شَیْءٍ خَادِمُکَ رَبِّ فَاحْفَظْنِیْ وَانْصُرْنِیْ وَارْحَمْنِیْ

سَو دفعہ ورد کریں

# مجھے آپ کی تلاش ہے!

1 ← کیا آپ محنت کرنا جانتے ہیں۔ اتنی محنت کہ تیرہ چودہ گھنٹے دن میں کام کر سکیں۔

2 ← کیا آپ سچ بولنا جانتے ہیں اتنا کہ کسی صورت میں آپ جھوٹ نہ بول سکیں آپ کے سامنے آپ کا گہرا دوست اور عزیز بھی جھوٹ نہ بول سکے آپ کے سامنے کوئی اپنے جھوٹ کا بہادرانہ قصہ سنائے تو آپ اُس پر اظہار نفرت کیے بغیر نہ رہ سکیں۔

3 ← کیا آپ جھوٹی عزت کے جذبات سے پاک ہیں گلیوں میں جھاڑو دے سکتے ہیں۔ بوجھ اُٹھا کر گلیوں میں پھر سکتے ہیں۔ بلند آواز سے ہر قسم کے اعلان بازاروں میں کر سکتے ہیں سارا سارا دن پھر سکتے ہیں۔ اور ساری ساری رات جاگ سکتے ہیں۔

4 ← کیا آپ اعتکاف کر سکتے ہیں جس کے معنیٰ ہوتے ہیں (الف) ایک جگہ دنوں بیٹھے رہنا (ب) گھنٹوں بیٹھے وظیفہ کرتے رہنا (ج) گھنٹوں اور دنوں کسی انسان سے بات نہ کرنا۔

5 ← کیا آپ سفر کر سکتے ہیں۔ اکیلے اپنا بوجھ اُٹھا کر بغیر اس کے کہ آپ کی جیب میں کوئی پیسہ ہو۔ دشمنوں اور مخالفوں میں ناواقفوں اور ناآشناؤں میں؟ دنوں، ہفتوں مہینوں؟

6 ← کیا آپ اس بات کے قائل ہیں کہ بعض آدمی ہر شکست سے بالا ہوتے ہیں۔ وہ شکست کا نام سننا پسند نہیں کرتے وہ پہاڑوں کو کاٹنے کیلئے تیار ہو جاتے ہیں۔ وہ دریاؤں کو کھینچ لانے پر آمادہ ہو جاتے ہیں۔ اور کیا آپ سمجھتے ہیں کہ آپ اس قربانی کیلئے تیار ہو سکتے ہیں۔

7 ← کیا آپ میں ہمت ہے کہ سب دنیا کہے نہیں اور آپ کہیں ہاں۔ آپ کے چاروں طرف لوگ ہنسیں اور آپ سنجیدگی قائم رکھیں لوگ آپ کے پیچھے دوڑیں اور کہیں ٹھہر تو جا ہم تجھے ماریں گے اور آپ کا قدم بجائے دوڑنے کے ٹھہر جائے اور آپ اسکی طرف سر جھکا کر کہیں لو مار لو۔ آپ کسی کی نہ مانیں۔ کیونکہ لوگ جھوٹ بولتے ہیں مگر آپ سب سے منوا لیں کیونکہ آپ سچے ہیں۔

8 ← آپ یہ نہ کہتے ہوں کہ میں نے محنت کی مگر خدا تعالیٰ نے مجھے ناکام کر دیا۔ بلکہ ہر ناکامی کو اپنا قصور سمجھتے ہوں، آپ یقین رکھتے ہوں کہ جو محنت کرتا ہے کامیاب ہوتا ہے اور جو کامیاب نہیں ہوتا اُس نے محنت ہرگز نہیں کی۔

9 ← اگر آپ ایسے ہیں تو آپ اچھا مبلغ اور اچھا تاجر ہونے کی قابلیت رکھتے ہیں مگر آپ ہیں کہاں خدا کے ایک بندہ کو آپ کی دیر سے تلاش ہے۔ اے احمدی نوجوان! ڈھونڈ اس شخص کو اپنے صوبہ میں، اپنے شہر میں اپنے محلہ میں اپنے دل میں کہ اسلام کا درخت مرجھا رہا ہے اسی کے خون سے وہ دوبارہ سرسبز ہوگا۔

مرزا محمود احمد

نئے نظام وہی لاتے ہیں جو خدا تعالیٰ کی طرف سے دُنیا میں مبعوث کیے جاتے ہیں۔ جن کے دلوں میں نہ امیر کی دشمنی ہوتی ہے، نہ غریب کی بے جا محبت ہوتی ہے، جو نہ مشرقی ہوتے ہیں، نہ مغربی۔ وہ خدا تعالیٰ کے پیغامبر ہوتے ہیں اور وہی تعلیم پیش کرتے ہیں جو امن قائم کرنے کا حقیقی ذریعہ ہوتی ہے۔ پس آج وہی تعلیم امن قائم کرے گی جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ آئی ہے اور جس کی بنیاد الوصیت کے ذریعہ ۱۹۰۵ء میں رکھ دی گئی ہے۔

(نظامِ نَو، از حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ، صفحہ ۱۲۰ مطبوعہ ۲۰۱۶)

*Muslims who believe in the Messiah*
*Mirza Ghulam Ahmad[as] of Qadian*